

کلزار احمدی در

من تالیف
جناب شیخ عبدالقادر صفا المتخلص به فا
باہتمام

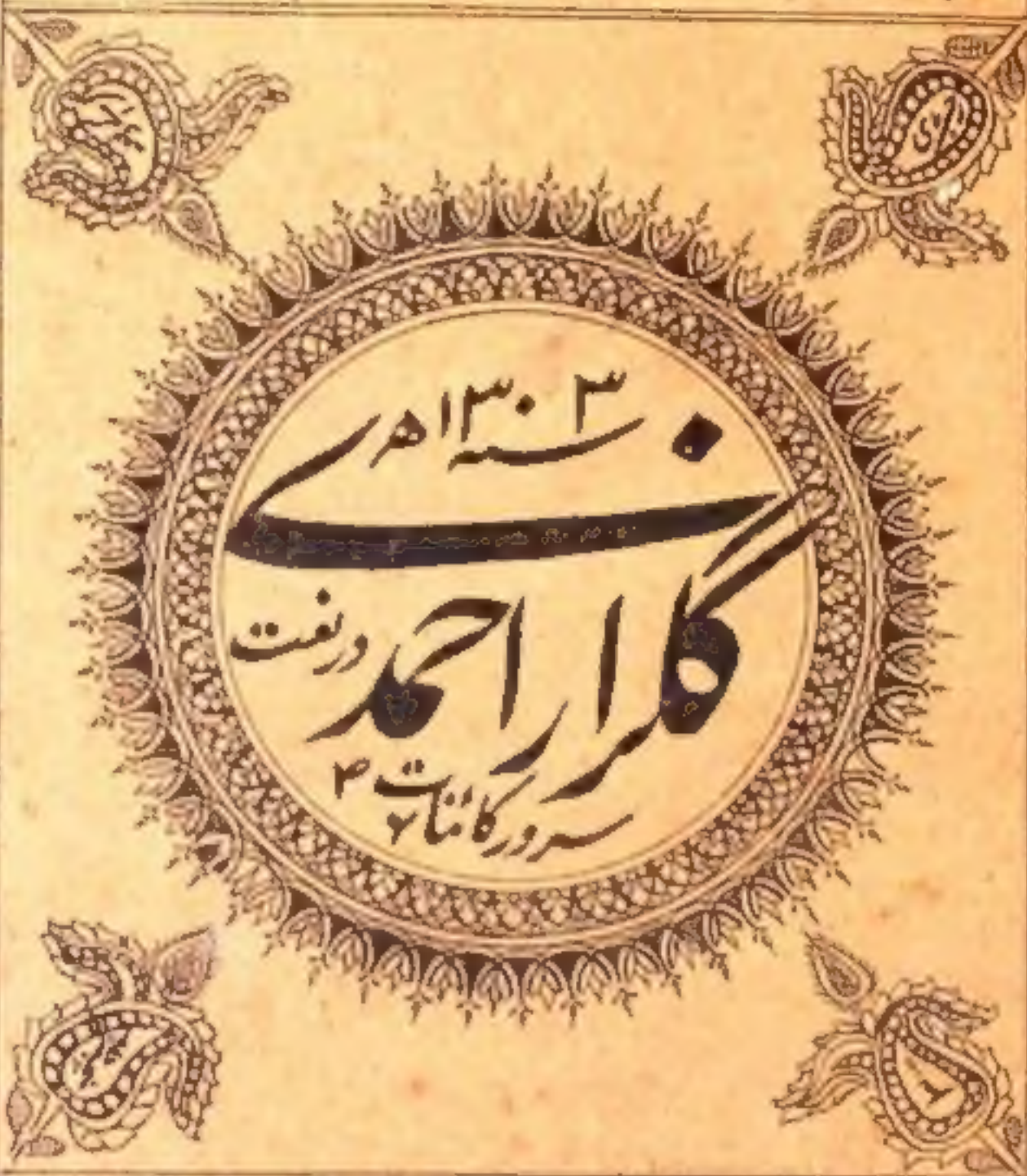
قاضی برہم ساکن ملیندر

۱۳۸۱

بمطبع محمدیہ طبع شد

بتائید خلق جان آفرین این نسخه مستبرکه و نعت جناب ختم المرسلین

محبوب العالمین امیر مومنین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم ملوک اسرار سرور المسمی :



پتہ جناب قاضی عبدالکریم صاحب دارالافتاء قاضی نور محمد صاحب سفوف قاضی میر تقی قاضی فتح محمد صاحب حرم مطہر

در مطبعہ فتح الکرم از آبیاری سبیل تروتازہ و سرسبز گردید



رتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وتم بالبحر

سزاوار حمد و ثنا وہی گلچین احدیت ہی بہا گلشن روزگار جسکار رنگ قدرت ہی جب اوسکا نور جلوہ
 فروزہ ہوا ہر ذرہ ہر جہاں سوز ہوا پروردگار کی شمع تجلی بہال کا عاشق زار ہے چکور بھی اوسی ماہ آسمان
 احدیت پر شام ہے اوسی نے خلیل پر مار گلزار بنائی اپنی قدرت کاملہ کی بہار دکھائی کلیم کو اسی
 نے محدود بیدار کیا رب الہی کا ورد سکھایا اوس کی حمد میں زبان سوسن جب گویا ہوئی اس واسطے
 غنہ لیب اوپر شیدا ہوئی اوسکی حمد ادا کرے یہ کہان یار بے بشر ہے خاموش رہے تو بہتر ہے
 زبان ناطق اسجالات ہی راست ظفر علیہ الرحمہ کا مقال ہے **شعر** کیا پائے کنہ ذات
 کو اسکے کوئی بشر وہاں عقل کا ہی دخل نہ ہرگز دلیل کا اور درود و صلوات اور سلام و
 تحیات کے لائق اوس کی ذات بابرکات ہے جو باعث ایجاد کائنات ہے جسکا نام فلک پر احمد
 زمین پر محمد ہے مگر اپنے دل میں تو وہی احد ہے بقول میر احمد کو اپنے جان رکھا ہے وہی
 احد مذہب کچھ اور ہو گا کسی بوالفضل کا اور صلوٰۃ و سلام اُنکی آل اطہار اور
 اصحاب کبار پر جو نیر آسمان تطہیرین فلک خیر ائمہ کے بدر غیر میں گلستان دین نے اونسے
 بہار پائی ہے مگر اُسکو راہ ہدایت دکھائی ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمین یا رب العالمین
 اما بعد تاخر بیان باریک بین اور باریک بیان بلاغت آئین کے آئینہ دل صفا منزل پر روشن اور ہوا ہو کہ
 ایک سوزیہ خاکسار ذرہ سمیٹا رہندہ بنوا شیخ عبدالقادر و قافا ابن شیخ محی الدین مرحوم و مغفور مولد و سکن
 بمبئی گوشہ نشین تھا اور خیالات عمر رفتہ رائیگان پر کف انوسس مل رہا تھا اشک حسرت ویدہ مذمت سہی جاری

تھے ابرساگریان صورت برق طپان لبون پر نالہاے بقراری تھے تے من بلبل دل ترانہ سخی
 من آیا مژدہ گل سنایا کردہ کام کرجو باعث ہیودی دارین ہو اور غرض تو دی خالق کو نین معصیت
 کی بخشش ہو نیکوئی کشایش مطیع ہو کے مجموعہ رحیات جناب سرور کائنات بہم پہونچا اور غرض من استادان
 جدید و سلف کے دوا دین و ریاض سے خوشہ چینی کو کام میں لا نام او کا گلزار احمدی رکہہ عاقبت
 کے مزے چکے یہ خبر فرحت اثر سنکر سراپا باغ باغ ہوا جامہ تن میں پہولانہ سہا یا بیخ و غم دور
 ہوا و فور سرور ہوا لیکن فکر و خیال چہا پنیکا دامگیر ہا تو خدمت اعلیٰ حضرت جناب فیضیاب
 قاضی ابراہیم صاحب ولد جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم پسندری جو اس خاکسار کے
 ہمیشہ سے عنایت فرما میں چنانچہ سابق میں ہی اپنی تالیفات کے حقوق مثل سودائی آخرت معہ
 نوشہ عاقبت و معجزہ شق القمر و وہ مخزن متقوم یعنی واقعات شہادت و صدق
 الکرامات یعنی محفل شرمین و گلستان نعت معہ بوستان نعت جناب مدوح کو
 ہبہ کر دے تھے خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر تذکرہ کتاب موصوف الصدور کیا سنکر بہت
 مخطوط ہوئے اور فرمایا جلد لاؤ اس کا رخیہ من تساہل نہو یہ تو اونکی ایک ادنیٰ خلق بات
 تھی کونسے گلزار امید پراونکا ابرکرم نہ برسا اور کونسا باغ فنا اونکے ایسا کیسے پہولانہ پہلا غرض
 بند مسودہ اوراق مجموعہ گلزار احمدی خدمت میں لایا اور بموجب دستور العمل میں تمام
 حقوق تالیف اور تصنیف کا ہبہ نامہ بنام قاضی صاحب موصوف لکھدیا چہا نے کا انتظام
 کیا عذرا شوال ۱۲۸۵ کو اختتام کیا بعد اس کا رخیہ کے چندے اس دارمن میں بسر کی ۱۲۹۵ھ
 میں سمت داربانی تیاری سفر کی خویش افاربون سے منہہ مواسکورو تا ہوا چہوڑا انکالہ وانا
 الیہ راجعون بعد بنام عنایت فرمائیے پایان جناب قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد صاحب مغفور
 و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم کے دیگر بار ۱۲۸۵ھ ہجری میں ہبہ نامہ لکھدیا بیت خلا
 انکو آباد رکھے مام + بحق محمد علیہ السلام + اب صاحبان نازک خیال و مخموران باکمال و تاجران و شیوخ
 و اہل مطایع نزدیک و دور کے خدمت میں عرض ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت انکان مطیع فتح الکرم قاضی عبدالکریم
 بن قاضی نور محمد صاحب مغفور قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم قصد طبع نظر میں عوض نقصان نقصان شہرہ او شہان
 اگر بخود انسان کب بن خطا انسان کہیں بہو خطا واقع ہوئی نظر اصلاح فرمائیں حرف گیر کو کام میں لائیں بعد مسکورو دعا خیر میں فرما

قطعات تاریخ تالیف کتاب گلزار احمدی از تاریخ افکار شعراء و الا
از جناب سیادت مآب مرحوم و مغفور علامه مصطفی صاحب تخلص گریان

چونکه شد تالیف گلزار احمدی خوبی مضمون رنگین شعر می سزد مردم که چشمان را کنند بس پسند خاطر اجاب گشت شد چو ملحوظ نظر متکین کتاب ساخت با فکر ساگفتا به فور خواست او خواص گردد بکسر فکر این ندای بیم ز غیبش در رسید پس همان دم موجب ارشاد غیب یکهزار دو صد و پشتاد را ما بقی هر سله به ترتیش نویس جای شادی هست گریان می شوند	از وفای ذی شعور و ذی شعار رشد اقرامی شود فصل بهار از سواد نظمهایش سرمه دار هم صله او یافت کتین صد هزار عقل را کاری تا مل گشت کار بهرتار بخش ماده خوش بیار تا در مضمون بیار د آبدار طرز نو تاریخ ز اعدادش شمار این طریقه را به خود کرد اختیار حمد تا بهشتا دانه نه طر حدار می شود تاریخ خوشتر آشکار هم زیاده مصرع و تاریخ آشکار
---	---

از جناب سیادت مآب مقبول بارگاه ملی میرت علی صدایا د تخلص گریان لطافت

شد ز سی بلخ منکر وفا بود جانم به فکر سال سیح تعم گشت از لب اعجاز مد عایابی گر رجوع کنی	اجتماع مناقب خوشتر مثل بمبار و بمدم مضطر چونکه شد چرخ چارمی پا در دل به نیت جناب پیغمبر
---	--

ایضا

سخن گوئی میں مقبول جہان ہی
 قلم جس کی "نا میں بے زبان ہی
 عجب کیا لفظ ہر اک گلستان ہی
 سرا سر شاخ طوبی کا گمان ہی
 کتاب مدح ہی یا بوستان ہی
 یہ گو یا مرغ جان کا آشیان ہی
 کہا : تف بہار باغ جان ہی

وفا نامی جو اپنا ہر بان ہی
 کئے تالیف اب ایسے مناقب
 نسیم فکر کی ہی خنبد ہی
 غنادل کو ہر اک مصرع پہ اسکے
 عیان ہر صفحہ سے رنگ چمن ہی
 ہر اک مضمون ہی دلچسپ اس کا
 سیادت تھا بہ فکر سال ہجری

از طبع از مرحوم و مغفور جناب ابراہیم صاحب نقاش المتخلص موسیٰ

اوس شان میں جو وصف لکھے حق ہی بجا ہی
 اشعار شنائے شہ دین جہم کیا ہی
 مصرع یہہ معاً : تف غیبی سے ملا ہی
 گلدستہ لاشانی عجائب یہہ نبا ہی

ہی حمد خدا مدح رسول دوسرا کی
 از راہ ارادات دلی یغنی وفائی
 تاجیک موسیٰ نے جو کی فکر لہد شوق
 مانند تبرک اسے تم سمجھو عزیزو

مولف

فضل حق سے آئی بر میری مراد
 از غایات جناب ایزدی
 یہہ چمن ہی فی الحقیقت دل قبول
 طی کرے جو اسکا میدان بیان
 ہو چکا سر سبز نمب یہہ بوستان

کیون نہ ہو دل کو خوشی حد سے زیاد
 ہو چکی تالیف گلزار احمدی
 گل بین اس گلشن کے سب مدح رسول
 تو سن خامہ میں یہہ طاقت کہاں
 جب بفضل گلشن آرائے جہان

سال ہجری از علوم اب ای وفا
 گلستان نعت احمد کہد یا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فخمس شہادہ ظفر علیہ الرحمہ ورحمہما ربیعہ الیٰ عزا سہ

برقصیدہ سنائی

پئے دنیا یونہی بک بک کے عبت جان کھپائی	نہ دیا منزلِ عقبی کا مجھے رستہ دکھائی
نگرا بھئی بین ہر پہ چھوڑ کے سب ہرزہ درائی	ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی

نہ روم من بجز آن رہ کہ تو آن رہ نہ نہائی

نہ پھرون عہد سے جب تک کہ میر دم میں رہم	رکھوں پہانِ محبت کو تیرے میں یونہی محکم
طلبِ وصل تیری ہونے میرے دل سے کبھی کم	ہمہ در گاہ تو جویم ہمہ در راہ تو پویم

ہمہ توحید تو گویم کہ بہ توحید سنائی

نہ چپ و راست سے گریو تیری نصرت و یاری	نہ تیرا عرش سے تافرش اگر فیض ہو جاری
تو کہے کیونکہ خدا یا یہ خدا ہی تجھے ساری	تو خداوند یعنی تو خداوندی ساری

تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

نظر آتی ہی جہانین جو سفیدی و سیاہی	قلم صنع پہ دے ہی تیرے دنرات گواہی
تیری یکتائی بشر ہی ہر اک شے سے الہی	تو زن و جفت نہ جوئی تو خود و جفت نخواستی

احد ابی زن و جفتی ملکا کام روائی

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت	نہ غایت تجھے در کار کو کی نہ حمایت
نہ شراکت ہی کسی سے نہ کسی سے ہی قرابت	نہ نیازت بولادت نہ بہ فرزند تو حاجت

تو طیل الجبروتی تو امیر الائمرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری	جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کرے غدر پندیری	تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری

تو معذری تو ندگی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہی تو رزق ربانی
تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
کہ وہ ستا ہی تو واقف اسرار رہانی
ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را عیب تو دانی

ہمہ را رزق ربانی کہ تو موجود عطائی

خرد و وہم سے گود لے کوئی بات تراشی
میرے نزدیک سوا اسکے ہی سب سمع خراشی
کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاش
نہ بدی خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی

نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کا ہی نہ فزائی

رہے مصروف ثنائین تیرے ہر چند خلاق
کہ وہ فوق اور ہی جس فوق سے ہے تو فائق
نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہی تیرے لایق
نہ سپہری نہ کو اکب نہ برو جی نہ دقایق

نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بہ پائی

رہ تو صیف تیری رکھتی نہایت ہی درازی
نہ چلے گنہ حقیقت میں تیرے نکتہ طرازی
نہ لگے ہاتھ یہہ کو چہ تیری بے بندہ نوازی
بری از چون و چرا سنی بری از عجز و نیازی

بری از صورت رنگین بری از عیب خطائی

نہ بچھے دوست کی حاجت ہی نہ اندیشہ دشمن
نہ بچھے چاہئے ماویٰ نہ بچھے چاہئے مسکن
نہ بچھے کام ہی عشرت سے نہ شوہ تیر شون
بری از خوردن و خفتن بری از تہمت مردن

بری از بیم امید بری از رنج و بلائی

نہ را عالم طفلی و جوانی ہوئی پیری
نہ روا رکھہ تو میرے حق میں یہہ خاری جھڑی
غم دنیا کے ہی زندان میں مجھے اب یہہ سیری
تو عیسیٰ و حکیمی تو خسیری و بصیری

تو نماندہ فصلی تو سزاوار شنائی

تیرے اوصاف بیان کی کیا بات ہے جو دین جی
میری گونوک زبان گنج معانی کی ہو کنجی
دم تقریر ہو گنگلی دم تحریر ہو بکجی
نہ تو ان وصف تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی

نہ تو ان شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہی یہہ قدرت کہ تیری دیکھے تجلی
نہ خرد کو ہی یہہ طاقت کہ تجھے پاؤں زاری بھی

متحیر ہو نہیں اسپن کہ صفت کیا کہوں تیری | اے الیس کشے صمد الیس فردی

لمن الملک تو گوئی کہ سراوار خدائی

ظفر اس وقت یں خاموش ہو کیا غنچہ کے مانند | کہ یہ اشعار مناجات کے یاد آئے ہے چند
کرے اوصاف یں کس طرح تیرے اپنی زبان بند | لب و دندان سنائی ہمہ توحید تو گو بند

مگر از آتش دوزخ بودش زود رہائی

نخمس ظفر علیہ الرحمہ بر مناجات جنید علیہ الرحمہ

ہمیشہ از ندامت اشکبارم | ز جرم خویش تن خود شرمسارم
مگر از رحمت امیدوارم | الہی واقفی از حال زارم

تو میدانی کہ جز تو کس ندارم

گناہوں کا میرے از بس ہی طغیان | رہے ہی موج زن طوفان پہ طوفان
تیری بے دستگیری ہوں ہراسان | الہی غرق ام در بحر عصبان

ز دست رحمت افکن بر گناہم

جہان ہی مجمع ارباب غفلت | جہاں ہی سبھی اسباب غفلت
یہاں پیکر شہاب ناب غفلت | الہی رفتہ ام در خواب غفلت

بدہ بیداری زین کار و بارم

تیرے آگے نہیں مانند تقویٰ پر | زبانِ عذر کو یا رائے تقریر
میرے کیا رستگاری کی ہو تدبیر | الہی کردہ ام بسیار تقصیر

وزان حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہی گردل مضطر کہ ہے | کہاں ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے
پناہی منزل مقصود گاہے | الہی برکتش از غیب راہے

ز چندین سال و مہ در انتظارم

کرے گرسہ کشتی کوئی زبردست | سرِ راہِ فنا ہو جائے ہی پست
نہیں رہتی ہی مطلق تاب و طاقت | الہی راہِ اول سخت راہِ است

تو آسان بگذران زین رہ گذارم

نکھے ہی زیب دے ہی حکمرانی
کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی
نہ جانوں میں غضب فی ہر بانی
الہی گر برائی و رنجوائی

تو دانی بند ہے اختیارم

سیہ کاری میں ہوں غلطان و پیمان
پریشان حال مثل زلف خوبان
کروں کیا اپنی جمعیت کا سامان
الہی خاطر مرا جمع گردان

کہ مسکین و پریشان روزگارم

کھلی توحید کی معنی مجھے یہ ہے
دوستی اچھی نہیں اس سے خیر ہے
قضا جدم کرے اپنی بھان زہ
الہی بریکے گفتق مدد دہ

کہ تا من جان بہ آسانی سپارم

نہ گریہ میں نہ سوز دل میں تاثیر
گناہوں کی نہ امت سے ہوں دلگیر
بخشنی سے ہی امید عفو و تقصیر
الہی از کمال لطف بہ پذیر

دل سوزان و چشم اشکبارم

رہا میں جیسا یہاں خورسند و فیروز
رہوں دونوں جہان میں پہرہ اندوز
رہوں یوں شہر کو بھی جلوہ افروز
الہی گر عزیزم کر دے امروز

مکن فردا بہ نرد خلق خواہم

یہہ کافر نفس ہی ایسا بلا بد
کہ جس سے جز بدی کچھ ہونہ سرزد
عداوت مجھ سے یہہ رکھتا ہی بید
الہی گر نہ توفیق تو با شد

بر آرد نفس بد از جان دمارم

مکان تاریک میں تنہا دے زور
جو کوئی پاس ہی تو مار یا مور
سنے کون آہ و نالہ کا میرے شور
الہی در شب مستزل گور

ز لطف خویش گردان غمگارم

نشہ میں ہیں تو ہوں غفلت کے مرست
میرے در پی ہیں دو دشمن قوی دست

کہاں جاؤں کروں میں کس طرف جت
اپنی نفس دشمنان درکین ست
ز تقوا لے عبادت کن حصارم

ظفر ہی جن کو ایمان اپنا دے گا
دعا بیان کی مانگے ہیں ہر بار
کہے ہی دیکھ تو کیا مرد ہشیار
اپنی بر چسپید ایمان نگہ دار
اگر ایست اصل جاہ و اعتبارم

مناجات محی حیات صاحب خاص خضنفر

بار الہ رسول کی خاطر کے واسطے
عادل عمر و مسی و نبیر کے واسطے
روز نشور فاطمہ اطہر کیواسطے
مسلم کو مومنوں کو مسلمانوں کو بخش دے
استاذ اور مشفق ذیشان کو بخش دے
انبیر کے طفیل سے شہر کیواسطے
بار الہ میں بھی اک عبد ذلیل ہوں
راحم ہی تو میں اس لئے لایا دلیل ہوں
از بن العبا و باقر و جعفر کیواسطے
ایمان سے اٹھانے دینا سے اسی رحیم
اور منکر و نکیر کا بھی خوف ہو نہ بیم
اور کاظم و رضا شہ و سرور کیواسطے
بحر کنہ میں غرق ہوں یارب مجھے کمال
تیرا ہی ذوق و شوق میرے دلو ہو کمال
بہر تقی تقی حسن عسکر کے واسطے
ہیں دست بستہ جملہ ملائکہ تیرے حضور
سب سے زیادہ میں ہوں گنہگار و پر حضور

صدیق یار غار پیمبر کے واسطے
عثمان غنی و حیدر و صفہ کیواسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کیواسطے
والد کو والدہ کو بہر بانگو بخش دے
عاصی ہوں ایچدا میرے عصیانگو بخش دے
یارب گناہ بخش پیمبر کیواسطے
بیارحی گنہ سے نہایت علیل ہوں
تیرا کلام ہی کہ میں رب الجلیل ہوں
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے
بدعت سے شرک و کفر سے رکھ بازی کریم
راہ صراط پر ہو قدم میرا مستقیم
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے
دنیا کے لہو و لعب سے مجھ کو تواب بنحال
اور الفت نہا سے مجھے کر دے تو نہال
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے
شاہ و گدا بھی ہیں تیرے عبد ذلیل و غور
غفار تیرے بن نہیں کوئی ہی اسی غفور

سرخناب مہدی رہبر کے واسطے

ہوں معصیت میں غرق ولے تیری چاہ ہی

محتاج ہوں گدا ہوں میں تو بادشاہ ہی

طلحہ زبیر و سعد و صفدر کیواسطے

نا چیز ہوں حقیر ہوں کمتر ہوں پست ہوں

قالو ابلی کی محبت سے میں مار ہوش و مست ہوں

بہ التجا قبول ہو قبیر کے واسطے

شرمندہ ہو رہا ہوں گناہوں سے روز و شب

عاصی کا اس جہان میں غضنفر ہوا لقب

عقبتی بخیر ہووے غضنفر کیواسطے

یار ب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

اور کھر جرم میں میری کشتی تباہ ہی

رزاق میرا تو ہی ہی بیشک آگہ ہی

یار ب گناہ بخش پیمبر کیواسطے

نبوہ ہوں اور غلام زر و زراست ہوں

عاجز ہوں میں غریب ہوں اور دل شکستہ ہوں

یار ب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

ناچار ہوں نہیں نفس کے اٹھو لے ہی غضب

ہی امت رسول میں شکر خدا کہ اب

یار ب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

مخمس شریعت پناہ قاضی محمد یوسف صاحب مرگے مرحوم تخلص یوسف

احوال میرا یارب جانے ہی تو کما ہی

اب بخش مجھ کو میرے آثام اور منا ہی

میں نے خود اپنے اوپر کی ظلم جتنی چاہی

نادم ہو کر گھڑی بہہ کرتا ہوں غدر خواہی

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِّیَ اِلٰہِی

کرتے گناہ میں نے چھوڑا نہیں ذرا بھر

آیا ہوں در پہ تیرے اب عفو خواہ ہو کر

افسوس میرے عھیان انداز سے ہیں باہر

مجھ سے سنا ہو گا کوئی عاصی کہیں سراسر

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِّیَ اِلٰہِی

فعلوں سے میرے سرزد ہر اہم بد ہی

تیری طرف ہوں آیا مجھ سے یہ عرض کی ہی

کچھ خیر اور عبادت مجھے نہیں ہوئی ہی

ہوئی جو کتنی سو ہو گئی اب تو میرا دھنی ہی

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِّیَ اِلٰہِی

غفلت نے جو طرف سے گھیرا مجھے ہو دایر

روداد سن یہ میری اپنے ہی کی خاطر

حرص و ہوا میں گزری یہ عمر میری ظاہر

تک فضل کر کہ کلون اس تیکے سے آخر

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِّیَ اِلٰہِی

میری خطا کا دفتر آب عطا سے دھو سب
تیری سے کر موافق بر لا ہن نام مطلب

کر سینا ت میرے حسنات سے بدل اب
بخشش کی آس رکھ یہ کہتا ہوں روزِ شنب

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ یَا اِلٰہِی

گردابِ معصیت سے باہر نکال مجھ کو
دے اپنی نجات کی کا شوق کمال مجھ کو

خاوند ہی تو میرا رکھ لے سنبھال مجھ کو
تیری جناب سے ہی اب یہ سوال مجھ کو

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ یَا اِلٰہِی

سب پر وسیع تیرا منت فضل ہی خدایا
دل کا جو مدعا ہی سو میں بیان ہوں یار

لا تقنطوا کا لوٹے مژدہ پہن سنا یا
عجز و نیاز سے اب یہ التجا ہوں لا یا

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ یَا اِلٰہِی

تجارت ہی تو سب کا ہی کون اور مجھ بن
فضل و کرم سے اپنے کرم جمع میرا باطن

تجسّس کا تو ہی مجھ کو اس بات پر ہوں موقن
بے اختیار منہ سے نکلتے ہی رات اور دن

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ یَا اِلٰہِی

یوسف کے سب جبرائیم بخش اور درگزر کر
رحمت سے اپنی ٹکد کچھ اسکی طرف نظر بھر

بید ہوا پشیمان اپنے کئے کے اوپر
ہو کر رجوع تجھ سے کہتا ہی یہ مکرر

اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ یَا اِلٰہِی

مولف

مولا یق ہی جنابِ کبریا کے واسطے
دریہ آیا ہوں تیرے عفو خطا کی واسطے

ذات مطلق با فی ارض و سما کی واسطے
فضل کر یا رب محمد مصطفیٰ کی واسطے

سید الکونین شاہِ انبیا کے واسطے

خیر سیہ کاری کیا آ کر نہ دنیا میں حصول
کر نگاہِ لطف تا ہو دولتِ ایمان و حصول

عمر عصیان میں گنواخی اسلئے ہی ل ملول
یا اذ العالمین یہ عرصہ ہو میری قبول

استغاثہ خداداد عالی مصطفیٰ کی واسطے

یا الہی مجھ میں ہی ساری سیہ کاری بھری

تا مگر کی کا نہیں حد سے زیادہ ہی بدی

رات دن روتا ہوں اپنی دیکھ کر آلودگی	دور کر رہی دل ہی سخت مجھ کو بیکلی
اس شہ صدیق اکبر با صفا کے واسطے	
یا الہی تو غنی ہی اور میں ہوں بینوا	خواستگاری بھجھتے میری ہی ای کربا
سبز کر نخل تمنا تاکہ پاؤں مدعا	فضل کے ہاتھوں نے مجھ کو بیوہ مقصد کھلا
اس عمر فاروق و عادل پر کیا کیواستے	
ایکجا ونداجو دنیا میں رکھا چاہے مجھے	کشور ایمان کی فرما زوالی دے مجھے
التجا کرتے یہ کتنے سالی و مہ گذرے مجھے	دو جہان میں حضرت عثمان کے رُو سے مجھے
مست نخل کیجو تو اس صاحب کیا کیواستے	
وقت ہی جا نکندنی کا اینجا مشکل بڑا	دل کا خون ہوتا ہی آجاتی ہی اک تن پر بلا
یہ نہیں معلوم اوس دم ہو میرا احوال کیا	بارگاہ عالی میں تیرے ہی یہ میری التجا
حل ہو وہ مشکل میری مشکلات کیا کیواستے	
مقصد دارین کر دے یا الہی سب حصول	شرِ شیطان سے بچاے ہوں بہت خاطر طول
صاحبِ عفت ہیں وہ اور گلشنِ عفت کے بیول	بلبل باغِ مدینہ قرۃ العین رسول
یعنی بی بی فاطمہ خیر النساء کے واسطے	
عرض ہی اس بینوا کی بھجھتے رزاق العباد	مگر عطا اعمال صالح رزق کا ہو درک شاد
دور کر مجھ سے بڑا دنیا کا غم سی بد نہاد	دے خوشی دل کو میرے سر سبز کر نخل مراد
اس جگر خستہ حسن صاحب لوا کے واسطے	
روز روشن تیرہ کاری سے اندھیرا ہی مجھے	سخت موذی دشمن جان نفس میری مجھے
اتر اگر سی خا ونا تو تیرا ہی مجھے	ہر طرف سے فوج غم نے اگے گھیرا ہی مجھے
دے یہ یارِ بے شہید کربلا کے واسطے	
خوف رہتا ہی مجھے اکثر فشا ر قبر کا	کیونکہ میں ہوں رو سیاہ و پر گناہ و خطا
اور بہت ہی تیرہ و تاریک اور رُو تنگ جا	کون تجھ میں نے خبر عاصی کی اُسجا اینجا
زود تر فریاد رسس زین العبا کیواستے	

آہ سب ہو و لعب بن زندگانی کی بسر
نام تیرا ہی رحیم است خالق جن و بشر

ہی و بال جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
مین بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر

یا قر و جعفر علی موسی رضا کے واسطے

یا الہی مجھ سے ہوں اس التجا کا بلخی
خطا مین رکھ لے عذاب آتش دوزخ سے بھی

وے شرارت سے اماں دجال بد افعال کی
موسی و کاظم تقی و ہاشمی و عسکری

اور امام محمد سی پر ہدا کے واسطے

تو ہی خالق تو ہی رازق مالک ہر دوسرا
عاجز و کمزور فاقی کر قبول اب یہہ دعا

لا ابا لی ہی تیری درگاہ پاک ای کبریا
در داند و ہونکے سارے بوجھ اٹھالے پرخدا

غوث اعظم پیرو مرشد رہنما کے واسطے

محمیات کلمہ طیبہ

ای حبیب خدا رسول اللہ
مجھ کو ہر روز وقت شام و بگاہ

کلمہ لا الہ الا اللہ

شب معراج میں رسول خدا
دیکھتے ہیں طرف نظر کو اوٹھا

کلمہ لا الہ الا اللہ

یہ مقرر حدیث میں آیا
بے مشقت بہشت کو پایا

کلمہ لا الہ الا اللہ

بعد حمد خدا و نعت رسول
ہو گی بیشک یہ منقبت مقبول

کلمہ لا الہ الا اللہ

سب کے سدا ج بعد پیغمبر

کیجئے مجھ پہ شک کرم کی نگاہ
یہ سخن نقش دل پہ ہی دلخو اہ

ہی محمد میرا رسول اللہ

جب کہ پہنچے یہ مسجد اقصی
درو دیوار سے ہی تھی صدا

ہی محمد میرا رسول اللہ

یعنے حضرت نے آپ فرمایا
صدق سے جو زبان پر لایا

ہی محمد میرا رسول اللہ

کر صفت چار یار کی منقول
ورد کر اس کا اور کبھی مت بھول

ہی محمد میرا رسول اللہ

یعنے صدیق افضل و اکبر

در حضور رسول جن و بشر

کلمہ لا الہ الا اللہ

بہر فاروق منصف و عادل
بہر گھڑی صبح و شام میرا دل

کلمہ لا الہ الا اللہ

منظہر علم قبلہ کو بین
رات دن حق کی یاد میں بے چین

کلمہ لا الہ الا اللہ

عرض ہے حق سے یہ میری ہر بار
جب کہ در پیش ہووے روز شمار

کلمہ لا الہ الا اللہ

مال و دولت کی کچھ نہیں ہی ہوس
چھوڑے جب مرغ روح تنکا نفس

کلمہ لا الہ الا اللہ

ای خداوند ذوالجلال و کرم
جب کہ ہو مجھ بہ نزع کا عالم

کلمہ لا الہ الا اللہ

ان پئے حرمت حسین و حسن
ہووے انور کا رات دن سمرن

کلمہ لا الہ الا اللہ

تضمین شاہ ظفر علیہ رحمہ

حق سے رسائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو
بگڑی بنائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

صدق دل سے کیا یہ خوش ہو کر

ہی محمد میرا رسول اللہ

ای خدا مجھ پہ سہل کر مشکل
اس سخن سے کبھی نہ ہو غافل

ہی محمد میرا رسول اللہ

نام عثمان خطاب ذی النورین
یہہ وظیفہ اٹھو کا تھا دن رات

ہی محمد میرا رسول اللہ

یعنے از بہر حیدر کر آ رہے
سامنے سب کے عین کروں اظہار

ہی محمد میرا رسول اللہ

ہی مگر میری آرزو از بس
تب کہے صدق دل سے یہ بے کس

ہی محمد میرا رسول اللہ

بہ طفیل رسول شاہ امم
نکلے میری زبان سے یہ اُدم

ہی محمد میرا رسول اللہ

جن سے تازہ ہی دہر کا گلشن
در جنت پہ جو لکھا ہی سخن

ہی محمد میرا رسول اللہ

اپنی بھلائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو
غم سے رہائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ سے ہون معاف کئے تم نے جو قصور
کلمہ سے رہوے منہ پہ تمھارے ہمیشہ نوز
کلمہ سے ہو نصیب یقین قصرِ خلد و حور
کلمہ سے ہو دے دل کی سیاہی تمھاری دُور

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ کو تم صداقت اسلام جان لو
کلمہ کو تم خدا کا اک انعام جان لو
کلمہ کو اپنے دین کی صمصام جان لو
کلمہ کو دل کا راحت و آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمھارے ہو کلمہ سے تقویت
کلمہ سے ہو دے جلوہ نما حسن عاقبت
کلمہ سے ہو قوی یقین امید مغفرت
کلمہ سے آئے دل کو نظر نور معرفت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمہ کی دولت سے دل غنی
ہو دے اندھیری گور میں کلمہ سے روشنی
ہو جان کو نہ کلمہ سے تلخ جان کنی
ہو صاف کلمہ اک اشیر پاک دامن

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمھارے واسطے ہی دافعِ بلا
کلمہ کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا
کلمہ تمھارے حق میں ہی ہر درد کی دوا
کلمہ کرے ہی آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ کا ذکر چاہئے ہر شام و ہر صبح
کلمہ یہ آبِ رحمت یاری ہی اسی ظفر
جب تک رہے زبان رہے کلمہ زبا پر
دھوتا ہی کلمہ دل کی کدورت کو سرسبز

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

محکم دلائل پر ولی محمد صاحب مرحوم مخلص نظیر

رکھ اپنے دل میں اسی آدم کے بن کلمہ محمد کا
پڑھے ہر سب پری اور دیو جن کلمہ محمد کا
اور اپنی انگلیوں اوپر بھی گن کلمہ محمد کا
مسلمان ہو تو مت بھول ایک چھین کلمہ محمد کا

پڑھا ر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میان یہ کلمہ طیب شفیع المذنبین کا ہے
محمد مصطفیٰ یعنی کہ ختم المرسلین کا ہے

خدا کے دوست برحق رحمۃ للعالمین کا ہے
بھروسہ اسرا تکیہ بھی یہ دنیا و دین کا ہے

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے کھلتا ہے سد جنت کا ہر اک در
اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں چین کے پھول سب کھل کر

یہی کلمہ لکھا ہے عرش اور کرسی کے ماتھے پر
یہی کلمہ کھولنے سے بہتر ہے سب کلموں سے ہی برتر

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کے نور سے خورشید کھلتا ہے نورانی
اسی کلمہ کی ہے دنیا میں اور دین میں ثنا خوانی

اسی کلمہ کے باعث چاند کی روشن ہے پیشانی
اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں فلک ارض و یون پالی

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے ہیں ایدل زمین و آسمان روشن
اسی کلمہ سے ہیں جنت کے باغ اور باغبان ش

مہ و خورشید تار عرش و کرسی لامکان روشن
غرض جنت تو کیا اسے تو ہیں دو نور جہا روشن

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہ وہ کلمہ ہے جس کا ہے راز ارمان نبیوں کو
اسے جو ر و ملک غلام پڑھے ہیں ہر سحر مندہ کو

اسی کلمہ کے پڑھنے سے گئے ہیں لوگ عارف ہو
وہ بیشک جنتی ہیں ایکاری جو پڑھیں اسکو

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ کی برکت سے ثواب یان بھی سلامت ہے
پڑھیکا جو اسے اوسکا دل و جان بھی سلامت ہے

اگر بان سے توجا و یگانہ بھران بھی سلامت ہے
اوسی کی عاقبت بھی خیر و ایمان بھی سلامت ہے

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

چلیکا چھوڑ کر تو جس گھڑی یہ عالم فانی
میر و منکر آ کر جب کرینگے تجھے طعنیانی

پڑھیکا قبر کے جا کر اندھیر میں ہوز ندانی
یہی کلمہ کر یگا و ان تیری مشکل کی آسانی

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ نے عزرائیل کی ہیت کو ٹا لایا ہے
پڑھیکا قبر کا تجھے میان وہ دن جو کالا ہے

اسی کلمہ نے تنگی کو نوح کی کھول ڈالا ہے
یہی کلمہ تیرا و ان بھی اندھیر کا اُجالا ہے

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

صنف محشر میں جب ہشت کا بچھڑا راتریگا
گنا ہونکا تیرا جتنا ہی بوجھ اور بھارا راتریگا

یہی کلمہ تیرا اوسجا رفیق و یار راتریگا
اسی کلمہ کی دولت سے میان تو پار راتریگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میان جب پلصراط اوپر تو اپنا پیروالیکا
لگے گا جب وہاں گرنے تو یہ کلمہ ہی لیکا

تو وہ تلوار کی ہو دھار تیرا پانوں کھالیکا
یہی باز ویکڑ لیکا یہی جگہ کو سنبھالیکا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

سوائیزیکے اوپر جبکہ ہوگا آفتاب آیا
پڑیگا جب تیرے تن پر بھی اسکا شعلہ گرایا

ہر اک گرمی کی تابش سے پھر گنا سخت گھرایا
یہی کلمہ چھتر بنکر کر گیا تجھ پہ وان سایا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

نیلینکے جب وہاں سب کے عمل میزانکے پلے پر
تجھے تو لینکے جسم اس ترازو کے حقے پر

جو ہلکے ہیں پڑینگے آتشین گرز انکے کا پر
یہی کلمہ میان وان بھی تیرے ہووے گا پلے پر

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

جو پورے ہیں میان اذکی تو ہوگی گرم بازاری
تیرا پلہ بھی وہاں کرنے لگیگا جب سبک داری

کمی ہی جنس جن کی اذکی ہوگی وان بڑھ چاری
یہی کلمہ بنا دیکھا تیرے پلے کو وان بھاری

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

پڑیگا تشنگی کا شور اوس میدان میں جب آکر
تیرے بھی جب کینے سوکھنے تالو زبان یکسر

پھرینگے پانی پانی کرتے مارے پیاس کے اکثر
یہی کلمہ تجھے پانی پلا دیکھا وان بھر بھر

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ تجھے دیدار حق کا بھی دکھا دیکھا
بہشتی کر کے حقے نور کے تجھ کو بچھا دیکھا

محمد کی شفاعت سے بھی تجھے کو بخشوا دیکھا
بڑی حرمت بڑی عزت سے جنت میں لیا دیکھا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ تجھے وان جام کوثر کا پلا دیکھا

یہی کلمہ تجھے گلزار جنت کا دکھا دیکھا

یہی کلمہ تیرا منہ چاند سا روشن بنا دے گا
یہی کلمہ تیرے ہر وقت پروان کا آویگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ نجات اور مغفرت کا تیری ہے چار
اسی کلمہ سے ہے ہم سب گنہگاروں کا چھٹکارا
اسی کلمہ سے ہوگی روح تیری عرش کا تارا
اسی کلمہ سے ہوگا دین اور دنیا کا نستارا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میان اب جو یہ کلمہ ہے تو حقیقی خاص حمیت
اسی سے یاں نظر عزت اسی سے دان شفاعت
یہ صدقے سے رسول اللہ کے ہم پر عنایت ہے
یہی سب مومنوں کے واسطے افضل عبادت ہے

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا
سلی اللہ علیہ وسلم

مدہبای مولود شریف

مدس غضنفر

کعبہ کو فخر ہو گیا رتبہ عظیم کا
رتبہ ملا مدینے کو عرش عظیم کا

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

ہر اک نبی کو درواہی کے بیان کا تھا
اول سے قول بہی ہر اک انس جان کا تھا

آیا قدم جہان میں رسول کریم کا

نوح نبی میں آنکے جلوہ دکھا گیا
موسیٰ کے بعد عیسیٰ دوران نے پایا

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

ظاہر ہوا جو نور تو ظلمت نہاں ہوئی
بیشک شہنا رسول کی تالا مکان ہوئی

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

ہی آسمان کو ناز زین حسین کریم کا
زمزم کا چاہ چشمہ ہی کو شربہ کریم کا

صد شکر ہمہ فضل و کرم ہی رحیم کا

جاری زبان پہ نام رسول زمان کا تھا
کرو بیونہیں ذکر شہ لا مکان کا تھا

اندہ ہی دلیہ نقش محمد کے میم کا

اسم کا نور حضرت آدم میں آگیا
پھر حضرت خلیل میں اگر سہا گیا

ختم البنی یہ ختم ہی قصہ قدیم کا

پیدا نبی کے ہوتے ہی رحمت جہان ہوئی
رض و سما میں لغت رسول زمان ہوئی

مقصود کھلا ہی صاف الف لام میم کا

سننے یہ حکم حضرت رب الانام کو
بھیجو دور و دسکے محمدؐ کے نام کو

نہ خوف قبر ہی نہ عذاب عظیم کا

عرش علی سے فرش تلک جسکی دھوم ہی
کیا امت نبی کا ہر اک باہو مر ہی

انہہ نبی کیون ہووے سخی اور لیم کا

قرآن اور حدیث یہہ گو یا کہ بھول ہیں
کیا مشرکون کے دل بھی نہایت جہول ہیں

جہات پند بھٹ گیا شیطاں رجیم کا

ارض و سما میں دھوم سے اسلام ہو یا
مدح رسول کرنے سے ہی نام ہو گیا

ہم کو رہا نہ خوف ہی اب روزیم کا

مقبول ہو پہہ مدح پیغمبر کے واسطے
دور رخ سے تو بچا یوشبر کے واسطے

تقہ ملا ہی نلکہ سے محمدؐ نسیم کا

عقبی بخیر ہووے گی روز قیام کو
ای دنیا رو جاؤ کے دار السلام کو

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

افضال کبریا سے ذکر علوم ہی
بد اعتقاد جو ہی نبی سے وہ شوم ہی

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

احمد میں مصطفیٰؐ ہیں محمد رسول ہیں
برگشتہ ہیں تفاق سے حکم عدول ہیں

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

عقبی کا اب بخیر ہی انجام ہو گیا
کیا امت نبی کا سر انجام ہو گیا

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

بار الہ احمد و حیدر کے واسطے
جنت غایت ہووے غضنفر کی واسطے

آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

مسدس مولف

فرط خوشی سے باغ جو فکر سا ہوئی
خورشید دین کا اوج پہ آیا ضیا ہوئی

ایک روشنی زمین سے لے تا سما ہوئی

پیدا ہوئے جہان میں نبی کریم آج
کے کے کوچے بنگنے عنبر شمیم آج

مانند عند لب شاخوان صبا ہوئی

جب جلوہ گز یہ دین کے مہتاب ہو گئے

نکبت گل کلام میں حد سے سوا ہوئی
طلعت جہان سے کفر کی ساری فنا ہوئی

دنیا میں جب ولادت خیر الوری ہوئی

ہی رشک باغ خلد زمین حریم آج
سر گرم کیون نہ ہوگی ثنائین نسیم آج

دنیا میں جب ولادت خیر الوری ہوئی

کافر تمام رشک سے بیاب ہو گئے

آتشکدے جان کے سب آب ہو گئے

نوشیروان کے قصر میں جنیش بیا ہوئی

عزیز منات ولات ہوئے سرگون تمام
کیا سنگریزے کیا جھرو کیا جبل تمام

سُربت سے تنگدین نبی کی شتا ہوئی

کاہن تمام تابع فرمان ہو گئے
کافر جو تھے وہ سارے مسلمان ہو گئے

حکم سلف کی چال بھی ناروا ہوئی

ایمان کا نور کرنے لگا ہر طرف پھور
ایران و روم و شام کے شاہان پر غور

نخوت سب انکے کا سر سے فنا ہوئی

جھک کر ادب سے باغ میں ہر سرو بوستان
طوق الم سے ہو گئیں آزاد قریان

ببیل کی بھی زبان یہ جاری بنا ہوئی

پڑھتی تھی باغ خلد میں ہر حور عین درود
زیرہ بھی اور عطار دوماہ میں درود

صل علی کی عرش علی پر صدا ہوئی

جسم طلوع برج حمل سے یہ مہر ہوا
حورین طہق لئے ہوئے نوری ہزار ہا

اوسدم کی دھوم کیا میں کہوں جو وفا ہوئی

جنگل تمام گاشن شاو آب ہو گئے

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

بھک جھک کے اس جناب کو کرفے کے سلام
دینے لگے گواہی نبوت کی لاکلام

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

دفتر منجموں کے پریشان ہو گئے
منہوخ سب قدیم کے ادیان ہو گئے

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

اور کفر و شرک کی ہوئی ظلمت جہانے دور
حلقہ گاوش ہو گئے آخر بعد قصور

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

کرنے لگا تائے شہنشاہ دو جہان
گل بھی تمام ہو گئے حضرت کے مدح خوان

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

ہر غنچہ بہشت کے تھا دلنشین درود
کیونکر پردہ میں نہ ساکن چرخ برین درود

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

گھرا آمنہ کا نور سے پر نور ہو گیا
اترین تار کرنے کو از حکم کبریا

دنیا میں جب ولادت خیر الورا ہوئی

مسدس غصنف

اور عشق الہی میں یہہ سرشار ہی محفل

کیا دل سے رجوع و عطا کی ہر بار ہی محفل

کیا نور محمد سے پر انوار ہی محفل

افصال خدا کی یہہ سزاوار ہی محفل

ہشیار ہی ہشیار ہی ہشیار ہی محفل	اے صل علی خواب سے بیدار ہی محفل
عقبنی کے لئے اپنے بھلا کرتا ہی یارو	مولود کی مجلس جو سدا کرتا ہی یارو
رحمت کی نظر اس پر خدا کرتا ہی یارو	احمد یہ جو کوئی مال خدا کرتا ہی یارو
قدار ہی مقدار ہی مقدار ہی محفل	جنت کے مکانات کی سزاوار ہی محفل
آتے ہیں ملائک و لان از عرش معلیٰ	تعریف محمد کی ہوا کرتی ہی جس جا
پڑھتے ہیں نبی سارے درود آکے ایسا	ایک نور سامجد میں دہان ہوتا ہی پیدا
گلزار ہی گلزار ہی گلزار ہی محفل	اور کہتے ہیں خوشبو سے عطر یار ہی محفل
اور وعظ کے سنے کا سدا ذوق رکھے گا	احمد کی ثنا خوانی کا جو شوق رکھے گا
مشرک کے لئے نار کا دہان طوق رکھے گا	اشد سے سب سے بیان فوق رکھے گا
جرار ہی جرار ہی جرار ہی محفل	کافر کے قتل کرنے کو تیار ہی محفل
اور مہر نبوت پہ نشان کسا ہی یارو	آدم سے فزون عالی مکان کسا ہی یارو
قرآن میں ہر جا یہ بیان کسا ہی یارو	بے سایہ کا قدا یا عیان کسا ہی یارو
اخبار ہی اخبار ہی اخبار ہی محفل	وہ مخبر صادق کی خبر دار ہی محفل
اور چاند کو دو کر کے جھین سب کو بتایا	وہ احمد مرسل ہیں قرآن جن پہ آیا
کس امت عاصی نے نبی ایسا ہی پایا	اور وقت عصر مہر کو مغرب سے پھرایا
اظہار ہی اظہار ہی اظہار ہی محفل	اظہر ہی من الشمس بہ تکرار ہی محفل
اعجاز میں وہ فخر رسولان سلف ہی	محبوب خدا اور وہ بیو کا شرف ہی
کیا گوہر کیتا کا ہوا کعبہ صدف ہی	احمد کی نبوت کا بیان چاروں طرف ہی
زردار ہی زردار ہی زردار ہی محفل	ایسا جو ہر ایمان کی خریدار ہی محفل
صدیق و عمر دین کے مختار ہوئے ہیں	مجلس میں محمد کی جو سردار ہوئے ہیں
خلفا یہ محمد کے صحیح چار ہوئے ہیں	عثمان غنی حبیب رکھ کر ہوئے ہیں
ابرار ہی ابرار ہی ابرار ہی محفل	قربان صحابہ کی یہ انصاری محفل
جبریل و سرافیل ہوئے جسکے ہوا خواہ	امت کا شفیق اور غریبوں کا شہنشاہ

صدنکر کہ امت میں محمد کی ہی تو واسو

اسلام کی رونق سے طر حدار ہی نخل

کیا خوب یہ قیمت ہی غنیمت تیری واسو

دیندار ہی دیندار ہی دیندار ہی نخل

ممدس مولف

آہ فصل بہار بخیزان ہی آج کل

صفحہ قرطاس رشک بوستان ہی آج کل

کیونکہ لطف گلشن رائے جہان ہی آج کل

آسمان فکر میں ہیں اختر مضمون خوب

ہیں وہی لاریب و بیشک رہ مضمون خوب

جوش زن کیا قلم طبع روان ہی آج کل

پڑھتے ہیں اہل زمین و آسمان صل علی

شاہ دین پر پہنچتے ہیں ہر زمان صل علی

طبع پر ہر اک کی فرحت کاشان ہی آج کل

باغ باغ اب کیون نہ دل ہو دیگی آئی بہار

تہنیت خوان کیون نہوں اب حق نے دکھلائی بہار

اکفر کو ایمو منو آئی خزان ہی آج کل

کھلنے دروازہ گلزار رصوان اندون

ہو رہے ہیں جا بجا عشرت کے سامان اندون

زلزلہ میں خانہ نوشیروان ہی آج کل

گلشن ہستی بنا ہی اندون بستان عیش

بھر رہی شاہ گل کا باغ میں فرمان عیش

آغل کی خوشبو سے معطر مغر جان ہی آج کل

کر رہی مہر گردون آسمان سے زرشمار

ابر کرتا ہی نبی پاک پر گو ہر نثار

بلبل خامہ ہمارا گلستان ہی آج کل

سطر سبیل حرف گل اسی باغبان ہی آج کل

دور باغ طبع سے اپنے خزان ہی آج کل

مہر حضرت ہو تو میں پاؤں ز مضمون خوب

ہاتھ آئے ہیں جو اپنے گو مضمون خوب

فکر بھی خواص دریا سے بیان ہی آج کل

کہتے ہیں سب آدمی اور قد بیان صل علی

حور و غلمان کا بھی ہی ورد زبان صل علی

لطف حق سے دل بھونکا شادمان ہی آج کل

گلشن اسلام نے اسی مومنو پائی بہار

مژدہ جہمت خائے پاک کا لائی بہار

باغ ہستی میں بہار دین عیان ہی آج کل

نبد ہی باب سقر خزون ہی شیطان اندون

اہل ایمان شاد ہیں کافر میں نالان اندون

ہو گیا ششدر ہر اک پر و جوان ہی آج کل

ہیں مئے عشرت سے ساری بیدینستان عیش

الغرض ہی ہر روش پر اندون سامان عیش

غینہ گلزار رشک عطردان ہی آج کل

نقرئی پھولوں کو کرتا ہی میرا نور نثار

آسمان بھی کر رہا ہی ہو کے خوش اختر نثار

عرش سے تافرش خوشنودی عیان چکل	مرجا ہوتا ہر اک اہل جان ہی آجکل
خاتم کل انبیاء پیشوا پیدا ہوئے	آج دنیا میں جناب مصطفیٰ پیدا ہوئے
چشمہ فیض و کرم ابر عطا پیدا ہوئے	منہج جو دوست کا کان وفا پیدا ہوئے
بہر تسلیم ہی خم آسمان ہی آج کل	سزنگون جملت سے فرق سرکش آجکل
آسمان سے لے زمین تک روشنی ہی دوستو	کیا مبارک روز مولود نبی ہی دوستو
باغ دل سے دور غم کی سیکلی ہی دوستو	مام غم ہی بے نشان ہر جا خوشی ہی دوستو
عینہ گلزار کی بھی تر زبان ہی آجکل	بیل گلشن نبی کی مدح خوان ہی آجکل
خوف ضرب پنا سے رخ کفار کا پھیکا ہوا	آج عالم میں روان اسلام کا سکھ ہوا
اتحاد ختم تار شاہ بت شکن پیدا ہوا	مندرون میں جا بجا اب شور یہہ برپا ہوا
اس طرح حکم خدا سے انس جان ہی آجکل	دور کرد و کفر جو دہین نہان ہی آجکل
ہادی کل رحمتہ للعالمین کا ہی ظہور	خلق میں یار و یحییٰ المذہبین کا ہی ظہور
ہوگی ظلمت دور رشک ہر دین کا ظہور	سرور کونین ختم المرسلین کا ہی ظہور
دشت بطمی غیرت باغ جنان ہی آجکل	سز زمین کہ رشک آسمان ہی آجکل
سر خرواس گلشن آفاق میں گل سان رہون	برکت مولود سے یارب ساداتان رہون
جنتک زندہ رہون حضرت کا مدحت خوان ہون	دشمنوں کے شر سے ایمن ہو سدا فرمان رہون
دور ہو دیو کچھ بارگراں ہی آجکل	پہنہ عامیری خدا لے دو جہان ہی آج کل
دور کردے جو کہ ہا دیو غم و رنج و لقب	یا آلہ العالمین بہر رسول خوش لقب
سنکے مدح احمد مرسل پیرھو صلوة اب	جلد دکھلا دے مزار پاک سلطان عرب
نبد ہر اک دشمن این کی زبان آجکل	لغت احمد سے وفا بخبر بیان ہی آجکل

مدرس مولف

گل کھلاتی ہی نئے باد بہاری اندون	ہین جو باغ طبع پر افضال باری اندون
نخل کلک فکر کی ہی نقش کاری اندون	گلشن مضمون میں ہی نقش و نگاری اندون
شعر زگین ہی گل لالہ ہراری اندون	صفی کی زنگت ہی گلشن کی سیاری اندون

فکر ہی گلچین گلزار معانی اندون
صورت مضمون وہ کھینچے ہی کہ مانی اندون
مصرع موزون یہی وہ انداری اندون

دامن گل گوہر شبنم سے مالا مال ہی
خندہ رو گل ہی ہر اک بیل کا بھی خوشحال ہی
غنیہ گل کر رہا ہی زر شاری اندون

صفحہ ہر اک رشک مہر پر ضیا ہی اندون
کیشان ہی سطر نقطہ ماہ سا ہی اندون
نشئی افلاک کا ہی کلک جاری اندون

تخت زرین پر شہنشاہ فلک بیٹھا ہی آج
نہو بختل جو طرف دن شادمانی کا ہی آج
انہیت بین کا غریبا ئے باری اندون

مرحبا آج اختر برج سخا پیدا ہوا
ناجدار کشور جود و عطا پیدا ہوا
اہل دین ہین مورد الطاف ماری اندون

صفحہ ہستی سے حرف کفر باطل ہو گیا
جب ہر اک حسرت سے مثل شمع محفل ہو گیا
کفر ٹوٹا کر رہا ہی لشکری اندون

ما حسرت سے ہین سوزان دشمن دین آجکل
بھڑکی ہی سینے میں اونکے آتش کین آجکل
کفر کے دلیر لگا ہی زخم کاری اندون

غیرت برج شرف گھر آئینہ کا ہو گیا
رہنہ اختر سے ہر اک درہ کا اعلیٰ ہو گیا

کھلک ہی شاخ گل معجز بیانی اندون
دیکھلے تو شرم سے سو جانے پانی اندون
سرو گلشن کر رہا ہی جان شاری اندون

سبز پوشان چمن بین بھی خوشی کی قبال ہی
دور گلشن سے خزان کا اک قلم جنجال ہی
ہی چمن بین آمد فصل باری اندون

جدول پر نور خط استوا ہی اندون
نور ہر اک حرف بین حد سے سوا ہی اندون
فوج بین انجم کی تیاری ہی بھاری اندون

حکم دستور قمر کو اس طرح کرتا ہی آج
کہد و زجر سے کہ فرمان شاہ کا ایسا ہی آج
خلق بین پیدا ہوئے محبوب ماری اندون

اور ذات خالق ارض و سما پیدا ہوا
تخلیٰ بند گلشن دین خدا پیدا ہوا
ہین جو نافرمان حق اذکی سچ ای اندون

شق مثال خامہ سب کفار کا دل ہو گیا
سوختہ دل رشک سے بوجہں جاہل ہو گیا
ما ہی بے آب سی ہی بیقراری اندون

بھنکے ہین رشک سے دہائے بدین آجکل
گریرے بت اونکے منہ ہوئی ہی نفرن آجکل
خون ہر اک بدین کی ہی آنکھوں سے برسی اندون

نور سے اوس مہر کے پر نور مکہ ہو گیا
خلقت ارض و سما کا بول بالا ہو گیا

گلشن فردوس میں ہی دھوم بھڑی اُٹھائی

ہمد مویں روز مولود شہ کیوان جناب

قاضی گردون و جلاد فلک اور آفتاب

سب میں باہم ہو گئی سی دُور ساری اندون

احمد مختار سے اکثر شرف حاصل ہوا

اہل بطمی کو زیادہ تر شرف حاصل ہوا

ہو گیا جاری رواج دنیا ساری اندون

یا رسول کبریا آلِ عبا کے واسطے

شیر و شیر اور خیر النساء کے واسطے

حل ہو مشکل ہی وفا کو بیقراری اندون

مدح خوان مصطفیٰ حورین میں ساری اندون

دھوم خوشوقتی کی ہی ہفتم فلک پر سیلاب

ترپردہ باظر منیر شمس فلک اور ماہ تاب

دشمنی یکدگر ہی دور ساری اندون

اب زمین کو آسمان پر شرف حاصل ہوا

قسمت اذکی ہو گئی یا ور شرف حاصل ہوا

شرک و بدعت کی مٹی ہی چال ساری اندون

ای حبیب حق صحابہ با صفا کیواسطے

حضرت قطب زمان غوث الورا کیواسطے

باعث اندوہ و غم ہی آہ و زاری اندون

مدماتِ غضنفر

نزدیک کبریا کے ہی عزت رسول کی

ہوتی ملائکون میں ہی مدحت رسول کی

بارِ شہ کرم سے ہو قربت رسول کی

پیدا زمین پہ ہوتے ہی خم آسمان ہوا

آدم سے لیکے تا بہ مسیح زمان ہوا

مقبول کیوں نہ ہو و عبادت رسول کی

اکھٹوں پہر عبادتِ خالق سے کام تھا

معراج میں خدا سے نبی کا کلام تھا

یا رب تو بخش دیا امت رسول کی

بیدار شب کو رہتے تھے امت کیواسطے

وصلِ خدا میں کہتے تھے امت کیواسطے

امت پہ کیا ہی دیکھو تو شفقتِ رب کی

بمیں سے سب زیادہ ہی حرمت رسول کی

مشہور ہی جا نہیں شرافت رسول کی

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

گو یا یہہ رکھکے سر کو ہر اک انس و جان ہوا

ایسا ہی نہ کوئی بھی معجز بیان ہوا

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

لب پر نبی کریم کے امت کا نام تھا

امت کے بخشوانے کا بس یہہ پیام تھا

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

فاقہ پہ فاقہ کرتے تھے امت کیواسطے

تکلیف سب یہہ سمیتے تھے امت کیواسطے

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

ہر نی بنی کے معجزے سے طوطی بن گئی
خوشبو جو پیر سن کی ہی سوئے ختن گئی

معلوم سب کو ہی یہ کرامت رسول کی

صل علیٰ یہ نور کی محفل ہی پر ضیا
نذر و نیاز کرتے ہیں احمد کی با صفا

کرتے ہیں مومنین ضیافت رسول کی

مجلس میں جو رسول کی آئے ہیں شوق سے
آتی صدا درود کی ہی تحت و فوق سے

جلد برین ہی ملک حقیقت رسول کی

صدقہ رسول کا یہ غضنفر کو جب بلا میں
حورین بلا کے خود مجھے جنت میں لیکے جائیں

یا رب تیرا کرم ہو غایت رسول کی

اڑتی ہوئی وہ دشت سے سوئے چمن گئی
مشک ختن میں پھوٹنی خوشبو ہی بھن گئی

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

مجلس میں جمع ہوتے ہیں مومن جو جا بجا
کہتے ہیں آسمان پر فرشتے یہ بار بار

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

مولود کے بیان کو سنتے ہیں ذوق سے
شیطان کا طلق بند ہی لعنت کے طوق سے

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

علمان پیشوائی کو جنت سے لینے آمین
ٹرہہ ٹرہہ درود و دعا محمد کی یہ سنائیں

واللہ مجھ کو دل سے ہی الفت رسول کی

احوال معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تصنیف مثنیٰ از
مولوی کفایت علی صاحب تخلص کافی بر شعر سعد علیہم الرحمہ

کس شانے دو جہان کے سرور
بازینت و جاہ و شوخ
بدر ہوم تھی ہر فلک کے اندر
پہنچے ہوئے حلقہ امنور
گھوڑیہ چلے سوار ہو کر
آئے ہیں حبیب رب اکبر
باندھے ہوئے شملہ معظم
جاتا تھا رکاب کے برابر
شاہ لولاک ذات اطہر
کھولے ہوئے کیسے معبر
کھولے ہوئے جبریل شہر
دخول ہو جب فلک کے اوپر

ادریس مقیم چرخ اخضر
گر بر سر چشم من نشینی
دوڑا کہ قسیم حوض کوثر
نازت بکشم کہ ناز نبی

محبوب انبی اکرم
فوج ملکوت تھی فراہم
تھا کرم خان باقی پیہم
سلطان رسل پناہ عالم
باحثمت و شوکت معظم
نور غیرت باد آفت رم
آئے بفضائی سب طارم
ہمراہ رکاب شاد و خرم
ہستے تھے ہم خلیل آدم
کس ہوم سے احمد کرم
سالا جیوش روح عظم
سن سکے نوید خیر مقدم

منظور خدا بنی پیا را	با حسن و جمال عالم آ را	کس شوکت دشانی سدا را	تھا شمع یکف ہر ایک تارا
جبریل کہے تھا آسکارا	جسکا سیر بخت کاستا را	عورتیں بہم تھا پہنشا را	کر لیجئے حبیب کا نظارا
نائبہ بخت ہی ہمارا	دیدیم چور و مصطفیٰ را	وہ تو سن شاہ کا طرارا	تھا آفتن نور کا شرارا
	پالون جو براق سے آتا را	رفرف دہن آنکھیں کارا	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز بینی	
اُس رات عجیب ماجرا تھا	جنت کو بہار سے بھرا تھا	آراستہ عرش کو کیا تھا	اک نور زینت تاسما تھا
عورتوں کا جوم جا بجا تھا	شکر غلمان کا بھی بپا تھا	نبیونکا پر بندہ کھرا تھا	اور سچ بہن شاہ انبیا تھا
جبریل نقیب بن گیا تھا	کتنا ہوا طرہ قوا چلا تھا	جو کوئی جلوس دیکھتا تھا	بیاختہ کتنا مر جاتا تھا
	فرز دس میں جب گذر کیا تھا	رضوان بہ نیاز گہرہ ہاتھا	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز بینی	
اک صہل علی وہ کا و خانہ	یہاں لطف و بیان عا جزا	مقصود تھا حبیب کا بلانا	معراج کا تھا فقط یہا نہ
ایوان دنی میں دخل پاتا	باشان وادائے دگر بانہ	ہر چیز آد ہر سے پیش آنا	باز عیت و زیب بیکرا نہ
کحل زانغ یہاں لگانا	آنکھیں نہ کی طرف اٹھانا	پھر سمت احمدی دکھانا	مت کو خدا سے بخشوانا
	جب عرش سے گذرا وہ یگانہ	کافی تھا یہ عرش کا ترانہ	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز بینی	

تربیع بند مولوی غلام امام صاحب مرحوم تخلص شہید

فدر غنا کی ادا جامہ زیبا کی پہن	سرگین آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون
وہ عمامہ کی بجاوٹ وہ جبین روشن	اور وہ کھڑکی تجلی وہ بیاض گردن
وہ عجلے عربی اور وہ نیچا دامن	دل ز پایا نہ وہ رفقار وہ بیاختہ پن
مردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریبان کفن	اٹھ چلے قبر سے تیاب زبان پر یہ سخن

مرحبا سید کی مدنی العزری

جب چلا چاند مدینے کا سوئے رنہ خلیل
نیر فردوس کی رکھی کہیں آدم نے بیل
قرش خلعت کا بچھانے تھے کسی جا پہ خلیل
روح پر روح لگی کرنے برائے لتجیل

مرحبا سید کی مدنی العربی

غل ہوا بیکر کو فردوس کی آتے ہیں حبیب
یشکش کیا کروں اس شاہ زم کے میں غریب
کوئی دعوت کی نہیں بنتی ہی مجھے ترکیب
ناگہان کان میں آنے لگی آواز نقیب

مرحبا سید کی مدنی العزری

آمد آمد کی جوا فلاک یہ پیہم تھی دھوم
پاؤں رکھتا تھا جہان ناز سے وہ عین علوم
اور ہر اک نقش قدم بر تھا فرشتوں کا ہجوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کی رسوم

مرحبا سید کی مدنی العزری

پوچھا جبریل سے یوں چرخے دربان نے کہ من
قَالَ وَ اَللّٰهُ كَذَّابًا بَوَّجَهْ حُسْن
گفت شوقیکہ بدل داشتہ ایشاہِ زم
کاہ آنکھوں نے لگاتا تھا ردا گہ و امن

مرحبا سید کی مدنی العزری

حورین کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرے
روز ہم یہ خدم آنکھوں سے لگا یا کرے

دل و جان باد فدایت کہ عجیب ش لفتی

بجھ گئی ہر درخشان کی نلک پر فذیل
کہ اسی راہ سے گزریا وہ فرزند جمیل
کہیں یوسف تھے کھڑے اور کہیں اسماعیل
جب ہوا صور میں یوں نغمہ سرا اسرافیل

دل و جان باد فدایت کہ عجیب ش لفتی

بولا رضوان کہ بھلا میر کیاں تھے یہ نصیب
صدقہ آہی کا ہی ہو غل میں ہی حیر عجیب
مکرامت کے مکالون کی دکھاؤں ترتیب
عرض کرنے لگا یوں جا کے سوار کے قریب

دل و جان باد فدایت کہ عجیب ش لفتی

عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم
اسجودہ آنکھ بچھاتے تھے تمنا سے بخوم
کوئی رکھتا تھا جبین اور کوئی لیتا تھا چوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہ مضمون مفہوم

دل و جان باد فدایت کہ عجیب ش لفتی

قال جبریل معی جبر حُسن و حسن
اوٹھکے پھر کھولے یا قفل در چرخ کُسن
دل من داند و من داند و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قد مونہ جھکا کر گردن

دل و جان باد فدایت کہ عجیب ش لفتی

آپ پر روز اسی طور سے آیا کرے
پیشوائی کے لیے دھوم مچا یا کرے

رخ گلگون سے عرق پونچھ کے لایا کرتے	اپنے کپڑوں کو پسینے میں لایا کرتے
آپ کو تخت زمرہ پہ بٹھایا کرتے	سامنے ہم یہ کھڑے ہو کے سنا یا کرتے
مرحبا سید کی مد نے العربی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی
نور کا ہر شجر خلد نے جا مہ پہنا	لعل کے پھول سے پھولا تھا تو موٹی سے پھولا
شاخ مرجان میں زمرہ کا لگا تھا پتیا	جس میں یا قوت کہیں اور کہیں ہیرا تھا جڑا
عرض اور طول میں ہر محل تھا موزون آیا	کہ یقین سب کو تھا ہی نور کے سلیخے میں ڈھلا
اور ہر اک شاخ پہ اک مرغ خوش الحان بیٹھا	ادب دم و لولہ شوق سے تھا نغمہ سرا
مرحبا سید کی مد نے العربی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی
انجلیان اٹھنے لگیں دیر سے وہ آپ بچا	ردین چھکنے لگیں سجدہ کی خاطر ہر جا
سب لگے کہنے کہ ہی سایہ ذات یکتا	آدمی ہم نے تو اس حسن کا دیکھا نہ سنا
آدمی ہوتا تو اس ماہ کا سایہ ہوتا	جس کا سایہ نہ ہو وہ نور خدا ہی بکذا
واہ کیا حسن ہی کیا شان ہی اسی صلی علی	وجد کے حال میں پھر جہوم کے صنوان بولا
مرحبا سید کی مد نے العربی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی
نہا ز بانوں پہ فرشتوں کی مٹھو کا نام	گوئی چوڑے تھار کا ب اور کوئی تھائے تھا لگام
مانگتی جاتی تھیں حور ان بہشتی انعام	انبیاء بھیجتے جاتے تھے درود اور سلام
شام سے صبح تک صبح سے لیکر تا شام	روز و رات اچھلتے تھے چھلکتے تھے جام
حوض کوثر پہ ہوئے جمع جو سب خاص عام	جام سے قلقل بینکے یہ تھا طرز کلام
مرحبا سید کی مد نے العربی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی
پہرے فرش تہامی کا بچھا یا جو مٹام	باد و نور سے لبریز ہوا اس کا جام
چاندنی پر جو ستاروں کا بنا یا تھا کام	ماہ کو حسن ملاحیت سے ملی شہرت عام
مرکب انداز تجمل سے اوٹھا تھا گام	نہ تو آہستہ ہی چلتا تھا نہ تھا تیز حزام
ملک و جن و بشر کرتے تھے جھک جھک سلام	حور و غلمان کی زبانیں جاری تھیں کلام
مرحبا سید کی مد نے العربی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

اس طلب کر نیے مطلوب کے مطلب یہ تھا
قاب قوسین کا عقدہ پہر شب وصل کھلا
ملگئے دونوں حدوث اور قدم کے دریا
جب وہاں دید کا اسطور یہ نقشہ ٹھہرا

مرحبا سید مکی مدنے العزلی

جس طرح گھر میں بلاتا ہی دلہن کو نو شاہ
انہیامرشدہ دیدار سے ہو کر آگاہ
سارے خوبان جہان دیکھکے بولیں گے واہ
تا وہ محبوب کرے میری طرف مڑ کے نگاہ

مرحبا سید مکی مدنے العزلی

پہنچے جب عرش کے نزدیک شہنشاہِ احم
شہ نے فرمایا کہ اسی شمع بشتانِ قدیم
میر فرزند تو ہی نورِ نگاہِ عالم
آپ کرتے تھے دعا غوث کے حق میں ہر دم

مرحبا سید مکی مدنے العزلی

انہیادیکھ کے وہ حسن و جمال مدنی
اوسکا ہمسرد نہ کوئی گل ہی نہ سرو چمنی
آج عشاق کی بگڑی ہوئی سب بات بنی
فرش سے عرش تلک ہوگی ابھی نعرہ زنی

مرحبا سید مکی مدنے العزلی

حق نے بخشی ہی تھے دوزخ و جنت کی کلید
جامہ حسن پنہا یا تھے بے قطع و برید
روزِ محشر تیرے عشاق کے حق میں ہی عید

نا سمجھ لین کہ وہ ہی جلوہ ذات یکتا
دو کمانین جو کھلین دائرہ وصل بنا
فرق کچھ طالب و مطلوب بین باقی نہ رہا
بیم آئے لگی تب پردہ وحدت سے جدا

دل جان باد فدایت کہ عجب ش لفتی

روزِ محشر طلب اس شہ کو کرے گا اللہ
سب سواری کے جلوہ کے لئے ہونگے ہمراہ
دل سے عشاق جگر خستہ کے نکلی گی آہ
مین بھی پہنچو گجا یہ کہتے ہوا اشار اللہ

دل جان باد فدایت کہ عجب ش لفتی

غوث الاعظم کی جھکی گردن جان زیر قدم
تیرے دیدار سے جان تازہ ہے اور دل خرم
دین و دنیا کی پناہ تھ سے ہوئی مستحکم
عرض کرتے تھے یہ آداب سے غوث الاعظم

دل جان باد فدایت کہ عجب خوش لفتی

سب کہیں گے کہ عجب شان ہے اللہ عنی
ختم اوس قامت رعنا پہ ہے گل پیرونی
آج ہی دیگی مزہ او نکو غریب الوطنی
جب یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے اویس قرنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب ش لفتی

ہی وثیقہ تیری فتاری کا قرآن مجید
تیرے ہی قد پہ ہوئی ٹھیک قبائے توحید
کیونکہ ہی عام وہاں سب کیدے رخصت دید

کوئی آنکھوں کا قتل اور کوئی جتن کا شہید	ہی کہتا ہوا اٹھ گیا قریب اور بعید
مرحبا سید کی مدد سے العزنی	دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

مخمس جناحی حسین صفا مرقوم تخلص شاق ساکن شہر سورت بر غزل قدسیاے

جبکہ مکے سے گئے مسجد اقصیٰ میں نبی	کی ہی مرکب نے عجب آپ وہاں تیر روی
کہا اروح نے بیوں کے اوسے دیکھ ہی	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

جبکہ پہنچے تھے نبی وہ فلک اول پر	ملے آدم سے وہاں جا کے جو وہ فخر بشر
کہا آدم نے اوسے دیکھ کے یوں خوش ہو کر	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

جب خرامان ہوئے اسجا سے نبی اکرم	دوسرے پہنچے فلک پر وہ پیمبر حرم
ملے ادریس تو بولے یونہی ہو کر خرم	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

تیسرے جبکہ فلک سے ہوئے وہ شاہ قرین	ملے موسیٰ سے وہاں جا کے جو وہ خندہ چین
کہے موسیٰ نے بعد شوق جو اُس وقت یونہی	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

جب روانہ ہوئے اسجا سے نبی خوشخو	گئے پھر چوتھے فلک پر ملے عیسیٰ انکو
کہے عیسیٰ نے بعد شوق پھر آپ انکو	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

پہنچے اس طرح جب عرش علی بر حمد	حامل عرش نے تعظیم کئی تب سجد
بولے پھر یوں وہ ثنا خوان رسولِ حج	مرحبا سید کی مدد سے العزنی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی

حور و غلمان نے وہاں اُنکے قدم کو چومے	گر اوس شمع کے صدقے ہوئے چون پروانے
---------------------------------------	------------------------------------

اور سب ملکہ بہم او کو لگے یوں کہتے	مرحباً سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی	
دے نہ مشتاق تو اب طول سخن کو اسجا	تا کہ سامع کو سخن شاق نہ گذرے تیرا
کہہ تو آداب سے اس شعر کو باشوق لقا	مرحباً سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش بقی	

خمسات مدحیات جناب سرور کائنات علیہ السلام والتجیات مخمس جناب غلام محمد صاحب تخت سلص سمجھو باشندہ نور

کافی ہی مجھے سلسلہ مولے محمدؐ	واللہ ہوں دل بستہ لیسوئے محمدؐ
ہوں بلبل مداح گل رولے محمدؐ	رہنواں ہی جو ساکن ہوسر کوئے محمدؐ
فردوس ہی بس روضہ دلجوئے محمدؐ	
سر مقصد کو نین کے آگے نہ کروں حم	اوں ایک نہ سوزن جوار دیوین دو عالم
عیسیٰ کی قسم سینہ کے سی زخم نہ ہدم	ہی دردین لذت مجھے کیا چاہئے ہدم
ہوں بلبل تیغ ضم ابروئے محمدؐ	
کیجو تو میری خاک میں اسی باد صبا میر	پہنچا یو مدینے میں یہہ نا چیز ہوتا چیز
میں خاک نشین سمجھوں ہوں اکیر کو کیا چیز	ذرہ سے بھی خورشید کو بس سمجھے ہی نا چیز
پروانہ شمع رخ نیکوئے محمدؐ	
صانع نے دوا بروین وہ بینی جو بنا سی	ہم وزن کسی چیز کے پھراو سکو نہ پائی
ہر ایک کو خوبی میں وہ پوری نظر آ سی	کہتی تھی او سے دیکھکے یوں ساری خدا سی
کیا خوب ہی شائین ترازوئے محمدؐ	
بلبل نہ عبت وصف میں غنچہ کے بڑھا بات	انصاف سے کر غنچہ گل تو ہی ذرا بات
جس منہ کے سخن وحی ہوں اوس منہ کی ہی کیا بات	ہو کر قبسم ہی وہ کرتے تھے سدا بات

کیا خوب تھی بس نام خدا خولے محمدؐ

کا ندھے پہ غوض ڈھال کے کی جہر نبوت
روشنی سے ہوا چاند جو کرتے ہی اشارت

کیا وہ بہادر کہ جسے حق سے عنایت
قیسے میں غوض تیغ کے نگشت شہادت

روشن نہ ہو کیوں قوت بازو لے محمدؐ

سو گھون جو گلاب آنکھ سے آنسو کو بہاؤں
تجھو یہی امید کہ میں سو گھنے پاؤں

اور تک کو سو گھون تو ہو دلو بناؤں
کیوں عطر کی خوشبو سے نہ میں ناک چٹاؤں

یکبار بھی ان خواب میں خوشبو لے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

اور اک عالم کرے تھا وصف عیسیٰ کی دوانی کا
محمدؐ ہی نبی مدوح ذات کبریائی کا

تمام امت بھی اور مدح تھا مارین بھالی کا
نبی موصوف گذر آگے اک لوح خدا فی کا

کرے بندہ گراوس کی مدح دعویٰ ہی خدا فی کا

اویسی کی شانین نازل ہوئی شمس الضحیٰ آیت
پہر معرفت تھا ہی وہ ہیرا الوہیت

اویسی کے نور سے جاتی رہی ہی کفر کی ظلمت
اویسی کی حق نے کی کونین میں بدرا لہی خلقت

کہ جس کا دین روشن آئینہ ہی حق نہائی کا

اویسی کی شانین لولاک نازل ہی بہر صورت
منور کیوں نہ او سکے نور سے ہونہا طاعت

اویسی کی ذات ہی کین و مہ کی باعث خلقت
جو ایسی ذات با برکات ہو پھر تو بیدقت

کہ روشن کر نیوالا ہی وہ شمع پارسانی کا

بغیر از او سکے کوئی منزل مقصود کو پہنچے
بلند او سکا وہ ایوان مرتب ہے کہ بن اس کے

منقر جو کئے ہیں او سننے اپنی شرع کے رستے
نہیں ممکن فرشتہ ہو وہ اور کیا ولی ہو

نہیں ہی ساکنان عرش کو پایہ رسائی کا

موافق مرتبے اپنے کے ہر اک حق رسیدہ ہی
گروہ انبیاء میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہی

اگرچہ لاکھ پیغمبر اوسے کا آفریدہ ہی
محمدؐ مصطفیٰ لیکن بہ اوصاف حمیدہ ہی

سوا او سکے لقب کو ملا ہی مصطفائی کا

سلیماں و سکندر اور کئی کتبہ و جم
فرشتہ بھی جہاں نشین رہے سرگز نارسے دم

درخانہ ہاؤس کے بارگاہ ہاؤس میں یہ مردم
رکھے ہی منزلت آسان سرور عالم

کہ فرشتہ سلطنت ہی مرند و ان کی گدالی کا

کیا کلمہ نے اوس کے نفی اور اثبات سے محرم
نصیحت بچھ کر تاہوں رہے جنک دہن دم

وہی روز قیامت کو بنے گا شافع عالم
اوس کے عشق میں پابند الفت رہ دلا مردم

کہ ہو دیگا وہی روز جزا موجب رہائی کا

فرشتہ اور بشر سے ہی خطا نسبت جو اسکو دوا
بھلا بے مہم احمد اور عربی عین ہو دوا

نہیں خیر البشر ہی بلکہ فخر انبیاء وہ تو
سرایا نور حق نام نہ اکتے نہ کیوں اسکو

کہ جس کا نقش پا ہو جہ ساری خدائی کا

فرشتے اور بشر کی حقانے کی ہی آجے خلقت
محض مصطفیٰ خلاق کی اک خاص ہی خلقت

وے خالق نے کی ہر جنس کی کوفین بین کثرت
دیل اوس کے ہی یکتائی کی یہ لاریب جہرت

کہ تھا سایہ نہ اس محبوب ذات کبریائی کا

میں مولف بر سر سی علیہ الرحمہ

در دریائے رحمت تو ہی بیتک منع احسان
بروز حشر تو ہی ہی ہمارا شافع عصیان

ایرا بر غنایت ہی محیط عالم امکان
اگرچہ جوش زن ہی لاکھ اپنے جرم کا طوفان

جہ غم دیوار امت را کہ باشد چو توشتیان
کیا شاداب جب لا تقنطوا کے تو نے گلشن کو

جہ باک از موج بحر از کہ دار دلوح کشیان
ہوئی امید رحمت دوست کو لعنت کی دشمن کو

جہ غم دیوار امت را کہ باشد چو توشتیان
خدا نے سر پہ تیرے تاج رکھا ہی شفاعت کا

جہ باک از موج بحر از کہ دار دلوح کشیان
فشار قبر کا روز جزا کی رنج و آفت کا

جہ غم دیوار امت را کہ باشد چو توشتیان
نگین دل پہ چمکے نقش ہی تیری محبت کا

جہ باک از موج بحر از کہ دار دلوح کشیان
جہ غم دیوار امت را کہ باشد چو توشتیان

کہ جہدم ہو میرا دل کے اوپر ایشہ والا

جہ باک از موج بحر از کہ دار دلوح کشیان
بہری کردستگیری ہو نہیں عاجزا و شکستہ پا

اگرچہ آتش و وزخ بہت ہی تیز ترست ؛

چہ باک از موج بحر آزار کہ در دل موج کشیان

میرے سر پہی اک بار گران کا سا گنا ہونے

سیہ ہی نامہ اعمال سب انا گنا ہونے

چہ باک از موج بحر آزار کہ در دل موج کشیان

درد و لذت کی تیرے خاکروبی جھکو حاصل ہو

فلک تو قیر ہو شمس الضحیٰ ہو عرش منزل ہو

چہ باک از موج بحر آزار کہ در دل موج کشیان

نیر ابر ایک عالم شاہ دین ممنون احسان ہی

ادھر کو نفس دشمن ہی ادھر بدخواہ شیطان ہی

چہ باک از موج بحر آزار کہ در دل موج کشیان

بھر و سا ہی مجھے تیرے ہی الطاف غایت کا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد جو تو پشیمان

بہت حیران و سرگردان ہو نہیں شاہ گنا ہونے

نہیں معدوم ہو گا حال کیا میرا گنا ہونے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد جو تو پشیمان

پذیرا عرض عاجز کی یہ شاہ خوشخصایل ہو

تھارے نور سے روشن چراغ خانہ دل ہو

چہ غم دیوار امت را کہ باشد جو تو پشیمان

تو بیشک حمد بے بیم ہی نبوب نیر دان ہی

جو تو حامی وفا کا ہی تو وہ بھربہر سان ہی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد جو تو پشیمان

مخمض لوی نور محمد صاحب کلمن ناظم ساکن سورت

زینت روئے زمین ہو یا رسولؐ

باغبان باغ دین ہو یا رسولؐ

ردنی خلد برین ہو یا رسولؐ

مایہ دین مبین ہو یا رسولؐ

معنی حق البقین ہو یا رسولؐ

ہم دم و ہم صحبت و ہم راز ہو

ہم کلام و مونس و دم راز ہو

عالم وحدت کے تم ممتاز ہو

ہم سر و ہم بزم ہم آواز ہو

ہم نشان و ہم نشین ہو یا رسولؐ

ہم دلیل آیہ لا تقظوا

فرق گر کیئے تو مثل ایک منو

ہو گل مکان کی تم رنگ و بو

اد مبدم رہتے ہو حق کے روبرو

ہمقران ہو ہمقرین ہو یا رسولؐ

ماؤ مشکین ہو اتب عطر ناک

خاک پا کو بوئے گل میں اشتراک

بست آ ہو پر لکھا جب نام پاک

ہو گئی خوشبو خشن کی گرد خاک

رنگ روئے یاسین ہو یا رسولؐ

جبکہ دندان لے کیا مولس خرام
نبد ہڈے زرتھارے صبح و شام
خلق پر دندان مصری ہوئی حرام
قرب میں قوسین اودانی غلام

لامکان کے نازین ہو یا رسولؐ

اُدھل گئی دنیا سے جب حضرت کی ذات
بھول جائے خضر کو آب حیات
گر کہوں مجھ زندگی کی تلخ بات
حشر میں کیجو مجھ اوپر التفات

تم شفیق المتفقین ہو یا رسولؐ

دلین پہ مبدی روز حساب
گر کروں تم پر شفاعت کا خطاب
جب کرے مجھ پر خدا حکم عذاب
تلیک مت کیجو مجھ پر عتاب

معنی والکا ظہین ہو یا رسولؐ

عالم امکان میں کیا تھی سروری
کنج مخفی نے کیا جب ظاہری
تھی عدم میں سایہ کو پیغمبری
ہوئی جان ایک حلقہ انگشتی

اد کے تم نقش گین ہو یا رسولؐ

عطر و عنبر تھے تمہارے فیض یاب
اک اشاریے دوستی ہی ماہتاب
تن سے گرتا تھا عرق مشک و گلاب
دقرا لایکباد کے صدر الکتاب

اوسکے حرف اولین ہو یا رسولؐ

جس کے حق میں سورہ یسن ہی
باغ رضوان مصحف پروین ہی
عرش اونکے باغ کا گلچین ہی
اوس پہ شاہد سورہ والتین ہی

رحمۃ للعالمین ہو یا رسولؐ

حشر میں ناظم کو کچھ پرواہ نہیں
خوف دنیا اور عقبی کا نہیں
سب گنہگار و نہیں وہ رسوا نہیں
بن تمہارے نام کے تقویٰ نہیں

تم شفیع المسذنبین ہو یا رسولؐ

مسدس میر محمد تقی صاحب مرحوم تخلص میر

جرم کی کھوشی گیتی یا رسول
کھینچوں ہوں نقصان دہی یا رسول

رحمۃ للعالمین یا رسول

لطف تیرا عام ہی کر مرہمت
محرم و عاجز ہوں کر تک تقویت

رحمۃ للعالمین یا رسول

کیا یہ کاری نے منہ کا لا کیا
رحم کر خاکِ نذلت سے اوثھا

رحمۃ للعالمین یا رسول

اب ٹھہر تانک نہیں پائے ثبات
جرم کیا ہی میرے کتنی مشکلات

رحمۃ للعالمین یا رسول

دہر زیر سایہ لطفِ عظیم
تجھے جو پائے کرم عاصم ایشم

رحمۃ للعالمین یا رسول

ہو رہے ہیں ہم جو دوزخ کے حطب
رکتے ہیں تجھے عنایت چشم سب

رحمۃ للعالمین یا رسول

نیک و بد تیرے ناخوان ہیں سو ہم
ملفت ہو تو تو کا ہیکل ہی غم

رحمۃ للعالمین یا رسول

روتا ہوں شرم گنہ سے زار زار
دیکھو جب ہوتا ہی اگر اضطراب

اور خاطر کی حزنی یا رسول
تیری رحمت ہی یقینی یا رسول

ہم شفیع المذنبین یا رسول

ہی کرم سے تیرے چشمِ کرمت
تو ہی صاحبِ تجھے ہی یہ پہلیت

ہم شفیع المذنبین یا رسول

بات کرنے کا نہیں کچھ منہ رہا
میرے عفوِ جرم کی شخصیں کب

ہم شفیع المذنبین یا رسول

دستگیری کر کہ میں پاؤں نجات
ہی کفایت ایک تیری التفات

ہم شفیع المذنبین یا رسول

خلق سب وابستہ خلقِ عظیم
سخت حاجت مند ہیں ہم تو کرم

ہم شفیع المذنبین یا رسول

سر پہ یہ اعمال لائے ہیں غضب
تجھ سو اکس سے کہیں احوال اب

ہم شفیع المذنبین یا رسول

لطف تیرا رز و بخشش ام
تو رحیم و مستحقِ رحم ہم

ہم شفیع المذنبین یا رسول

بے عنایت کچھ نہیں اسلوب کار
زیر لب کہتا ہوں نہیں یہ بار بار

رحمۃ للعالمین یا رسول

روسیا و قاجار سے ہے بیشتر
ایک کیا آنکھیں ہیں میری ہی ادھر

رحمۃ للعالمین یا رسول

سبز برپا ہو گا سب تیرا نشان
ہو وے گی انواع خلقت جمع وان

رحمۃ للعالمین یا رسول

کچھ بھی جو ہیں واقف راز و نیاز
شعر بہ مشہور وہ سب دل گذار

رحمۃ للعالمین یا رسول

جنتک تاثیر کا تھا کچھ گمان
وقت یکساں تو نہیں ابد و شان

رحمۃ للعالمین یا رسول

ہم شفیع المذنبین یا رسول

و سفید و سہن مجل مجھہ کہ زکر
تجھہ سے راہی ہے بصراہل نظر

ہم شفیع المذنبین یا رسول

آفتاب حشر میں بہرا مان
کیون نہو سائے میں اوکے دوجہان

ہم شفیع المذنبین یا رسول

عام تجھہ انعام پر کر چشم باز
پڑھتے ہیں جائے دعا بعد از نماز

ہم شفیع المذنبین یا رسول

کہ قرآن خوان میر تھے کہ سمجھو
اب ہی ورد زبان ہی ہر زمان

ہم شفیع المذنبین یا رسول

مسدس سمجھو

طور کے شعلے سے کا حل لاؤں طواریا کروں
آب دُرائتک سے حل ہو سکے جتنا کروں

وصف اس پیغمبرے سایہ کا اٹا کروں

پھولی قنمت یکے کلون ہند سے مثل جباب
یا مہی کا فرستانین رہوں کتبک خراب

دُریغطا کا سا غم شرب و لطی کروں

زلف خوبان کے پھنسا ہوں بی طرح جنجال میں
ہوں گرفتار بلا سودا لے خط و خال میں

آؤں بازار مدینہ میں کچھ اب سودا کروں

خامہ ہی میں کہ انگشت یدِ بیضا کروں
سنگ موسیٰ کی کھل ہر دیدہ بیتا کروں

بہر کاغذ سایہ بال ہما پیدا کروں

آنسو و نہیں اپنے سر کے بل چلون جون موج آب
آبلو کی طرح آنکھوں سے چلون روتا شتاب

توڑ کر اب حلقہ گرداب امان خور و خوا

ہی یہ کاری بھری جون شانہ ہر ہر بال میں
کانکے بال کی مچھلی کی طرح ہوں جال میں

یا رسول اللہ تیرے پون کتبک سچا میں

عرشِ دکرسی کو تیرے مہر پہ صدقے کیجئے
تار و نگو قندیل کے جھومر پہ صدقے کیجئے

مہر روشن کو تیرے مہر پہ صدقے کیجئے

فصل کنز العرش مفتاحِ زبان سے کھولوں ہوں
سرو بالائے کیوں کہ بالائے ہمایوں کو کہوں

خوابینِ گرفتارِ بیاہ کو تیرے دیکھوں

خاکِ رایتِ شاہ تیرا ہوں مجھے کیا چاہے رخت
اشکِ بانا تیرے میرے جو ہوں سرسبزِ بخت

طائرِ پائند ہوں تارِ نفس ہی قیدِ سخت

کحلِ مازع البصر کس کا تیرے بوسہ خواہ
میرے آقا میرے مالک میرے والی اک نگاہ

کہرِ باہو یا محمد کھینچو مجھ کو مثلِ گاہ

تو وہ گل ہی گرچہ پھاڑا نامہ اقدس تیرا
تیرے گلشنِ مینِ فلک اک سبزہ بیکانہ سا

طشتِ ازہامِ افقِ قادہ ماہِ میر کا تھکا

آگے پلکوں سے مینِ جھاڑوں صحنِ روضہ دہمدم
آہ سوزان سے کروں روشن قنادیلین بہم

دستِ مژگانین نہوتیجِ در سے اشکِ کم

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میرے نالے نہ سمجھو غلغلہ بے سببی
نظرِ لطف و عنایت سے ہی عاصی طلبی

دل و جان بادیِ فدائیت کہ عجب خوشِ نقبی

تیری صورت پہ فدا جان سے ہی سب عالم

آسمان کو روضہ انور پہ صدقے کیجئے
ماہِ نو کو حلقہ ہائے در پہ صدقے کیجئے

خاکِ پیادلِ جلا کر عود کے حبیبِ کروں

عالمِ بالائے مضمون بلند آوین نہ کیوں
میری آزادی کو تیرے سرو کے صدقینِ دون

گر ٹروں قدموں پہ بس اور ایکو سایہ رون

سایہ دیوارِ رنگِ آستان ہی تاج و تخت
مرغِ جان کا ہوشِ مینِ گردِ روضہ کے بخت

ہی ہی پروا جو یہ ٹوٹے ادھر پروا کروں

اصفہان کے سر پہ ہونین زیادہ رو سیاہ
مجھے سیاہ و سوختہ کے حال پر بھی گاہ گاہ

اس سوادِ بند سے رہنے کا مہر کا لاکروں

پیٹ بھی پرویز کا غنچہ صفت چیرا گیا
عطرِ گل بوئے چراغِ کشتہ پر تیرے فدا

وصفِ مینِ شق القمر کے اور کیا اظہار کروں

حلقہ بابِ مبارک پر ملوں یہہ چشمِ نم
مجھ کو ہو معراج سمجھو اور چمکِ حرم

ذکرِ آنکھوں سے مینِ سبحان الذی ہر می کروں

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عاشقوں کو ہی برابرِ ادب و بے ادبی
مرجاسید کی مدد لے لے العریبی

دل و جان بادیِ فدائیت کہ عجب خوشِ نقبی

کیوں نہ سکتے مین رہوں آئینہ سان بین ہر دم

نور ہی نور ہی تو ماہ عرب ہر عجب	من بے دل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ جہ جمال ست بد بن ابو الجحی	
تیرے آنکی خبر پہلے ہی سے کتنی مشہور	چاہیں مست کرنے کرتی دین تیرا منظور
گو کہ سر علم سے واقف ہی تو لیکن بضرور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سب آمدہ قرآن بہ زبان عربی	
ای بہا حبیب دین و ریاض اسلام	نوکھل باغ قدس شاید فردوس مقام
سارا عالم تیری بخشش سے ہوا شیریں کام	نخلستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان ست شہرہ آفاق بشرین رطبی	
حاصل وحی خدا شان نزول لولاک	حور و غلمان و ملک بھی سوا طائر پاک
نور کے واسطے زیبا جو نہ تھا مکن خاک	شب معراج عروج نو گزشت از افلاک
بہت مای کہ رسیدی نہ رہ صبح نبی	
تیرے آگے کوئی عالم میں نہ ہو گامتا ز	یہاں دھڑے رہتے ہیں سب طاق پر مائینا
فخر کی جا ہی جو محمود نے تیرا یاز	برد رفیق نوا ستادہ بقدر عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی ہمیں وہ حبیبی	
جب کہ تجھے خدا آپ کہ لولاک لما	بہر ہلاکون مقابل ہو تیرا ہر جگہ تو کیا
نام پر تیرے فرشتوں نے پڑھا صل علی	نسبی نیست ہوتا است تو بنی آدم را
بر تراز عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
اپنے کاموں سے پشیمان بحال مضطر	عرض حاجات کو آیا ہوں تیری چٹھ پر
کس طرف جاؤں تیرے پاس سے محروم اٹھکر	حشمت رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقی ہاشمی و مطلبی	
کیا کہوں کیلئے سر ڈالے ہو ہوں ہر دم	یا خدا جانتا ہی یا دل مضطرب و غم
اشک جاری ہیں میرے دیدہ سے پیہم	نسبت خود بگت کروم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ ملک کوئی تو شد بے ادبی	

چشمہ جود و عنایت ہی ہمیں تیری ذات	جام شہد و لبین و بادہ پہ تاجہ برات
بس کہا شک پٹین شورا بہ حسرتہ سیات	ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زخم ہیکل زرد تشنہ لبی

تہر کیا عرض کرے مجھے نہیں پردہ کوئی	شریت وصل و واہی تیرے بیمار و ن کی
کچھ تو فرمالب اعجاز نما سے تو بھی	سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی ہے درمان قلبی

مخمس مولف بر غزل کا فی علیہ الرحمہ

ہلال عید ابروئے محمدؐ	ہی آخر چشم نیکوئے محمدؐ
کل سبیل ہی گیسوئے محمدؐ	بہار حسد ہی روئے محمدؐ

شمیم جانفزا مونس محمدؐ

بیان قرآن میں جب حق تعالیٰ	کرے خلق عظیم صاف جس کا
لکھے وصف اوسکا بارائے بشر کیا	ہوا پیدائے ہوگا کوئی ایسا

عدیم المثل ہی ہوئے محمدؐ

کبھی وحشت زدہ صحرا کو جاتا	کبھی آوارہ گی سے خاک اوڑھتا
کبھی دیوانہ سان پہ لب بہ لاتا	دل وحشی ہی زنجیریں توڑاتا

اشوق یاد گیسوئے محمدؐ

بوقت نزع میری روح فخری	کرے جب آشیانہ تن کا خالی
نمنا ہی کہ دیکھے یا اہلی	سہی سرور یا ضیہا ہیشالی

قدر عنائے دلجوئے محمدؐ

خدائے پاک کے جبریل جاسوس	جب آتے تھے فلک سے بہر پاؤں
بھی کہتے تھے وہ سدرہ کے طاؤس	نہ دیکھا ہوزمین پر جس نے فردوس

وہ اگر دیکھ لے کوئے محمدؐ

ہی جنتک سینے میں دم تھن طاقت	سدا کرتا رہو گاشہ کی مدحت
------------------------------	---------------------------

کیا کر شیخ مسجد میں عبادت

ہمیں ہی وہ جگہ شرب طاغوت

جہاں ہو ذکر ابروئے محمدؐ

مروت کے فلک کے ہیں یہ ہتھاب
چمن زار وفا ہی اسے شاداب

ہی جہر انما کو اسے ہی تاب
بس اب کافی ہی آگے جا آداب

کہاں تو اور کہاں روئے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

مقدس غضنفر

وصف رسول میں جو طبیعت روان ہوئی
مشک ختن سی صاف ہی خوشبو عیان ہوئی
گروہیونین مدح رسول زمان ہوئی

عبر نشان زبان قلم در دان ہوئی
نور نبی پاک سے روشن جہاں ہوئی
جاری شمار رسول کی دیکھو کہاں ہوئی

سردار انبیا کے ہیں محبوب کبریا
لوح جبین کو شکر کے سجد ہیں رکھ دیا
ایہل کی بھی چین میں زبان گفتار ہوئی

احمد کا نام لکھتے ہی خامہ نے پہ پہ کیا
ہم بکیوں کے حال بہ رب نے کرم کیا
جاری شمار رسول کی دیکھو کہاں ہوئی

گروہیونین حور و نین غلمان میں ثنا
باغونین بلبلونین گلونین صبا سا
اور بحر و برین مدح نبی سگان ہوئی

پریون میں اور دیونین جنونین بر ملا
مدح و ثنا ہمارے نبی کی ہے جا بجا
جاری شمار رسول کی دیکھو کہاں ہوئی

اولاک حبکی شان ہی خادم ہے جبریل
کوثر کا حوض ہو گیا جس کے لئے سبیل
عرش خدا یہ مدح شہ لامکان ہوئی

شمس و قمر سے نور ہوا جس کا بے عدیل
قرآن کے سرور قیاسے محاک کی ہے دلیل
جاری شمار رسول کی دیکھو کہاں ہوئی

شق القمر کا معجزہ کسا ہوا ہے اور
خوشبو لبان گل تو پسینہ گلاب طور
اشتر کی سو سمار کی گوہر زبان ہوئی

بے سایہ کس بشد کا ہوا قد کر و تو غور
روز و رات دل سے تابہ ابد ہی نبی کا دور
جاری شمار رسول کی دیکھو کہاں ہوئی

نبی غضنفر آت سے عزت بھی ہو گئی
دنیا کے رنج سے بچھے رحمت بھی ہو گئی

مدح رسول کرنے سے حرمت بھی ہو گئی
واللہ سب سے خوب یہ قسمت بھی ہو گئی

شکر خدا که مدح نبی همیشه همان هوئی

جاری تنار سول کی دیکھو کہان هوئی

مدرس فارسی

رہ سپہر کرد چنان گذر کہ ریشہ میگذرد و نظر
نہ بجان سری نہ ز دل خبر نہ ملک سیدہ دلی بشر

نہ پیاز رفتن رہ اشارہ بروح غم نہ بجان ضرر
نہ عروج پایہ او نگر کہ کجا رسیدہ بیک نظر

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصال

صلوا علیہ وآلہ

جو رسید خواجہ در آن مکان ہمہ راز گشت بر ویان
بس پردہ خالق انس و جان بس و وصل شیر شہان

چہ عیان کہ گشت برو عیان بہ نہان کہ بود ہمہ نہان
ز برہی ز فرمہ بیان ملک اشارہ کند کہ ان

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصال

صلوا علیہ وآلہ

ز بہار حسن رخ نکو چمنی شدہ ہمہ کو بکو
چو میسر آمدہ آرزو بنظر گفت خدای او

نہ اشارتی و نہ گفت گونہ سراغ راہ و نہ جستجو
کہ بسبیل بکن وضو برسان تو یاد بچار سو

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصال

صلوا علیہ وآلہ

چو نوید مقدم شاہ دین برید بر فلک برین
ملک و بشر فلک و زمین بر شادمان و طرب گزین

پیشہ سجدہ قدیم مبین مرہ و ہنر شد ہمہ تن جبین
لب جبریل باز این کہ جناب سید مرسلین

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصال

صلوا علیہ وآلہ

دل و جان من بغدادی تو سرود بدہ وقف ہوئی تو
ز سپہنر اسری تو ہمہ نور شد نصیبائے تو

چہ کیکہ ہر لغائی تو شدہ اشتیاق خدائی تو
چو بلا مکان شدہ جای تو دل عرش گفت ثنائی تو

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصال

صلوا علیہ وآلہ

بشفت غنچہ چمن چمن چو شمیم نگہت پیرین

شدہ زرد شمع در انجمن چو بدید روی شہ زمین

که ز پرده فلک کین رسد این ترانه بگوشت من	بزرگان نپرسد از دین مگر این سخن مگر این سخن
کشف الچی بجمال	بلغ العلی بکمال
صلوا علیه و آله	حسنت جمیع خصال
خضر و یحیی بر سینه پاید و پیدایش که مر حب	چو قناده غلغله بر سا که قریب آمده مصطفی
لب هر فرشته جدا جدا بهمین ترانه آشنا	چه ملک چه حور چه انبیا همه تن زبان زبانی دعا
کشف الچی بجمال	بلغ العلی بکمال
صلوا علیه و آله	حسنت جمیع خصال
ز خودی گذشته و خویش را بخودش ندید بجز خدا	شب وصل بر قیام و کثا چو کثاده از رخ جانفرا
چو نصیب گشت درین لغا ز فلک بلند شد این صیدا	نظر و نظاره در بادل و همکساری مدعا
کشف الچی بجمال	بلغ العلی بکمال
صلوا علیه و آله	حسنت جمیع خصال

مخمض مولانا کافی بر غزل جامی علیه السلام رحمه

عالم هوش من کرناهی کبھی ناله کشتی	محو دیدار کولا حق ہی کبھی بیپوشی
بے حبیب مدنی عربی قرشی	آه من کس سے کہوں موجب دیوانہ وشی
کہ بود درد و غمش مایه شادی و خوشی	
مرگ عشاق ہی ہجران کی مصیبت بیہات	ہی حیات ابدی جلوہ دیدار کے سات
مصلحت نیست مرا سیری از ان آب حیات	صورت مایہ آب ٹرپ ہی دلت
صانع اللہ بہ کل زمان عطشی	
مین نہ بلبل ہوں کہ ہوں الفت گل مین مالان	مین نہ قمری ہوں کہ ہوں عاشق سروستان
ذره وارم بہو اداری اور قص کنان	ہوں زمین کبک کہ ہوں ماہ کے صدقہ قربان
تا شدہ شہرہ آفاق بخورشید وشی	

کلمین کلشن اعجاز ہی سزا بقدم	حبذ اصل علی ذات نبی اکرم
گرچہ صد مرحلہ دوست ز پیش نظر م	جلوہ روضے مبارک کا کہوں کیا عالم

وجہ فی نظرے کل غدۃ وعشی

الفت احمد مختار میں جو ہی خورند
عین آزادی ہی اسکے لئے یہ قید و بند
یا شکستہ کے لئے بیٹھے کافی تاجند
جامی اور باب و فاجر عشقش زورند

سرمبادت کہ ازین راہ قدم بازگشتی

انجمن خواجہ محمد شاہ تخلص شہرت برقصید شہیدی

لکھنیل کے بسم اللہ نام اس شاہ امجد کا
کلام اللہ اک نقطہ ہی جس کے حمد و عید کا
کہیں کیا وصف ہم صل علی ذات محمد کا
طلوع روشنی جیسی نشان ہوشہ کی آمد کا

نہور حق کی حجت ہی جہان میں نور احمد کا

ازل سے شافع محشر تاب اس بنک کل کا تھا
مگر وہ رحمۃ للعالمین ہدی سل کا تھا
برک جن و ملک شاگرد اس ختم رسل کا تھا
دستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جن روز و ناس لوج زبرد کا

جرات ہر وہ مرد و زن ہیں اسکی نرم ترین ہیں
زبان کیونکر نہ وقاصر بیان عز و تمسکین ہیں
ہر ایک میں نعتیں نقیب اس بادشاہ دیکھی تحسین ہیں
جمن بیرے کن فرار اسکی نرم رنگین ہیں

بار آوریش ایک ہونا اس کی سند کا

او کھ جب بحر و بر میں شور و صر کی بنوٹ کا
لگا کفار کو سند و ستان میں مثل بن سکتا
ہوا سحر انوشک اور جوشن میں آیا ہر اک و ربا
عجم میں زلزلہ نو شر و ان کے قسمر میں آیا

عرب میں غل ہوا جو وقت اسکی آمد کا

خضر ہی نے نہیں بار و تسلیم کو اس سے
بزرگی خلد میں ہی چشمہ تسلیم کو اس سے
ملک بھی عرش سے آئے تھے یہاں تعلیم کو اس سے
شرف حاصل ہوا آدم اور اسراہیم کو اس سے

نہ تھا خضر و عالم محض تھا اپنے اب و جد کا

منزلہ تر صفاتوں سے جو وہ محبوب یزدان تھا
ترقی مراتب اپنا ہر کس سے خوان تھا
بشر تو کیا ملک عرش آستان کا اسکے دربان تھا
شب و روز انکے صاحبزادوں کا گہوارہ خلیا تھا

عجب دھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

فقط گل ہی تھے اس گلشن عالم کی زمین کو
لکھین ہم کس طرح اوصاف اعجاز شہ دین کو
نسیا ہی اوس کے رخ سے رو بہ مہر ماہ و برین کو
وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حوزہ کی شکین کو

گیا جنت میں طوبیٰ بنے سایہ اس سہی قد کا

بنائے خلد ہی رو گل شاداب سے اُس کے
ہوئے چشمے روان ہر بولب سراپے اُس کے
بنے ہیں حور و غلمان نور عالم تاب سے اُس کے
روان نسیم و کوثر ایک قطرہ آب سے اُس کے

کروں کیا وصف اُس دیر یتیم کبر سرمد کا

وہ دم میں عالم بالا کی جا کر سیر کر آیا
تعب ہر کس و ناکس کو اس اعجاز پر آیا
تھا بستر گرم ہی جب پھر کے وہ خیر البشر آیا
شب معراج جڑھ کر عرش سے دم میں اُتر آیا

بیان اوس قلم معنی کے کیا ہو جزر اور مد کا

پڑھایا حق نے تھا علم لدنی کا سبق اُس کو
دل اوس کا منظر معنی تھا کیا ہوتا قلق اُس کو
بہت آسان تھا حل کر دنیا مضمون ادق اُس کو
کثادہ عقدہ باطن میں کافی نام حق اُس کو

کھلا کرتا ہی بن کبھی ہمیشہ قفل اجد کا

خدا نے ہی جو کل من علیہا فان فرمایا
وہ تھا محبوب حق باطن میں اوسنے صل حق پایا
بہر قدرت کا تماشا اوسنے بند و کو ہی دکھلایا
وفات ظاہری سے جو ہر جا نہیں نہ فرق آیا

وہ جسم پاک گو محسود تھا روح مجرّد کا

بیان کیا وصف اس خیر البشر کے معجزہ کا ہو
مفرت سنگ سے شمن کے جسم پاک کو کیا ہو
جو کوئی صدق دل سے جائے اسکے آگے بنیا ہو
گرا فمی بنکے جائے اُدھر ابلیس اندھا ہو

ملا ہی قصر اخضر روح کو اسکی زمرّد کا

ہیون کیونکر نہ اوسکو عالم ملکوتین کا عامل
وہی زیر و زبر میں پیشوائے ناقص کامل
کہ امت کے لئے بار شفاعت کا ہوا عامل
اودھر اللہ سے وصل اودھر مخلوق سے شاعل

خواص اوس برزخ کبریٰ میں تھا حرفت کا

نہ مرقہ نہان گو ہو گئے نظر و نے ان کے
مساوی ہی ترقی و تنزل دہین عرفان کے
ہیں یکساں ظاہر و باطن میں آگے اہل ایمان کے
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جائیے ارکان کے

نہ افزون رتہ قرآن مجزائے محمد کا

عزیز و کنت گزرا کی ذرا معنی کو دیکھو تو
کہ ظاہر کیفیت سے معرفت کی آگہی کچھ ہو
شرعت اور طریقت کی حقیقت کو ذرا سمجھو
گذر و حدت سے کثرت میں نہ تو مذاک مطلق کو

نہ بقا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہنہ اوس طفل کو کچھ فکر جبک باپ اور ماں ہو
رعایا کے بھی بلین اپنے حاکم کا بھروسہ ہو
تیرے دامن کا مجھ پر رسول اللہ سایا ہو
بھروسہ کر سیکو اک حصار عاقبت کا ہو

مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سود کا

نیرے قصر رفیع الٹا کھا خورشید و شہان
ملا یک سب تیرے عرش آستان کے رہتے ہیں دربان
کہوں کیا ہی جو کچھ تیرا شاہ انش جان
نیرے پاپوش سے ہفتہ فلک پر منزل کیوان

نیرے سجد میں ہر شہ آسمان پر فرق فرق کا

سین بختہ کو د و عالم کا کہوں کیونکر نہ اینجو شو
مسلمان بھی ہیں کافر بھی تیرے ممنون ہیں ہن جو
زبان کیونکر نہ اپنی شک میں احسان کے گویا ہو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہی نہ وگو

تیرا دست دعا ضامن ہی جسے کل کے مقصد کا

پے خدمت ملنے کے حور و علمان بزم جنت میں
جو اہر کے عنایت ہونگے ایوان بزم جنت میں
نیرے ہاتھوں نے ایشاہ رسولان بزم جنت میں
ہیں جگہ جگہ عشرت کے سامان بزم جنت میں

کھلے کا حال امت کو تیرے انعام ہی کا

زمانہیں اگرچہ اسکے ہیں ہر اک تمنائی
کرے ہیں اہل قبلہ جا کے اسکی رحیم سائی
ہنہ بیوجہ رنگ اس اعلیٰ رمانی کا سوائی
را کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر بجا پائی

اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرے سنگ اسود کا

اطاعت سے تیری کب منحرف کوئی سر ہو ہو
جو ہو برگشتہ اور کا مثل شیطان کے سپہ رو ہو
تھارا حکم پر اعجاز جب گرم نکا ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

نیری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گرزد کا

خدا جو وقت قاضی بنے بیٹھے گا عدالت کو
بکا اوس دم کریگا دیکھ کر تو حال امت کو

کر بچا بچہ یہ جاری جس گھڑی دریا نے حیرت کو	لب گو بر نشان و اہو ٹینگے جب عرض شفاعت کو
نہا شاگاہ محشر میں ٹکینگے نیک منہ بہد کا	
ہوا قرآن نازل آپ کی شان نبوت میں	بہشتی لایچکے ایمان ایام رضاءت میں
مجنو کو تیرے کچھ شک نہیں تیری امامت میں	عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں
محفل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا	
تیری ہی شانیں لولاک جب فرما چکا رحمان	تیرے جلو کیے باعث ہیں بناء عالم امکان
پیر گو ہونے لاکھوں مگر ایشاہ انس جان	ہوا بچہ سادہ ہو سکتا سی پیر اسی ہی ایمان
نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندق و مرتد کا	
مجھے کب مانتا تھا کوئی کب میری یہ شہرت تھی	دل حاسد کٹا کرتے تھے یوں باتو پنہ کب میری
بہت تاثیر ہے مجھ میں تیرے محشر بیانی کی	تیری تعریف سے میری زبانیں آئی ہیں تیری
صفایان تک مسخر ہو کا اس تیغ مہند کا	
ہینگے فرو باطل شرخوش عنوان ہزاروں کے	نشان نام بھی ہو جائینگے پنہان ہزاروں کے
رینگے دیکے دل ہی میں غرض رمان ہزاروں کے	پھینگے مثل تغذیر کہن دیوان ہزاروں کے
ہوا عالم میں شہرہ میرے انعام مجد کا	
فقط حسرت نہیں اپنی ہوئی معراج کی طالب	تمنا بھی ہی دلیں ہر گھڑی معراج کی طالب
ہی اپنی روح نہیں پانی معراج کی طالب	ہوئی ہی ہمت عالی میری معراج کی طالب
میر ہو طواف ای کاش مجھ کو تیری مرقہ کا	
کبھی تو اس کے فرش خاک پر جا کر ملوں آنکھیں	کبھی بالائے در اور گاہ زیر در ملوں آنکھیں
ستونہر گہ ملوں تربت پر اور اکثر ملوں آنکھیں	کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں
کبھی میں دور بیٹھوں اور کروں نظارہ گنبد کا	
نظر سے جبکہ روضہ تیرا ہی اہل رزم گذرے	نہ پھر عی پر خیال گلشن کوئے ارم گذرے
مزمہ مرثیہ بھی تب ہی جو یوں تیری قسم گذرے	فراغ دل سے گردن زندگی کا کوئی دم گذرے
حد ہو خضر و عیسیٰ کو میرے عیش محند	

فناک کو نہیں اس دار فانی میں خدا وندا
وے عابری ہی ہی درگاہ میں تیرے ہی یا مولا
اوسے ناپید ہونا ہی ہوا دنیا میں جو پیدا
دینے کی زمین کے گرنے لایق ہو مہرا لاشا

کسی صحرا میں وہاں کے طعمہ ہونہیں دام اور دوا

نہ جیتک یا نہی گلزار کو چہ میں تیرے پہنچے
نہیں ہی طاقت پر واز کو نہیں ذرا میرے
نہ جیتک یہ کبھی قی نفس کے دام سے چھوٹے
تمنا ہی درختوں پر تیرے روضہ کے جا بیٹھے

نفس جو وقت ٹوٹے طائر روح مقب کا

کہاں طاقت جوا و سکا وصف ہوا ز قام شہر سے
بھلا کیونکر ہو وے اس مجھ کو نام حضرت سے
ہوا پیغمبری کا خاتمہ ختم رسالت سے
خدا غنہ جو م لیتا ہی شہید کی کس محبت سے

زبان پر میری جدم نام آتا ہی محمد کا

مرتب سمجھو

گئے عرش سے بھی بنی لذر . طبع العلیٰ بحالہ
وہ خلیق تروہ کرم تر حنت جمیع خصالہ
وہ محمد اور وہ مصطفیٰ وہ چراغ شاہ رزہ
وہ زیب و زینت و سراء نہیں کے مثل دیرا
وہ صواب شیریں وہ عذاب نذیر ہی
وہ تمام بیرون کا میری ملک الملوک فقیر ہی
وہ سب کا چشم چراغ جا وہ رسول برحق ازواج
ہو دور و دایہ جہاں جہاں خلق عظیم ہی جسکی شان
رہے سمجھو کیونکہ نہ جہاں کہ نہی کی نعت گو خدا
ہے اپنی باغ کا خوشہ چین ہی فقیر با کہ شاہ چین

بند۱

بند۲

بند۳

بند۴

بند۵

کہا دو جہاں کو جلوہ گر کشف الدجی بحالہ
وہ شہ ریل وہ میرے بشر صلوا علیہ وآلہ
ز سے زنبیل کی کجا کا کہ خدا کا عرش بٹھ گیا
ہی محمد فسران پیام صلوا علیہ وآلہ
وہ بلا مثال و نظیر ہی وہ چراغ بدر نیر ہی
وہ بنی عذر پذیر ہی صلوا علیہ وآلہ
نہ ملک کو ہو گداز جہاں وہ گیا وہاں دو جہاں
اوسے روز خضر عطا نشان صلوا علیہ وآلہ
ہے جہاں جتنی جہاں ہیں گو میں خلق یا کہین
وہ حق ہیں رحمت عالین صلوا علیہ وآلہ

مسدس محمد حسین خاں صاحب بچاخص بن

گھیرا غم عشق شرعی عالی نبی نے ۱۶
محبوب خدا سرور امی لقی نے
شاہ دو جہاں خسرو والا جی نے
بے چین کیا دل کو میرے مضطرب نے

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

ربخو کیا مجھ کو تب ہجر بنی ۲ نے
شاہنشاہ کو نین رسول عربی نے

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

گھیرا اہم الفت ماہ عجمی نے
پہنچا دے صبا خاک میری تو ہی مدینے

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

ایذا میں جدا سنی کی دل زار ہی سہتا
ہر سر و جوان سے میں شب و روز ہوں گیتا

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

جان آئی ہی لب پر نفس سرد ہوں بھرتا
کیا خاک کہوں حال کہ ہوں ہجر میں مرتا

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

حالت دل ناشاد کی ہی دن بدن ابتر
رہتا ہی شب و روز خیال رخ نور

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

یوں آگ نکلتی ہی میرے چاک جگر سے
لا غریب تین زار میرا نار نظر سے

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

ہوں شیفتہ و والہ دیدار کیا
دل بستہ رگیوں کے گرہ دار کیا

دل کو میرے تنجیر کیا اک عربی نے

ہر لحظہ ہی دل پر میرے اک رنج کا کہار

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مقبول احد قبلہ حاجت طلبی نے
سب کام و زبان خشک کئے تشہہ بی نے

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

سر دار بنی ہاشم و مکی مدنی نے
اندوہ جدا سنی نہیں دیتا مجھے جینے

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

طوفان سرشک آنکھوں سے ہر لحظہ ہی بہتا
میں ملک عجم میں نہیں رہتا نہیں رستا

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہی ہی نہیں پہلو میں دل زار بھرتا
ہی دل ہی کو معلوم جو ہی دل پہ گذرتا

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

آنکھوں میں اندھیرا سا ہی چھایا ہوا کیر
پڑھتا ہوں اسی شعر کو شام و سحر اکثر

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جون مہر نمایان ہو گریبان سحر سے
ہرگز مجھے رغبت نہیں سیر گل تر سے

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دل دادہ آئینہ رخا کیا
لب تشہہ و سرگشتہ و بیمار کیا

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہر لحظہ ہی جان بار مصائب سے گرا نبار

ہوں دام غم و درد میں کیونکر نہ گرفتار	بیڈھب ہی لگا جی کو میرے عشق کا آزار
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	دل کو میرے تجھ کیا اک عربی نے
سینہ جو ہی پر درد الم سے تو جگر چاک	عکسین ہی میرا دل تو میری جان ہی المناک
پر کچھ نہیں اس میں گلہ گردشِ افلاک	الفصہ کیا سوز و رونی نے مجھے خاک
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	دل کو میرے تجھ کیا اک عربی نے
جون زلف پریشان ہی میرا حال پشان	رہتا ہوں نہیں تختیں سرا سیمہ و جہران
جون دامن گل چاک ہی سو جاے گریبان	ہی آہ کبھی لب پہ کبھی مالہ و افغان
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	دل کو میرے تجھ کیا اک عربی نے

محسن مولف

ماجد رمل آتے ہو یا رسول	شاہ اقلیم سنا ہو یا رسول	الک تخت ولا ہو یا رسول
اوج وحدت کے سنا ہو یا رسول	روح عرش خدا ہو یا رسول	
گلبن لسن کے تم ہو آبشار	مزرع طہ کے تم ہو سبزہ زار	گلشن لائق طوا کی ہو بہار
پردہ اسری کے تم ہو رازدار	مہر برج و الضحیٰ ہو یا رسول	
نور افزائے کف موسیٰ ہو تم	روح بخش قالب عیسیٰ ہو تم	موج کے طوفان کے رد فرما ہو تم
جو د بخشش میں خلیل آسا ہو تم	پیشوائے انبیا ہو یا رسول	
تم بہارِ روضہ لاہوت ہو	آنازگی بخش گل ملکوت ہو	نہر آب شیمہ ناسوت ہو
عند لب گلشن جبروت ہو	شمع نریم انبیا ہو یا رسول	
آپ کے رخ کی اگر دیکھے چمک	ایک ذرہ سی جو خوشید فلک	منہ چھپائے شرم سے پیشہ شک
ماہ پھر کیا ہو مقابل یکیک	منظر نور خدا ہو یا رسول	
آپ کی حرمت سے یا احمد بنی	داخل جنت ہوئے آدم صفی	آتش مزوہ گلشن سبکی
مشکل ابراہیم کی آسان ہوئی	سکے تم مشکلت ہو یا رسول	
مشکوئین اور کل آفات بین	بلکہ سب حالات و احوال بین	قبر کی سختی میں اور سکرات میں
عاصیوں کو شر کے عرصات میں	کون حامی تم سوا ہو یا رسول	

جبکہ ہونو رشتہ تابان حشر کا خشک بے آبی سے ہو سکا گلا

ہی ہی چشم و تمنائے وفا

صدقہ آل و صحاب با صفا

جامہ کو شرکا عطا ہوا رسول

مسدس لال محمد صاحب یکتا بر شمس الدین تبریزی علیہ الرحمہ

بم تیری درگاہ کے بند ہیں اور آقا توئی

فرش سے عرش برین تک سر کر آیا توئی

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

شعشعہ انوار سے تیرے جہان ہی جلوہ گر

اختر تابان ہیں ہی رخشان تیرا نور نظر

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

وہ دہن مہ کا کہان رخ سے تیرے بتیہ دین

لشکر باندھے ہو صورت تیری دکھا کرین

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

مالکِ خلد برین زینبہ کون و مکان

کے پایا ہی سوا تیرے بہ خضر و عروشان

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

امکان پر کون گذرا دوسرا تیرے سوا

خبر و کل نے فیض سے پائی تیرے نشو و نما

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

شرق سے لے غرب تک شاہ تیرا ہی فیض عام

چشمہ فیض و عطا و منبع جود و کرام

شہرہ آفاق اور مشہور ہی ہر جا توئی

انبیائے حق پہ برحق مرتبہ پایا توئی

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

دورہ پر تو سے تیرے روشن ہیں بہشتی مفر

مست ہو تیری نایابین پڑھتے ہیں جن و بشر

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

روئے روشن پر تیرے خورشید کو صدف کرین

ہو کے ہزار آئینہ حیران آئینہ سان یون کہین

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

صاحب خلق عظیم و واقف ستر بہان

برفوشتنے کے جہان جلتے ہیں تو سچا و دان

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

تو ہی تھا جلوہ کنان یا جلوہ نور خدا

آدم و حوا کو تیرے نور سے پیدا کیا

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

تیرے ہی ابر کرم سے تازہ ہی کتب انام

کون ہی تیرے سوا دارین ہیں مالی تمام

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

شرم سے آنکھیں چرا ہیں آہوئے صحر چین

عجز سے کہتے ہیں ہر اک خاک پر کھر چین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

واہ وازم خدا تیرا ہے عز و شرف
عرش سے فرش تک ہی دھوم تیری ہر طرف

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

ہوں احادیثین بیان اور لغت تیری ججگے
مت بام شوقے دشت میں دیو نے تیرے

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

جبکہ نور افزا ہوا تو عرش پر رب کے حضور
انبیاء تیرے جلو میں چلتے تھے نزدیک و دور

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

جسم ہی مجھ نہایت سراپا نور حق
دلہ او س بندیکے ہو کسبات کا رنج و قلق

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

جسے کی مدح ہی میں بیت اک ایجاد ہی
دین اور دنیا تیری ادا دے آباد ہی

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

جی میں یہ امید ہی یا مٹھٹھے پر کیا کروں
گردش گردوں کے دور میں شہا یا بندہ سون

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

سرزمین ہند سے پاؤں رانی گر شہا
سر کے بل پلکوں نے جھاروں صحن روضہ پکا

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

ہی نصیب او کو جہنم جو میں تجھ سے روکشید

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

گنج خفنی کا ہوا سب راز تجھ پر منکشف
کتے زینا صل علی سارے ملا یک ہاند و صف

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

خندہ رو ہو کیوں نہ ہر اک گل سا نہ کھولے ہو
کیون نہ یہ مطلع طرہیں بتیاب ہو کر وحد سے

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

جلوہ تابان سے تیرے ہو گیا سب نور نور
یون در جنت سے تھے نغمہ سرا حور و قصور

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

اک اشاریے کیا انگلی کے تو نے مہ کو شوق
جو کہ رکھے رات دن اپنا ہی ورد و سبق

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

حق ہی وہ کل نارضقی سے حشر میں آزاد ہی
بیت یہ تیری شنا میں خوب بکویاد ہی

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

مجھ سے برگشتہ ہی میرا ندون بخت زبون
اسی میرے سردار تم بن حال یہ کس سے کہوں

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

شرب اطہر کو میں آنکھوں نے آؤں دوزنا
آستانے یزیدین رکھ کر کہوں یہ بر ملا

برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

بالیقین میں اہل جنت سرور تیرے عبید

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

کل جو کی جا کر گستاخین گل و غنچہ کی دہر
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
اِنَّ یوم الفصل کا اٹھیکا جہن زلزل
اُمّتی پلکوں سے چلکے آئینکے زیر ہوا
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
ہیون شاگوا و سکا جکا مدح خوان ہی ذوالجلال
نعت بین انا کرے اک حرف انسان کیا مجال
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

قمری و عیسیٰ مین ہستی متنازعہ یہہ گفت و شنید
برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
آفتاب حشر چمکیگا سوانیر سے یہہ آ
ہین بھی اسدن قبر سے اٹھو گا یہہ کتیا ہوا
برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
کیا سکت حور و ملک کی جو لکھے وصف کمال
یا شفیع المذہبین یکتا کی ہی یہہ قیل و قال
برگزید ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

مسک مجھو

احمد بے میم نے احمد کو جب پیدا کیا
تَبِسم اللہ سے ابرو کو ہی اِلا کیا
نام تھے یاسین و طہ رب طہ ہو گئے
تیزی تاب آفتاب اسکی جبین کے روبرو
اس ہی پیشانی سے روشن یہہ ہوا ہی بن تو
اونکے موئے عنبرین کو کیوں نہ بولوں لیل قدر
قاب اور قدسین مکات پہنچے نبیہ المحترم
باہمال عیب و ان آکر ملے تھے د و بہم
سطر لبم اللہ ابرو پر رہی تھی جانکے
گر کوئی باریک بین عینی جو اونکی دیکھتا
ہجرین اوس شاہ کے آسرو موزون جایا
سر لبندی اور خوبی بیدار سن عینی کی کھنی
اونکا عارض تھا کہ یا آئینہ اسرار تھا
مشرق صبح امید و مطلع انوار تھا

اے الف اللہ کاتب قامت بالاکیا
موجب تنزیل رب نے اذ کو قرآن کا کیا
کیسو و نئے معنی و الیل ظاہر ہو گئے
نور کی صورت کی تھی معنی روشن موبو
کی ہی کا فوراً و سنے تار کی جہل کفر کو
رور کی نسبت پیشانی کو کہوں کر یہہ بدر
ابرو مشرکان تھے اونکے سورہ نون و القلم
تھے محرف منشی قدرت کے دو مصرع رقم
چشم معنے کر یہی تھی صا د و القرائے
بیگمان دیتا تھا انگشت شہادت کو اٹھا
اب الف کھینچے ہوئے سکے ہین ہو کر بالوا
نام کو لیکن نہ بوجھہ اسین خود بینی کی تھی
چشمہ آب حیات و نو گل گلزار
دونوں عارض سے قرآن ہر و مین احد

ہوں محاسن کی کتابی چہرہ پر تحریر تھی

لال ایسے ہونٹ تھے جو نام رکھیں لعل پر
گر میجائی یہ آنے والے دو گلبرگ تر

آب چاہ شور شرین ہو اعاب باک سے

اجل جوان عالم اور غریب معسر جان
ابلاغ اہل عجم اور بلبیل عذب البیان

ایر بات وقفد و سکر کی یہاں کیا بات ہے

فوقیت تھی اس دہن کو غنچہ فردوس پر
یا سار و نکا ہوا ہی یک قران با یک دگر

پھل پھڑی تھی برگ گل تھے سبق تھی یا زو تھا

خوبی اس چاہ ذفن کی آئے کیا تحریر میں
فرض ہی ہم سب کو انکی چاہ میں ڈوبی رہیں

اسی سول اللہ کا سبکو تو لا چاہے

لالہ سان ہوں آجہا پر غنچہ سان ہوں سوز بان
کیتے ہو و ایک شہد وصف حضرت کا بیان

شرکے مبدائین تامل اینا بیڑا پار ہو

سورہ یوسف کی گویا موبہو تقریر تھی

معنی بھی العظام الیٰ تھی روشن سرسبز
سنگ بھی دیتے گواہی انکے قول صدق پر

کیون نہ ساکن عرش ہو نعل نبی کی جاگ

افصح اہل عرب اور طوطی رطب اللسان
بر بات وقفد و شکر سے بھی شرین ہیگمان

بات کی حضرت رسول ات کی کیا بات ہے

وانت بھی دریائے قد رشتے تھے دوسلک گہر
سورہ و النجم کی معنی ہیں روشن سرسبز

سکرانالب کا اونکے جلوہ کوہ طور تھا

مثل یوسف حسین اس چاہ میں پانی بھرن
چاہہ کر اور جانکر اس چاہ میں ہی جان دین

جسے چاہ دلے اونکو پھر آ کیا چاہے

غنچہ سان ہوں مثل سون گرہن سرتا پار زبان
یا رسول اللہ یہ ہی عرض سمجھو ہر زمان

شمس ہو جب گرم سر بر عرش سایہ دار ہو

مدس غضنفر

محبوب و مصطفیٰ کی شفاعت نصیب کر
اور شافع جزا کی شفاعت نصیب کر

ایمان کی خدا یا حفاظت نصیب کر

عرضی میری قبول ہو ایشاہ دین پناہ
ح و ثنا میں عمر میری گزری یا اے

ہی نصیبان بخش اور ہدایت نصیب کر

مقبول کبریا کی شفاعت نصیب کر
اتحاد کی محبت کی شفاعت نصیب کر

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

ادنیٰ غلام ہو نہیں تیرا تو ہی بادشاہ
انہ پس تیرے رسول کی ہی میر و لکو چاہ

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

صحت ہو دل کو جان کو راحت نصیب کر
حلقہ بگوشش اور سماعت نصیب کر

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

دل کو غنی تو کر دے پے شیر کبریا
یہہ التجا قبول ہو نہ سے کی ایچھا

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

ہو بندگی میں نیری اطاعت رسول کی
دونوں جہانین دے مجھے الفت رسول کی

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

کو شر کا جام نزع میں نبھکو پلائیو
یا رب تیرے حبیب کی صورت دکھائیو

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

نظر و بین کر حقیر نہ بیان حال ہوتاہ
روز جزا میں مجھ کو محمد کی پویناہ

یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

آنکھوں کو نور بخش بصارت نصیب کر
شیرینی کلام کی لذت نصیب کر

باغ عدن کی بو سے لطافت نصیب کر

لاچار ہوں غریب ہوں از بہر مصطفیٰ
شاہوں کے در پہ جائے نہ سرگز ترا گدا

افلاس دور کر دے سخاوت نصیب کر

نیری ولادے اور محبت رسول کی
قرآن کا شوق دل کو ہو قربت رسول کی

بہر نبی خدا یا باثبات نصیب کر

شیطان کے فریب سے یا رب بچائیو
اور کلمہ رسول زبان پر تو لائیو

دینا سے کوچ ہوتے ہی جنت نصیب کر

شرمندہ سب کے سامنے مجھ کو نہ کراؤ
بارائے بخش غضنفر کے سب گناہ

روز نشو و نما میں حمایت نصیب کر

محسن مولف

میرا منہ کیا ہی جو وصف سید والا کروں
حق شاہان جسکا ہی میں مع اوکی کیا کروں

وہ کہاں یا را زبان کو ہی جو میں گویا کروں
لیکن اتنا اولاد کا ہی سو پورا کروں

ہو مدد یا شاد دین تو نعت کچھ نہ کروں

ان سمجھ خامہ دکھلا اپنی جو لائی ذرا
ای غروس فکایب اپنی نقاب رخ اٹھا

ان ذرا تیغ زبان تو بھی تو اب جو ہر دکھا
طبع کلچین بوسل گلزار مضمون کی سوکھا

نار قم و صف اوس گل باغ رسالت کا کروں

ہی تمھاری شان جو ہی شان اللہ العظمیٰ

ہو اگر ظاہر میں احمد پر ہو باطن میں احد

ذات بھی اسی کہ جس سے ہے عیان ذات ابد	اگہوں شہ نیکو شمیم تر کو نہ میں بچید و کد
عین کو نظری عرب سے کر کے رب بولا کروں	
سیب جنت کو شاراوے کے ذوق پر کیجئے	غنچہ فردوس کو صدقے دہن پر کیجئے
اک نظر گراؤن کی زلف پر یکن پر کیجئے	پھر خطا ہی گزنگہ مشک حق پر کیجئے
ورد اس سے خوب سی واللیل کار کھاروں	
کبتک اس ہجرین یا سید خیر البشر	شمع سان جلتا رہو نہیں شام سے تاسر
کیجئے الطاف سے اب ہر بانی کی نظر	مجھے کو دکھلا دیجئے نور رخ رشک فر
محو ہو کر تا قیامت پھر نہ آنکھیں واکروں	
ذکر اور تسبیح ہی مجھ کو تمھارے نام کی	ہی عبادت اور صلوٰۃ و صوم میرا سب ہی
التجا ہی نزع میں جب ہو و فور تشنگی	اسم اعظم سے تمھارے تر زبان ہو یا نبی
جانب ملک عدم جب عزم جانے کا کریں	
اب ہی عرض و قافی یا نفع المذہب	سر زمین ہند سے بلوائے اپنے قرب
ہوں غم دوری سے شاہان میں بتیغ و گین	اب غیبت کی نظر مجھ پر بھی ہو جاوے کہیں
کوچ کا سامان جو سونے شرب و بطحی کروں	
مسدس جمیل در زبان فارسی	
شاہ دو کون خاصہ در گاہ ایزدی	بر نام او دست سکہ اقبال سرمدی
او مقتدائے خلق جہانست مقتدی	از حق بجان او ست درود موبدی
ای بلبلان گوشہ گلزار احمدی	صلوا علی محمد و آل محمدی
یکبار گرد و د بخوانی بر آن جناب	وہ بار حق برای تو خواند زہے ثواب
شعبے بہ از درود نہ باشد هیچ باب	ذکر خدا و ذکر نبی ہر دو ہمراہ
ای بلبلان گوشہ گلزار احمدی	صلوا علی محمد و آل محمدی
خواند علی اللہ و ام خداوند کردگار	بروی درود و بچید و صلوٰۃ بشار
خوانند ہم ملائکہ با عزت و وقار	در مصحف مجید چنین گفت آشکار

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

باشد نشان مغفرت ندین درود
هم بر سر دعا و اجابت قرین درود

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

آن سید رسل که بود عرش متکا شش
و البیل وصف موصفت وجه و الفیاشش

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

مخلوق دو جهان پی ذات کریم او
کونین بهره برده خوان نعیم او

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

روزی جزا که بشکند این کاخ آسمان
از تاب آفتاب بسوزند انس و جان

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

سالار انبیا و رسل شاه انس و جان
در روز حشر ملجا و ما و الی امتان

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

در راه او بر بخت پروبال جبرئیل
سمیل طیرزد همه را قاور علیل

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

روشن د و عالم است ز مهر جمال او
سیراب باغ دین ز سحاب کمال او

ای بلبان گوشه گلزار احمدی

بهر زیارت تو جمیل است امید وار

صلوا علی محمد و آل محمدی

کابین عقد حور بهشت برین درود
باشد چو در کمال شرف یحیی درود

صلوا علی محمد و آل محمدی

خواند بر و همیشه در و خدا شناس
کحل البصارت تک و رسل خاکپاش

صلوا علی محمد و آل محمدی

عالم تمام مبدیه لطف عظیم او
قرآن شده مفسر خلق عظیم او

صلوا علی محمد و آل محمدی

دیگر شود زمین و درگون شود زمان
نبود بجز شفاعت او سایه امان

صلوا علی محمد و آل محمدی

از ملک سیر مملکتش تا به لامکان
خوشنود از شفاعت او حبله عاصیان

صلوا علی محمد و آل محمدی

از جاه او گزینت ز اصحاب فیل فیل
بشنود درد و ناله خانه خنیل

صلوا علی محمد و آل محمدی

بستان دهر تاز ز باغ نوال او
ز ایل ظلام کفر ز نور حلال او

صلوا علی محمد و آل محمدی

امیدش ای رسول خدا زود تر برآر

برآل و برصحاہ تود بہد مژشار
ای بلبلان گوشہ گلزار احمدی

باد از خدا رود و شتالے بشمار
صلوا علی محمد و آل محمدی

مولف

روشن ہی بہ عالم بین کہ تم ماہ مبین ہو
سرتاج دو عالم کے ہوشا ہنشمہ دین ہو

اور مخزن اسرار نبوت کے امین ہو
اقلیم رسالت کے تمجید تحت نشین ہو

لاریب بہار چمن جلد برین ہو

تم نے ہی کیا مرہ کو ایک انگلی سے دو پار
تمسانہ کوئی دوسرا ہی حق کا پیارا

روشن ہی زمانے پہ یہاں بجائے تمھارا
حیر نظر مہر کا ہو جائے اشارا

خورشید قیامت سے مرسان وہ کہیں ہو

تو وہ ہی شہنشاہ کہ شان فلک فر
وہ بارگہ پاک تیری سب سے ہی برتر

مانند گدا خاک نشین ہیں تیرے درپر
کیا بار و لان پائین سلیمان بسکندر

جس در کا نگہبان کہ جبریل امین ہو

شانی ہی نہیں گلشن کوئین میں اس کا
ہی ساری وہ تشبیہ و تلامذہ سے مبرا

پھر سر و وضو برستے نہایت سے اسے کیا
کیونکر کہیں ہم اس کو بھلا سدرہ و طوبی

جس کے قد و لچب کا سایہ ہی نہیں ہو

کیا یہ صفت ابروئے خدا برسمیہ
وہ بینی کہ جس سے الف اللہ کا اظہر

ہی گنگ زبان صورت شمیرد و پیکر
وہ رخ کہ اگر دیکھے تو شمع مہ نور

سو جان سے بر واند جائے باز وہیں ہو

میں ہوں مرض معصیت و جرم سے بیمار
ناچار ہوں محتاج ہوں بے مونس و غماز

اور تیری سیحائی کا ہر دم ہوں طلبگار
بخشش کی دوا جلد عطا کر شہ ابرار

پھر کون معالج ہو میرا توجہ نہیں ہو

اب عرض و فایہی ہی ایخالق خلقت
اس شعر کے مضمون نے مجھے ہوتی ہی پشت

دے آل و صحابہ کی زیادہ مجھے الفت
جس دل میں نہو آل و صحابہ کی محبت

دیدار خداوند جهان اسکو نہیں ہوا

مدرس جناب محمد منظور صاحب شتخلص منظور ساکن سورت

وصف کس نفع تجلی کار مگر تاہوں
چشمہ ہرمن ترا پناہم کرتاہوں

ہا تھہ من خامہ شاخ بخرطوری آج

خطر بجان مین جو کی مدح ہمیر بخرطوری
پاشی ہی خلعت ہستی میری رنگین تقریر

یقینے اوراق مین برگ بخرطولی مین

مرجع شاہ و گدا کون ہی احمد کے سوا
شافع روز جزا کون ہی احمد کے سوا

گو ہر درج عطا سید براری وہ

سایر کون و مکان کون ہی احمد کے سوا
جان ہر آدم و جان کون ہی احمد کے سوا

غیرت حور و ملک شک جینان جہان

نور سے اپنے او سے حق نے کیا تھا پیدا
نامین او کی ہی اللہ نے نولاک کیا

شاخ زرگس بھی جو ہر درج پر خم اسکی

معنی سورہ نور اسکی جبین نور
دیکھہ او سے چرخ سے خورشید ٹپکتا تھا سر

دیکھہ سے اہل فلک کہتے تھے سبحان اللہ

اوس مین کاہن کروں وصف مین کیا ہی میرا
اور زبان چشمہ خورشید کی ماہی تھی گویا

ورق سورہ والشمس تھا سینہ اسکا

سورہ نور جوان ہا تھو نہ دم کرتا ہوں
شب عصیان کی سیاسی کو مین کم کرتا ہوں

مطلع صبح میرا مطلع پر نور ہی آج

نغمہ بیل فردوس ہی خامہ کی صریر
واہ کیا خوب ہی گلزار سخن کی تصویر

شاخ ہر سطر ہی نقطے بخرطولی مین

سرور ہر دوسرا کون ہی احمد کے سوا
بفتح جود و سخا کون ہی احمد کے سوا

نیر برج و فامطلع انور ہی دو

پیشوائے دو جہان کون ہی احمد کے سوا
سر و بستان جنان کون ہی احمد کے سوا

رنج تھا دو گیسو و نہیں شمع بستان جہان

اوسکا مداح ہی قرآن مین خود آپ خدا
اوسکا رخ دیکھتے کہتے تھے ملک صسل علی

گل زرگس سے ہر اک چشم بھی کم اسکی

داغ سیہ یکا عیان نور علی نور اسپر
کیون وہ پیشانی کو پھر مین نہ کہو رشک فر

حور و غلمان و ملک کہتے تھے سبحان اللہ

موج آب در دندان لب نازک تھے بجا
سب یہ روشن ہی کہ مشکوٰۃ سخن ہی اسکا

قول خالق سے منقش تھا نگینہ اسکا

اویسے اٹھون کی کفایت ہی یاد شد صفات	جو ملتا تھا وہ لاف آتے تھے جس شخص کے مات
یدر بیضا ہو چل جہنم سے اٹھون کی کیا بات	ہو نہیں اون اٹھون کے اوصاف میں عاجز و بیہات
پانوں بھی اُسکے اگر خواہیں ہیں دیکھنے پاؤں	جامہ کعبہ کے مانند انھیں آنکھوں لگاؤں
عرض ہی اس سے کہ ای دین کے سلطان مدد	ہو نہیں بیمار الم صاحب در مان مدد سے
طول دار دشب غم مہر درخشان مدد سے	بجئے حجر ہو نہیں ای شافع عصیان مدد سے
سب کی نظر دئے گرا جائے ہی منظور	ہو تیری عین عطا سے غم دل و رمبر

مخمس شتاق

الہی بھیج نبی پر ہمارے اب صلوة	فرشتے بھیجتے ہیں جن پر روز و شب صلوة
تمام حورین و غلمان با ادب صلوة	ہمیشہ شاد ہو پڑھتے ہیں سب کے سب صلوة

بروج پاک شہر ہندی و عرب صلوة صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے خاص پیغمبر امام نبیوں کے	رسول آدم و جنات اور پر نون کے
وہ بادشاہ ہیں حور و نک اور فرشتوں کے	طیب مرض دلون کے ہیں اور جہنوں کے

بروج پاک شہر ہندی و عرب صلوة

وہی ہیں باعث ایجاد آدم و عالم	اگے ہیں بیعت اصحاب در غدیر خم
فلک سے آتی تھی فوج ملک جو ہو کے ہم	خدا نے اپنے کیا ہی نبوت اپنی ختم

بروج پاک شہر ہندی و عرب صلوة

قمر کو شوق کیا جس نے کہ اک اشارت سے	ہا یا سنگ سے چشمہ ہی اک اشارت سے
گئے ہیں عرش معشٰی یہ حق کی قربت سے	جو پائے رتبہ معراج حق کی خلعت سے

بروج پاک شہر ہندی و عرب صلوة

خدا یا عرض یہہ شتاق کی ہی صبح و سہا	لطیف اپنے نبی کے مراد میں سب ہر لا
پڑھے یہہ شعر جو میرے نے ہوا کا بھلا	میرے تو علم کو او عقل کو ہمیشہ بڑھا

بروج پاک شہر ہندی و عرب صلوة

شوق ہی دل کو کہ میر تیرب و بطحی کروں	مخمس شتاق	ایک نظر مرگا نکو اپنی ہن کا پیر اکروں
--------------------------------------	-----------	---------------------------------------

چشم گریان کو طرف و منہ کے جون پالا کروں	اے سینہ سے اٹھا کر آسمان پیم کروں
سیدہ بیگم	یار رسول اللہ کی فریاد کو بالاکروں
لطف سے جھکوتھاری راہ میں دو جائے چشم	گرچہ خاک آلودہ جسمیت ہو اسی ماٹے چشم
نحت دل حاضر ہی اما در میان دریائے چشم	موج زن ہو ساعل مقصود پر آوازے چشم
	چشم و دل کو لیکے قطع وادی و دریا کروں
کونسی گلیوں میں کرتے تھے خرامان سر و ناز	کوئی بستر اوپر کرتے تھے قامت کو دراز
کونے حجر و ناز اوپر چشم جیا کرتے تھے باز	کونسی راہوں پہ تہ چلتے تھے عین بندہ نواز
	حق لے آوے تو زیارت آ کے ہر سر جا کروں
کاشکے روشن کرے چشم بھارت کحل خواب	ایک دم دیکھوں تمھارا حسن انور انتخاب
دور تو رخ سے کرو بردیمانی کا نقاب	یا مدینے میں مقدر ہووے میرا خور و خوب
	سر کے پائوں سے جلوں یا اپنی آنکھیں پا کروں
یا دلائوں اپنے دلمیں جب تمھارے نام کو	چاک کر ڈالوں بدن سے جامہ احرام کو
ایک دم پاؤں تمھارے وصل کے آرام کو	بھول جاؤں سو برس کے ہجر کے ایام کو
	بیسرو سامان پڑا ہوں سند میں اب کیا کروں
گرچہ غفلت میں پڑا ہوں طاقت و ہمت طاق	دکے کاٹا نہیں جلتا ہی چراغ اشتیاق
عمر گزری کہتے کہتے یا محمد الفراق	ہم سے کرنا مہربانی حق سے کرنا اتفاق
	مجھ کو قدرت نین کہ حکمت سے سبب پیدا کروں
مشرق و مغرب کی دور بین پڑا ہوں دور دور	کیونکہ حاصل ہووے میرا سر پر طلحہ نور
دل ہی اپنا خاک کر ڈالوں وہاں بین القو	ساکنانِ شرب و بطحی میں ہو حشر و نشور
	اونکے پیچھے پیچھے قصد جنت الماویٰ کروں
آستانے تمھارے استقدر ہی احتیاج	ہو و یگا جسم شفاعت کا تمھارا سر پہ تاج
اہل شرب میں اٹھوں یا کیوں نہیں ہو رواج	ہند کی امت میں اٹھنا ہی نہیں تو لا علاج
	کے آگے جا کے اس احوال کا شکوہ کروں

بھولجاؤں اس سفر کے شوق میں حب الوطن
دور سے روضہ کو دیکھوں پھاڑ ڈالوں پیر

خاک کر ڈالوں مدینے کی زمین پر اپنا تن
سر برسنہ یا برسنہ دوڑ کر ماروں زغن

عشق کی مستی میں دل کو شیشہ صیبا کروں

جو مکان ہوتا پسینے سے معطر دیکھنا
مغرب جان و دل کو اس سے تازہ و تر دیکھنا

خاک آون گلیوں کی خوشبو مشک و عنبر دیکھنا
عالم بالا کو قربان روضہ اوپر دیکھنا

بلکہ ہر نقش قدیم کو دمدم دیکھا کروں

بدر میں غالب ہوا دشمن کا شکر کہیہ خواہ
دی نظر کرنے کو نخلستان خم ہو جاگراہ

فاطمہ بولین کہ دیکھوں میرے بابا کو الہ
اپنے گھر سے بدر میں زہرانے کی سیر گاہ

وہ کچھ ری کے درختوں پر نظر بیتا کروں

جوستون مسجد میں در و در سے نالان ہوا
بانہی اوپر تمھارے لطف سے احسان ہوا

شک سے بھر کے طفلوں کی خطا گریاں ہوا
وغظ کی خطبے کی حالت یح پشیمان ہوا

وہ ستون کو یاد کر فریاد اور نالان کروں

یہ بیان لکھا ہونین اس وقت روتا ہی قلم
اشک کے ڈرتا رستہ میں پر و تا ہی قلم

نشرِ غم سے گریبان چاک ہوتا ہی قلم
اور یہ خون تاب سے کاغذ کو دھوتا ہی قلم

نظم اپنے حال کا کس طرح سے اٹا کروں

ذہن قاصر ہی تھا پرداز ہوتا نین سخن
اس مجازی راگ سے دماز ہوتا نین سخن

بسل غم ہوں بلند آواز ہوتا نین سخن
معنی بار یک سے سراز ہوتا نین سخن

کونسی تقریر میں اس وصف کو انشا کروں

جب تمھارا نام تبیح زبان ہی یا بنی
یونہی مجھ کو شاہد احوال جان ہی یا بنی

یا تمھاری نعت بے نیر بیان ہی یا بنی
پھر ہی مصرع ناظم کا یہاں ہی یا بنی

شوق ہی دل کو کہ پیر شرب و لطیفی کروں

مسدس چھو

کیونکہ اس شاہ پہ اب بھیجے بید صلوٰۃ

یہی تھا جس پہ خود خالق امجد صلوٰۃ

بھجواؤ سس عالم بیتا یہ غرض صد صلوة	ماہ شوق کردہ بہ آن پیر احمد صلوة
برد و کیسوںے فرح بخش محمد صلوة	بگل عارض جان پر و احمد صلوة
فیض ہے جسکے لبوںکے مستم ہو غلط م	کیون نہ قربان مسیحالی ہو جان اسپہ مدام
اوس لب لعل روان بخش بر صلوة و سلام	سبجا گرچہ وہ لب لعل یہ بھی کھین نام
برد و کیسوںے فرح بخش محمد صلوة	بگل عارض جان پر و احمد صلوة
شب نازک میں چہرہ نمودا گلے لچے سون	سمجھ لی طرح گرچہ وہ نیسے غنچہ دہن
بھولی بھولی سی وہ صورت ہی رسالت کا چین	جان پاکان ہو فدا جسپہ لطیف ایس تن
برد و کیسوںے فرح بخش محمد صلوة	بگل عارض جان پر و احمد صلوة
لامکان سے بھی پر سے تیرا مکان ہی و تہ	مرحبا شان تیری وصل علی تیری چاہ
خاک سے نازہ فاک گل میں نبوت کے گواہ	ایک داعی ہی غلام آپ کی سرکار کا ماہ
برد و کیسوںے فرح بخش محمد صلوة	بگل عارض جان پر و احمد صلوة
شجر زیست تیرا رموے جہانک شریان	آوے سمجھو چین عمر میں جہنک نہ خزان
توپڑھا کھینچو جہنک کہ تیری ترس زبان	زندگی کا تیرے جہنک کہ ہے گل خندان
برد و کیسوںے فرح بخش محمد صلوة	بگل عارض جان پر و احمد صلوة

مولف

لکھنا ہی وصف رونے شہ انبیاء مجھے	جلدی سے لاکے سے ورق گل صبا مجھے
ہو کیوں نہ فخر اہل سخن پر سوا مجھے	ذرہ تھا رتبہ حق نے دیا مہر کا مجھے
مداح شاہ دین کا خدا نے کیا مجھے	
ذریعے مدح شمس نبوت کی ہو کہین	وہ میرا منہ کہاں جو کروں لغت شاہ دین
امداداؤنے باؤن تو پھر ہی مجھے یقین	وہ ہیں مہین خلق میں ناچیز ہوں کہین
ملجا بن بکھر نعت سے درشتا مجھے	
ہی کون سا وہ گل کہ تیری جہین بوہین	سر سبز تیرے ابر کرم سے ہی باغ دین
دنیا کے طوق غم میں ہونہیں قمری حزن	تو سر وہی ریاض نبوت کا بالیقین

ایں کرم سے لطف سے کرتے رہتے

یہاں زع کا ہی خوف نہ سگرات کا الم
نہ قبر کے جواب و سوالات کا الم
دوزخ نہ حشر کے ہی سے بات کا الم

جب تھکے سا بنو اسی نو بھر دیں ایسا مجھے

جل جل کے پانوں یک پہاٹ کہا رن
انچ نہ وان ملک تھے میرے بخت و ایلون
کچھ کرم کہ وضہ انور پہ آ رہون
نفس قدم پہ آ کے آنکھیں میری ملون

یہہ عین آرزو ہی رسول خدا مجھے

ماتے جوب لب پہ ہیں تو میرے دلین ہی لقب
مدی روان ہی اسکوئی آنکھوں سے روز لب
عاسی جون بصر اطہر ہو گا لب لب
رکھنا عطاء مہر کی اُسد مسند عرب

ہی روز حشر تم سے یہ چشم و ف مجھے

محس یاو علی صاحب

ای فلم دلین ہی تھکو غیرت لونی کروں
شورش عظم سے تیرے رتبہ کو میں بالاکرون
صفحہ کا غدا کو ان رشک بد بیہنا کروں
المور سے زیادہ تجلی میں تھے اعلیٰ کروں

یعنی اب لغت محی صفحہ انشا کروں

ملی علیہ السلام

کلین ہستی میں جب پیدا ہوا وہ سرودن
فرمان مل علی کہنے لکین با ص یقین
ای شیعہ المذنبین وی رحمۃ للعالمین
ہو نہال امید کا بیشک میرا اثرہ گزین

داغ الفت سے جو دل مثل کل لالہ کروں

تھا تیری سرکا۔ عالی جاہ کا یوسف غلام
اور رہے عیسیٰ و موسیٰ مدح خوان دایم مدام
داد خواہ میں سب سل او آپ میں بے امام
ہی ثنا لکھی کلام رب میں تیری لا کلام

مجھے کو کہا یا۔ ابو تیری لغت میں اظہار کروں

تم نے انگشت شہادت سے کیا شوق الفتر
آئے شامی ہزاروں اکھڑی ایمان پر
حشر کے دن ٹوٹ کر اختر کرینگے سربر
آفتاب اگر سوانیر یہ ہو گا جلوہ گر

وسکی گرمی کو گوارا میں نہ وان صلا کروں

دیر عالم میں ہوا جو وقت ظاہر وہ صہم
کفر کی دیوار سنگین آئینے کی منہدم
گر پڑے کعبہ میں اُسدِ ملات اور غری بہم
قلعہ اسلام کا پایا بنایا ایک قلم

صلی اللہ علیہ وسلم

حال اعجازِ رسول اللہ کی انشا کروں

یا محمد مصطفیٰ ہوں تنگ ہندوستان سے
شہرِ یانکے مجھ کو آتے ہیں نظر ویرانے
ہی محبت دلاؤ میرے ملک غربت سے
دل نہ آبادی سے خوش ہی اور خوش میں

دود و تو قصہ سوئے شرب و بطحی کروں

ہی تمھاری ذات سب بیوئے برتر یا بنی
یہم دعا یا و علی کرتا ہی اکثر یا بنی
شر کے دن ہو تھیں ساقی کو شریابی
ہو میرا دل نور وحدت سے منور یا بنی

فکر و غم دنیا کا میں دلمین نہ کچھ لایا کروں

محسوس

تم بہارِ لالہ زار باغِ دین ہو یا رسول
امی و سردار امت اور امین ہو یا رسول
مثل گل تم خندہ رو خندہ جبین ہو یا رسول
آپ کی سی ذات جب زیرِ زمین ہو یا رسول

کیون نہ صدقے خاک کے چرخ برین ہو یا رسول

ایک نکتہ آپ کی ہی ذات لیکن ہی کتاب
مطلع انوار حق روشن گہر گردون جناب
منسخہ نکوین کے تم ہو گے فردا تناب
ابہر عالی قدر اور برج شرف کے آفتاب

آخر برج سعادت اور امین ہو یا رسول

واہ واصل علی صدقے تمھاری شان کے
بیل وستان سرا ہو گلبن عرفا کے
شاہ گل لاریب ہو تم گلشنِ امکا کے
جاہ و اجلال نبوت کے غرض دیوانے کے

بے شک و بے شبہ تم مسند نشین ہو یا رسول

نہا یہ ایک اعجازِ حضرت سے کہ ہو جیسا گلزار
جھولیاں بھر بھر کے بیجا فیے آخر بار بار
ہو و دان موج صبا خوشبو سے چون زلفِ حمار
بار بوئے منک سے دوش صبا ہو دے فگار

وہ گلی وا اللہ پھر صحرائے جبین ہو یا رسول

فصح اہل عرب اور ابلغ اہل عجم
باعثِ خالقِ خلاق صاحبِ خلق و کرم

ناسخ اودان پیشین مالک تیغ و علم

مفخر اولاد آدم منبع جود و رحم

میشوائے انبیا و مرسلین ہو یا رسول

رتبہ عالی کو حضرت کے یہہ دیکھا جاہن کر
لشکی باندھین رہین اس رہہ من گروہ خمدھر

عرش کے دیکھین ملا یک اپنی پٹری تھام کر
کلب اڑے ہوئے پر وازا و کا غفائے نظر

انورہ عالی جانے حق کے نازین ہو یا رسول

دم ہوا ہونے لگا سمجھو کا جب مثل صبا
ایشہ ہر دو سرا بولے نہ وہ کچھہ و سرا

غنیہ سان جب تنگ آوے زندگانی کا ہوا
انکھری اس وقت اس ساعت تھاک نامہ کا

ورد اس عاصی کو وقت و اسین ہو یا رسول

مسیس مولف بر خزل مس الدین تبریزی علیہ الرحمہ

شاہ گل ہی گلشن طہ کا یثا توئی
عرش پر جا کر خدا سے بات کر آیا توئی
بار رسول اللہ حبیب خالق کیا توئی

اور سلطان ہی ریاست گاہ یس کا توئی
حق سے تاج رحمۃ للعالمین پایا توئی
بر زبد و الجلال پاک بے ہمتا توئی

احمد بیہیم ہی ہنسے سوا پھر کسی ذات
روز خسرو امت عاصی کی مجھے ہی بات
نازین حضرت حق صدر بدر کائنات

نور سے تیرے بنائی حق نے یہہ ذریات
ہی بجا تجھ کو کہین گرایشہ عالی صفات
نور چشم اینیا چشم و چراغ مانوئی

تو ہی ختم المرسلین برج شرف کا آفتاب
بانع سبحان الذی اسری کا گل ہی انتخاب
در شب معراج بودی جبریل اندر رکاب

آسمان لم یزل کا بالیقین ہی ماہتاب
نیرے ہی ہمراہ اسی بدر الدجی گردون جنا
یا نہادہ بر سر سرگنبد خضرانوئی

تجھ کو خالق نے کیا ہی سار عالم میں پسند
جز تیرے کوئی نہیں حاجت روانے مستمند
ایا رسول اللہ نورا اوقات عاجز اند

رتبہ اعلیٰ ہی تیرا سب کے رتبوں نے بلند
تجھے کچھ نہان نہیں ہی اپنا حال درد مند
عاجزا نزار رہنا و میشوائے نا توئی

کیا وفائے شنائیری ہمارے خوش سیر
ہو درود اس فوات با برکات پر شام و صبح

ہو کیا عقائے کلب اسکا بیان بال و پر
جسکے ہیں سارے ملا یک مدح گوا فلاح پر

شمس تبریزی چہ دانداغت پخیز ز بر

مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ تو علی

مختصر ہمت

تم حبیب کبریا ہو یا محمد مصطفیٰ

تم شریف انبیا ہو یا محمد مصطفیٰ

شافع روز جزا ہو یا محمد مصطفیٰ

تم شیر ہر دوسرا ہو یا محمد مصطفیٰ

لب خدا سے تم جدا ہو یا محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے در کا سدا جبریل امین دربان ہی

تم کو خالق سے عنایت شاہ دین قرآن ہی

حسن یوسف دیکھہ خوبی آپ کی حیران ہی

آئینہ وحدت کا سینہ جو کہ بر سر زبان ہی

مالک عرش خدا ہو یا محمد مصطفیٰ

ایشہ ہر دوسرا کب وصف ہو مجھے رقم

رحمتہ للعالمین ہو تم تہن شاہ اہم

صاحب لولاک ہو تم اور ہو بکر کرم

صدق دل سے رات دن کہتا ہوں نین یہی مہم

انبیاء کے رہنما ہو یا محمد مصطفیٰ

نام احمد کا قلم نے لوح پر جہم لکھا

قدرت اللہ سے میم اس طرح گویا ہوا

ای فلم احمد اچھی شک نہیں اس میں ذرا

چشم آخول کے لئے رکھا ہی یہی پردہ بنا

تم یہی عالی مرتبہ ہو یا محمد مصطفیٰ

ایک اشارہ میں کیا انگشت سے شق القمر

گبر و ترسا ہو گئے اس مجرہ سے باخبر

سیکروں ہینگے فضائل ایک سے اک خوبتر

روسیہ خامہ ہمارا گر لکھے گا عمر بھر

وصف کب اس سے ادا ہو یا محمد مصطفیٰ

تم شب معراج پہنچے ارض سے تا آسمان

ہو گئے سرسبز اکدم آسمان کے گلستان

دیکھ کر یہی سرو قد کو سرو نے کھولی زبان

کہتی ہیں صل علیٰ جنت کی ساری قربان

تم عجب ابر عطا ہو یا محمد مصطفیٰ

آفتاب حشر ہو گا ایک نیزے پر عیان

شدت گرمی سے سب حیران ہونگے عاصیان

مارے خشکی کے دہن سے باہر آدگی زبان

اوس مصیبت سے بچاؤ گے یقین ہی کو وہاں

سچ کہ تم مشکل کشا ہو یا محمد مصطفیٰ

امت عاصی کے بیشک آپ پیگے خیر خواہ
کوئی صورت سے نہیں ہمت کی ہوتی ہی نباہ

التجاہی یہہ جناب پاک بین شام و بچاہ
نم برائے خالق ارض و سما کیجو نگاہ

خلق کے حاجت روا ہو یا محمد مصطفیٰ

مدرس سمجھو

بلبل نے گل سے پوچھا گلشن زیر جدی ہی
صحرا و کوہ سب پر فرش زمر دی ہی

سر و سہی کو دیکھو کیا خوب خوش قری ہی
کسی یہہ ہی تجلی کس سے برآمدی ہی

بولاکہ سب میں ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی

ہر جزو کل کے اندر نور محمدی ہی

آنکھو میں روشنی ہی کس سے چمن میں جا کر
سوئے درخت نرگس دیکھا جوا نکھ اٹھا کر

انھا جون ہلال بیجا اک شخص سر جھکا کر
اتنے میں ایک غنچہ نرگس کا مسکرا کر

بولاکہ سب میں ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی

ہر جزو کل کے اندر نور محمدی ہی

اک سوختہ نے پوچھا لالہ سے جا بگلشن
تابان ہر ایک گل ہی مثل چراغ روشن

کسی ثنا کی خاطر کھولی زبان سوسن
یہہ کسا نور جلوہ دیتا ہی شکل بن بن

بولاکہ سب میں ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی

ہر جزو کل کے اندر نور محمدی ہی

محفصل میں دل جلا اک پروانے سے کہے تھا
کھڑے یہ توجہ دے تے ہوتا ہی اک ایاب

یہہ کیا ہی بچھ میں رشتہ جو جمع ہووے جسی
یہہ کسا نور سچ کہہ ہی جلوہ اس میں دیتا

بولاکہ سب میں ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی

ہر جزو کل کے اندر نور محمدی ہی

بولاکوئی سمجھ سے یہہ اپنی دور ہینگا
جوسنگ ہم نے دیکھا سو کوہ طور ہینگا

جیدھر کہہ دیکھتے ہیں ایدھر کہہ نور ہینگا
سمجھو تبا کہ اتنا کسا ظہور ہینگا

بولاکہ سب میں ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی

ہر جزو کل کے اندر نور محمدی ہی

مخمس کامل

رحمۃ للعالمین ہوسب کے سرور یا رسول
مہربان ہوامت عاصی کے اویر یا رسول

گلشن الطاف کے تم ہو گل تر یا رسول
بات یہہ روشن ہی مثل ماہ انور یا رسول

سب سے افضل اور ہو تم سب سے برتر یا رسول

والضعی والشمس ہی رخ آپکا یا شاہ دین
صاود القرآن ہیں وہ آنکھیں تمھاری سرگین

بالیقین ہی آپ کی واللیل زلف عنبرین
دیکھتے ہی جن کو ہو جاوین ہرن آہوئے حین

ہی بجاوون کو کہوں گرجام کو ثریا رسول

معجزہ ہی اک یہودی آب نریشاہ دین
نخل خرمیکا جو اس خرمیکے بنکے ہی قرین

اور بولاتم کو جب بھونین حتم المرسلین
آپ سے ہی آپ آجاوے اگر چلکر بہین

توین لاؤن صدق سے ایمان تمہارا رسول

ستے ہی یہ بات اوکی بولے شاہ دوسرا
نخل وہ فرماتے ہی حضرت کے نزدیک آگیا

ایک پُراٹ نخل سے جو سامنے استادہ تھا
اور بلند آواز سے کہنے لگا سر کو جھکا

باغ دین کبریا کے ہو صنوبر یا رسول

نخل سے سنکر گواہی وہ یہودی دیندار
سچ ہی تم سچے بنی ہواور ہو عالی وقار

صدق دلے یوں لگا حضرت نے کہنے ایکبار
دیراب کلمہ ٹرہا نہیں نہ کیجے زینبار

اب توین ایمان لا یادل سے میرا رسول

مالک جن وپری ق نے سلیمان کو کیا
حضرت موسیٰ کو بخشا تھا ید بیضا غصا

اور سیحائی کی خلعت حق نے عیسے کو دیا
تم کو خلاق جہان نے کر کے شاہ انبیا

گردیاوون سب میں اکھل اور بہتر یا رسول

نور ذات کبریا ہو حضور گمراہ کے
منکلیون کے آپ ہی کے نام سے عقد کھلے

دور کرنے والے ہو تم کفر کی ظلمات سے
سخت مشکل میں ہوں حل مشکل کرو آقا میرے

حرص دنیا نے کیا ہی مجھ کو شتر یا رسول

ایک انگلی کے اشارہ سے قمر کو شق کیا
جب یہودی کو دکھایا آپ نے یہ معجزا

ہر کو چرخ برین پر رات کو بلوایا
طلبت کفر اوکی ساری رد ہوئی کلمہ ٹرہا

ہو گیا وہ نور ایمان سے منور یا رسول

عرض ہی کامل کی اب یا شاہ دین تم سے یہی
بہر آل پاک واز بہر صحاب سرداری

غنجہ سان ہی تنگ باغ دہر سے دل کی کلی
لطف کیجے تاکہ ہو میری شگفتہ خاطر

اسلئے میں آپ کے آیا ہوں دیر پر یا رسولؐ

میں جناب مولوی؛ دی علی صاحب خالص؛ دی مقیم لکھنؤ

خلق را جانب خود نمود تماشا داری
دلبری را ہمہ اسباب مہیا داری

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شترک وصف بھی صد چند پڑھے اور وئے
پر کہا کرتے ہیں سمجھنے سمجھنے کے لئے

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پرانہیں خدمت عالی میں ہی دعوئے نیاز
تیرے اوصاف کی کیا بات بھی ہیں اعجاز

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حسن یوسف کا نشان عیسیٰ دوانین نہیں
جامعیت جو ہے بگتھ میں کسی انانین نہیں

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مفت اس دولت بیدار کو کھوئے ہیں نصیب
ایسے محو کہ سب کو کہیں سوتے ہیں نصیب

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بگتھ سے امید یہ کہتا ہوں نہیں اٹھکے رسول
یعنے ہو مہری زبانی بہر متايش مقبول

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ما قیامت رہے لوگوں کی زبا پرند کور
ساتھ نصین کے بہر بیت پڑھوں تیرے حضور

ایکے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بارک اللہ چہ خال و خط زیباداری
حشمت بدو در دل آویزا داری

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

جمع ہیں بگتھ میں جو اوصاف کسی میں ہوتے
نہیں تشبیہ حقیقت میں کسی سے ہوتے

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

گرچہ پتیرے حین اور بھی ہیں مایہ ناز
تجھے اللہ نے کیا دونوں جہانین مہمت

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

دم اعجاز مسیماہ کنعان میں نہیں
دونوں اٹھو کا اثر موسیٰ عمران میں نہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

جوف اشی ہوا اس شخص کے سوتے ہیں نصیب
خلق ہستی ہی اسے دیکھ کر سوتے ہیں نصیب

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

میں ہوں اک بندہ بیچارہ تہ کار و ذلول
کہ ملے داد سخن راحت محنت ہو وصول

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

شش جہت میں ہو یہ بد چیمہ سدس منظور
پہنچوں تیرے کہیں سعی میری ہوش کو

حسن یوسف دم عیسیٰ بدیہیاداری

میں ہوں مشتاق لقا تو ہی غریب دہا
میں سید کا زبیر سے ہاتھ تدارک اس کا

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

پاؤں رکھ کر میرے گھر میں مجھے بر پا کر جا
جان جاتی ہی ذرا کار مسیحا کر جا

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

کل کہاں اور کہاں آپ کا حسن ممکن
زیر سے آگے ہی رہتا ہوا ہر مہین

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

سرمد چشم نیری راہ کی جب گرد نہ ہو
کس طرح بھر میں شعل نفس سرد نہ ہو

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

جب تیری دید کے مشتاق ہوں سب خاص عام
یرد ظلمت کے تیرے ہاتھ سے اٹھ جاؤں تمام

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

حشر کو ہونگے تماشا ہی رخ مخلوقات
دشت ایمن کی طرح نور سے ہوگا عرصات

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

آپ ہیں دفتر ایجا کے نقش اول
حصہ صفوں کا نہیں ہی بحق عز وجل

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

آپ و رنگ آپ جو ہیں حسن کے بتانے کے لئے
روح بخش او کی ہو ہی جن وانان کے لئے

ہو نہیں رہو تیرے پاس مرض کی ہی دوا
اک نظر کیجیو ای ماہ جبین بہر حفا

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خواب میں آگے کبھی مجھ کو کبھی کر جا
شب تار یک میری نور کا کڑکا کر جا

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آب حیوان کو لبون سے تیرے لب سے ہی بہن
جس طرح سامنے خورشید کے پو شمع کہن

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آنکھ کس کی بے جویت نہ پڑے درد نہ ہو
رنگ باد رخ تانندہ بدت کیوں رد نہ ہو

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شجر و سنگ کرین تجھے سلام اور کلام
کیوں مقرر اسکے نہوں لوگ کہ ایفخرا نام

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صو کیا فیض قدم سے تیرے پاؤں سے حیات
میرے دعو کو یہ ہی بات دلیل اثبات

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نہ ف و قرب میں ہر ایک ہی سے فصل
لکھنے دو تین رقم کرتا ہوں باقی محفل

آئینہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

غازہ ہی خاک مدینہ رخ کفان کے لئے
ہی دامن نور عفو ظلمت عصیان کے لئے

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

ذکر عالی نہ ہو جس جمع غم و عشرت میں
الغرض یاد تیری چاہئے ہر حالت میں

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

شکر تو فیق خدا داد کیا کرتے ہیں
ذکر سے تیرے گھر آباد کیا کرتے ہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

فرش سے عرش برین تک میں تیرے مدح جان
مرغ و ماری و نبات اور درختے ہیں زبان

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

جوش الفت سے تر و خشک سب ای فخر نام
موج وریا کی زبان پر یہی جاری ہے کلام

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

کہوں کس منہ سے کہ میں نے تیری مدح کی ہے
قل و دل ایک سخن باکے صناعت کی ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

دگو اسی جان تیرا ذکر بہت بھاتا ہے
کان کہا لطف ہر اک عضو نیا پاتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

نخچے اللہ نے بنائے ہیں کائنات سبھی
نوح کا شکر بلا خلعت ابراہیم بھی

حسن یوسف دم عیسیٰ بد بھیا داری

صبر یوب تو ارم کا تجمل پایا

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

لوگ حسرت میں رہیں گرچہ رہیں جنت میں
بھین تیسرے کبھی گاہ کہیں مدحت میں

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دعوت مجلس میلاد کیا کرتے ہیں
یون حمیدہ صفین یاد کیا کرتے ہیں

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حاصل عام اہل جہان جلا و ملا یک انسان
سب کے سب متفق اللفظ یہ کرتے ہیں بیان

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ترزبانی سے تیری مدح کار کھتے ہیں کام
سب ساحل نہیں خاموش یہہی ذکر مدام

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صرف اپنے لئے تحصیل سعادت کی ہے
فقط اس بیت کی تصنیف میں جرأت کی ہے

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا زبان پر دم تقریر مزہ آتا ہے
ور وایتا یہی دن رات چلا جاتا ہے

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صفوت آدم کی ملی معرفت شیت ملی
صوت داؤد فصاحت عین زبان صالح کی

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل اسحاق رضا عصمت حضرت یحییٰ

حکمت لوط عبادت ہوئی یونس کی عطا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

بیگان رویت و محبوبی حق ایشہ دین
خاص ہین تیرے لئے کوئی شریک انہیں نہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

خاص محبوب خداوند تعالیٰ تو ہی
بدن مردہ ہین جان بخشے والا تو ہی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

میری مرقہ دین جو ظاہر تیرا نقشا ہوگا
جاگ کر خواب عدم سے یہی دیکھا ہوگا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

آرزو ہی کہ کبھی بخت کو یاد دیکھوں
جان پا جاؤں میں جب روضہ انور دیکھوں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

عرض ادا دی ہی کہ دنیا میں دکھا شکل اکبار
نور بھلا بیو جو وقت ہو مل پر سے گذار

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری

مولف

احمد بے میم ہو تم سب کے سرور یا رسول
تاجداران جہان کے آپ ہین سر یا رسول

تم شفیع المذنبین ہو سب کے رہبر یا رسول

حضرت صدیق اول ہین تمھارے یا رخسار
خیر ائمہ شان میں فرمایا ان کی کردگار

آسمان احدیت کے مہر انور یا رسول
بالیقین بحر رسالت کے ہو گوہر یا رسول

بعد ہین فاروق و ذی النورین و حیدر عالم

گلشن دین نے انھیں سے تازہ پانی نہی

مثل یعقوب بشارت ملی اور اسکے سوا

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اصطفا اور قضا جو صفتیں محض کولین
پر تھے اور دیکھے و صفونہیں ہی شرکت یقین

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کشور حسن میں شاہنشہ والا تو ہی
نور بیدان ہی اندھیریکا اجالا تو ہی

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

روح کو از سر نو عشق زلیخا ہو گا
کہ اندھیریکے عوض نور سراپا ہو گا

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حسن بے پردہ مدینے میں پہنچ کر دیکھوں
نور چھٹکا ہوا شباک سے باسرد دیکھوں

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیکے قم حشر میں کر خواب لحد سے بیدار
بگتھ سے کیا دور سی ای مطلع نور الانوار

ایکچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تم ہو بیشک ماہ کامل وہ بین اختر یار رسول

آفتاب دین حق، نیامین جب روشن ہوا
کفر کی ظلمت ہوئی باطل اجالا ہو گیا
بجھ گیا آتشکدہ اور محل کسری گڑھا
بن گیا دشت سماوی گلشن شاداب سا

تم رسالت کے حنین کے ہو گیل تر یار رسول

جب دعا کی حق سے تم نے یار رسول کردگار
سیر آئے سے ہوئے سیر آدمی ستر ہزار
نہر انگشت مبارک سے جو نکلی ایک بار
ہو گئے سیراب حیوان اور انسان بیشمار

مبخر ہے یہ آپ کے ظاہر ہن سب پر یار رسول

دین حق سے تم نے سارا کفر باطل کر دیا
کعبۃ اللہ سے تونکو اپنے خار ج کیا
جز تمہارے کسے سر پہ برکات سایہ ہوا
نمے ہی مہر سپہر دین نے پائی ہی ضیا

کر دیا ذر و ذکو تم نے مہر انور یار رسول

مبخر ہے تم نے لاکھوں مرد و کمون زد کیا
اور ہزاروں کور مادر زاد کو بیٹا کیا
شکر کفار پشت خاک سے اندھا کیا
اور گروہ گنج تم نے بے دوا اچھا کیا

ہی مسیحا لی جہان کی ختم تم پر یار رسول

آرزو دہین یہی ہی یا شہ خیر الامم
سرمہ اپنے دیدہ جان کا کروں خاک قدم
خواہش اکیر یہی لی دولت دنیا کا غم
ہر گھڑی ہر وقت ہر ساعت تمہارے دم

منزل پروانہ فدا ہوں شمع رخ پر یار رسول

بٹھکے کیا ہوگی وفا مدح رسول ذوالکرام
ذریعے ہوتا نہیں خورشید کا وصف اختتام
لوح دل پر نقش رکھ او کی محبت کا دم
مشکلین آسان ہو جاؤ یگین تیری لا کلام

ہر گھڑی ورد زبان ایتا کیا کر یار رسول

صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس شہید بر غزل امیر سر و دلو می

ای بتلا می عشق تو جن و بشر عور و پری
روشن ز عکس حسن تو آئینہ پنہیری
نور رخت را مشتری ہم زہر و ہم مشتری
ای چہرہ زیبای تو رشک تہان آذری

ہر خند و صفت می کنم در حسن زان بالا تری

نی حور دار دنی پری با تو مجال ہمہری
تو مخیر مہر خاوری تو رشک ماہ انوری

از دلبران ہم دلبری ختم است بر تو دلبری
تو از پری چاک تری دزر برگ گل مارگری

دزر ہر جہ گویم بہتری خفا عجائب دلبری

آن بیل شوریدہ ام کہ بوی گل رنجیدہ ام
ہر غنچہ را بوئیدہ ام از ہر مین گل چیدہ ام

ہر چار سونا لیدہ ام در جستجو کوئیدہ ام
آفاقا گر دیدہ ام ہر تیان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ای نوریزدان سرسبز از طلعت تو جلوہ گر
مثل بکف گردد اگر خورشید تابان در بد

ای خلعت وحدت بہ ہر تاج حقیقت زیب
ہرگز نیاید در نظر نقشے ز رویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

حق گویدت کای عین حق جان بود و جانان
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی

از نور من پیدا شدی در ذات من پنهان شدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگر تو دیگری

خوش بقیقش پائی تو گردون چمن پیرائے تو
ای عرش اعظم جای تو ای عاشقت مولائی تو

در سر سر سودائی تو در سر دلی غوغائی تو
عالم ہمہ بجائے تو خلق و جهان شبہ ای تو

این ز گس رغنائی تو برداشت رسم کافر سی

در بار گاہ مصطفیٰ میکرد لطف این ندا
سزا بیا محو لقا ہر چو شہید بے نوا

کای شافع روز جزاوی خواجہ ہر دوسرا
خسرو غربیت و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوائے غریبان نہگری

محمّد مع لف بر غزل قمر علی صاحب سراج ساکن حیدر آباد دکن

سب مومنو کے تم ہوا ایمان یا محمد
دونوں جہان کے تم ہو سلطان یا محمد

افضل تمھاری سب سے ہی شان یا محمد
نبدہ ہوں آپ کا مین ہر آن یا محمد

ہوں نام پر تمھارے قربان یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں آ کے پہننے کچھ بھی کیا نہ حاصل

ناحق ہی عمر کھوئی ہو کر گنہ کے مایل

بہر عرض ہی گدا کی پاشاہ خوشخصا یل آلودگی سے تن کی ہی مجھ بہ سخت شکل

اسیے کرم سے کرنا آسان یا محمد

موسیٰ کو لور کی جب تھے جنگ دکھا دی غش کھا کے گر پڑے وہ سب بھول لیں تیری
دوڑ کر سے مہ کیا ہی دکھلا کے ایک انگلی سیما رہ جگر میں آیت ہی یاد تیری

تیری شامین او ترا قرآن یا محمد صل اللہ علیہ وسلم

تم ہی تیغ کل ہوا و سب کی ہو حمایت جز آپ کے نہ رنج روز جزا کی راحت
مت کے سر پہ تیرا ہی سایہ غنایت امید ہی تیرے محشر کے دن ثفاعت

مجلس میں اپنی کرنا مہمان یا محمد

تم کو بہار باغ اور اک حق نے بولا اور عقل کل کے ہر افلاک حق نے بولا
خلق عظیم بولا اور پاک حق نے بولا تجھ ذات کی شامین لوداک حق نے بولا

ہی جسم دو جہان کا تو جان یا محمد

ساجد تجھے کہا ہی مسخود بھی کہا ہی اور عبد بھی کہا ہی معبود بھی کہا ہی
یہ کم ہی بلکہ اس سے افروذ بھی کہا ہی تجھ کو کہا ہی احمد محمود بھی کہا ہی

ہی اسم ذات تیرا رحمان یا محمد

نہ تاج کی ہوس ہی نہ تخت کی مجھے چاہ نی زر کی ہی تمنائی مجھ کو خواہش چاہ
امید ہی وفا کی اس طرح تھے پاشاہ رکھتا ہی آس ہر دم تجھے سراج پاشاہ

رکھ آخرت کو ثابت ایمان یا محمد

مدرس فغان بر اشعار جامی علیہ الرحمہ

تیرے بن دل طیان ہی یا محمد جدائی کی فغان ہی یا محمد
نہین قالب میں جان ہی یا محمد یہی ورد زبان ہی یا محمد

زہ مجبور سے برآمد جان عالم

ترجمہ یا نبی اللہ ترجم

ہی بھڑکی آتش اب خون جگر سے نکلتے ہیں شرار سے چشم تر سے
وہ تیرا بر رحمت آن بر سے تو نکلے پھر نہ یہ فریاد بر سے

لو آخر رحمتہ للعا یلنی

بہارِ باغِ ہستی پر خزان ہی
گلِ جان تیرے بن پڑمردہ جان ہی

ز خاکِ ای لالہ سیراب بر خیز

جہان تیری کتبلی کی نظر ہو
نہ تیرا حسن جنتک جلوہ گر ہو

برون آدرس از برد پیمانی

نما صدقہ جان کی دلوں کو
تمنا پائے بوسی کی لبوں کو

ادیم طایفی لغلین یا کن

تو نور حق تیرا جلوہ کہاں ہی
تیرا شمس الضحیٰ چہرہ کہاں ہی

شب اندوہ مارا روز گردان

نہ خواہش دل کو ہی سیرِ چمن کی
تمنا ہی دماغِ پُر حزن کی

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ

وہ رویت کی تیری دے خوش نصیبی
اٹھا دل سے یہہ نالہ غمِ یبسی

ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ

وہ شمعِ حسن تہلا بسملان کو
نہ تشنہ چھوڑ دے تشنہ لبان کو

لو ابیر رحمتی آن بہ کہ گاہے

دو کیو دوش پر مشکین جھکا دے

ز مہجوران چراغِ غافل نشینی

خیابانِ دل کا بے آب روان ہی
یہی پھر غصہ دل کی فغان ہی

چونر کس خواب چند از خواب برخیز

ظہورِ نور ذاتی بے خطہ ہو
نہ روشن خلقِ بین نورِ سحر ہو

کہ روئے لت صبح زندگانی

تمنا سجدہ کرنے کی سروں کو
تمنا دید کی ہی غمزدوں کو

شراک از رشتہ جابہائیں یا کن

اندھیرا غم کا ہی لمعان کہاں ہی
رخِ بد رالدب جلوہ کہاں ہی

ز رویت روزِ مافروز گردان

نہ رغبتِ نہایت مشکِ ختن کی
ہوا اے بوئے عنبرِ سرین کی

بسر بر بند کا فوری عمامہ

یہہ ہجرت کی ند سے ہم کو غریبی
جیبی یا جیبی یا جیبی

بفرقِ خاک یا بوسان قدم نہ

مٹے وصلت دے اب روحِ روان کو
بتا رحمت کے دریا عاصیان کو

کئی بر حال لب خشکان لگا ہے

جبین سا یون کو اسکی بوسو نگھا دے

علمِ قامت کا او بچا کر دکھا دے

فردِ آویزاں سرگیسوان را

نیرے ہجو میں گر داب غم میں

نہ زورِ استادگی کا اُنکے دم میں

بدہ دستت زبا افتادگان را

نتھے بھولا تو وہ بھولا خدا کو

نتھے پایا تو وہ پایا خدا کو

جہان بی دیدہ گردِ فرش رہند

تجھی سے شکر کو ہوسرِ براری

تجھی سے خلد کی ہو درکشائی

اگر لطف نہ تہا دستِ یاری

سرمدانِ محشر تیری امت

نتھے ڈھونڈ ہیگی یکسر تیری امت

بمیدانِ شفاعت امتی گوئے

بہ ہجو روان کو زیرِ سایہ جاوے

گلنِ سایہ بیا سرورِ روان را

ابھی ہیں ڈوبتے بحرِ الم میں

تو چاہے تو بچا دے ایک دم میں

بکنِ دلداری دلِ دادگان را

نتھے چھوڑا تو وہ چھوڑا خدا کو

نتھے دیکھا تو وہ دیکھا خدا کو

جو فرشِ اقبال پا بوس تو خواہند

تجھی سے عاصیوں کی ہو روائی

تجھی سے ہو سہراک حاجت روائی

بدست مانیا بدھیج کاری

بعضیان ہو کے مضطر تیری امت

یکارے گی نقان کر تیری امت

جو جوگان سر فلندہ آوری روئے

مدرسِ ہوش

تو پھر سر و گلشن کو سکتا ہوا

تو شمشادِ بہرِ دلمین کہنے لگا

فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

ہوا زر لٹا نے پہ آمادہ تر

کہ کیا مال ہی اس جگہ پر بہ زور

فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

وہ آنکھوں کو تکتی تھی نرس کھڑی

زبان دیکھ سوسنے آواز دی

ملا قدم آپ نے جب جہان میں دھرا

وہ سرورِ روان چالِ جدم چلا

کل روئے احمد یہ بہرِ جان سدا

وہ رخسارِ جب کل کو آئے نظر

لگا کہنے پھر دل میں کچھ سوچ کر

کل روئے احمد یہ بہرِ جان سدا

وہ لب دیکھ غنچے کو تھتی نے کلی

ہوئی دنگ نہ نہ دیکھ سورج کھی

گل روئے احمد یہ بہ جان سدا
نظر آئے سبیل کو جدم و ہ بال
ریشانی او کو ہوئی جب و بال
گل روئے احمد یہ بہ جان سدا
جو حور و ن نے دیکھا رخ نازین
ہوین کچھ ادھر اور کچھ ادھر ہوین
گل روئے احمد یہ بہ جان سدا
کیا تخت پر لا کے جب جلوہ گر
ہوین پھر کھڑی ٹکٹکی باندھ کر
گل روئے احمد یہ بہ جان سدا
تو ای ہوش کر اب مدس تمام
تیرا ہفت جنت میں ہو گا مقام
گل روئے احمد یہ بہ جان سدا

فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا
سراسر پریشان ہوا و سکا حال
تو پڑھنے لگا شعر بہ بے مثال
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا
تو خوش ہو کے گردا و س کے بھرنے لگین
کچھ آگے یہ مضمون کہتی چلین
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا
دئی نذرین پالتون پہ رکھ اپنا سر
اشار و نہین کتے تھے با یکدگر
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا
ہوا شش جہت میں بہت تیرا نام
مگر اس سخن کو کہا کہ مدام
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

خموش تاق

اوس فخر اہلبیا پر یار و در و دیجو
اوس روئے پُر ضیا پر یار و در و دیجو

اوس نور کبریا پر یار و در و دیجو
امت کے رہنما پر یار و در و دیجو

یعنی وہ مصطفیٰ پر یار و در و دیجو

ہی یہ درود افضل سب ذکر سے مقرر
مرض گناہ کو ہی بیشک دوائے بہتر

ہی یہ درود مرشد دنیا میں اوز محشر
سب مشکل کو آسان کرتا ہی یہ ہنر و

اوس روئے با صفا پر یار و در و دیجو

پڑھتا ہی حق بی پرصل علی محمد
پڑھتی ہن حورین اکثر صل علی محمد

اور سب فرشتے ملکر صل علی محمد
سب مرغ و ماہی یونکر صل علی محمد

اوس صاحب جہا پر یار و در و دیجو

ای سامعان وقاری بھیجود و دوحمت	ای عاشقان باری بھیجود و دوحمت
با صدق و آہ و زاری بھیجود و دوحمت	آنسو کو کہ کے جاری بھیجود و دوحمت

اوس شاہ دوسرا پر یار و در و دھیجو

ہی یہہ در و دھیقل زنگ دلان عاصی	بھوکھے کی یہہ غذا ہی گمراہ کا ہی ہادی
پیاسے کو ہی یہہ شربت بیمار کو ہی شافی	سب و در ذکر سے ہی تمکو در و د کافی

محبوب کبریا پر یار و در و دھیجو

آدم کی ہوئی ہی بخشش دیکھو در و دھی	اور آگ سے بچے ہیں یار و خلیل اسی سے
یوسف کو بین سے نکلے پکڑو در و دھی سے	پائے ولی ولایت دیکھو در و دھی سے

سردار القیاس پر یار و در و دھیجو

کیا یہہ عمل ہی یار و جسکا خدا ہی عامل	دیکھو نماز میں بھی یہہ در و د شامل
قرآن میں ہر اک جا ہی یہہ در و د داخل	کیا ہو بیان اس کا حکا خدا ہو شامل

ممشوق کسریا پر یار و در و دھیجو

مشتاق ختم کرا بوقت دعا ہی اسجا	بہر در و د بخشے مجھ کو خدا عجب کیا
ہو وقت واپس بھی حامی در و د تیرا	ای سامعان وقاری بخشے تمھیں خدا

اوس نور با صفا پر یار و در و دھیجو

صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

مداح ازل سے ہوں اُس شاہ رسالت کا	خالق سے عطا جسکو ہی تاج شفاعت کا
دم بھرا ہوں نہیں ہر دم بس اسکی ہی الفت کا	ہی نقش میرے دل پر اسکی ہی محبت کا

کچھ خوف نہیں مجھ کو فردائے قیامت کا

تو شافع محشر ہی سب خلق کا رہبر ہی	سب بیوں کے رب سے رتبہ تیرا برتر ہی
موقوف ضائع حق تیری ہی رضا پر ہی	تو چرخ رسالت کا وہ مہر منور ہی

ذرہ مہ کامل ہی تیرے در دولت کا

اللہ سے مراتب کیا تیرے شہ ذیشان ہیں	رضوان کی طرح لاکھوں در پر تیرے در بان ہیں
-------------------------------------	---

فردوس وارم تیرے قربان گلستان ہین

بلبل کی روش علماں سب کے شناخوان ہین

تو ہی وہ گل رعناستان بنوت کا

قرآن ہین الم نشرح حق جسکی ثنا کھے

توصیف بیان او کی کب ہو سکے انسان سے

پراتنا سمجھتے ہین دنیا کے بڑے چھوٹے

اسرار سے پڑتھا وہ سب علم لدنی کے

سینہ تھا جو کجیسنہ اللہ کی قدرت کا

چلتا تا ہون ہر دم اور رہتا ہون بہت مہبط

اس غم سے ہوا قد بھی مانند کمان جھک کر

اب باعث دوری ہی احوال میرا بتر

ایسرور یا ضیٰ دین جلدی سے مشرف کر

مشتاق ہون مدت سے روضہ کی زیارت کا

گمراہوں کو رہ تو لے اسی خضر دکھائی ہی

کونین کی شاہی ہی جو تیری گدا لی ہی

آئینہ ایمان کی بجھ سے ہی صفا ٹی ہی

کثرت نے ضیاء تیرے ہی نور سے پائی ہی

تو ہی وہ چراغ انور کا شانہ وحدت کا

دریا لے عطا کا ہی لاریب وہی گوہر

ہی جود و کرم او کا کونین ہین سب با ظہر

سنگ دریا قدس سے ایک نہ ٹھانا سر

بخشیکا و قاعھیاں سب تیرے وہی سرور

جو شافع محشر ہی غمخوار ہی امت کا

مشمس شہید بر غزال جامی علیہ الرحمہ

جلوہ نور خدا یار وئی ماہ ماست این

معنی صورت بود یا صورت معنی است این

عارضت این یا سحر یا عہ نور افر است این

عارضت این یا قمر یا لالہ حمراست این

یا شعاع شمس یا آئینہ دلہاست این

سایہ ذات احد یا شمع بزم اتحاد

آیت توحید حق یا رایت وحدت نہاد

قائمت این یا قیامت یا نہال پاکزاد

قائمت این یا الف یا سرو یا نخل مراد

یا مگر گل دستہ باغ جنان آراست این

ظلمت آباد غریبانست یا شام وطن

یا کمند گردن جان یا شکیخ پر شکن

دوداہ آتشین یا نامہ اعمال من

زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن

سبیل تر یا سمن یا غیره را راستان

رهزن دهرست یا برهنزن بنیا و خلق
دشمن جمع است یا غارتگر افراد خلق
چشم تو خوریز عالم است یا جلا و خلق
چشم تو آهوست یا جادوست یا صیا و خلق

یا دو بادام سیه یا زگرش شهلاست این

تار جانها را بود مضرب یا قوس قزح
خجرت از خون دل سیراب یا قوس قزح
یارب این تیغ است آفتاب یا قوس قزح
یارب این طاق است یا محراب یا قوس قزح

یا هلال عید یا ابروئے ماه است این

جادو جانت یا سجاده روح الامین
با حرم محترم یا قبله ایمان و دین
بشر است این یا قصائی عرش رب العالمین
کوی تو کعبه است یا فردوس یا خلد برین

یا گلستان ارم یا جنت الما و می است این

مرکز پرکار جان یا نقطه فای صفات
نکته و معنی است یا رفعت از وجدان و ذات
بدم قاف قدم یا لون جان کائنات
حقه لعل است یا سرشیمه آب حیات

یا دهن یا میم یا طوطی شکر خاست این

جویبار آب حیوان یا نگار خاص و عام
پرده دار نور نردان یا بهار صبح و شام
یارب این سزایا جانت یا روح انام
یارب این خورشید تابانست یا ماه تمام

یا فرشته یا پیری یا سوخنی پرواست این

بمزیان قدربان یا همصغیر غرشیان
یا شهید مدح خوان یا لغمه سنج گلستان
شاعر جادو بیان یا طایر عرش آشیان
بلبل بی خانمان یا طوطی شیرین زبان

قمری یا غ جان یا جامی شیدا است این

مربع دلخوش

کی صلی علی رفته رسول و سراپی
و ه لوح جبین مرآت الوار خداپی
عارضه به فدای شمس و قمر سوخته بجای
اوس چهره پر نور کا عالم تو جدا پی

کہ دل ہی سراپا کے تصور میں عرفناک	پہرہ ہووے رقم کیونکہ شبیہ شہ لولاک
سب نور سے معمور ہی اُسکا جسد پاک	وہ مطلع النوار خدا شمس ضعی ہی

نہ ۳

آنکھوں کے تصور میں جو دید و نکو کیا بند	تب مرد مک آئی نظر اک حلقہ میں پابند
قدرت کے دُشیشو نہیں ملا یک میں گویا بند	اور تار نظر کی آنکھیں زنجیر بیا ہی

نہ ۴

اوس ابرو سے پر خم کو بعد فہم و فراست	کہتے ہیں یہی دیکھے ار باب بصارت
ہیں مرد مک چشم یہ مشغول عبادت	یہہ اونکی دعا کے لئے محراب دعا ہی

نہ ۵

بینی کا یہ عالم تیرا برو ہی بلا قیل	ہی عرش کے طاقون کے تلے نور کی قیل
اوس شمع کا پروانہ ہی اک یوسف حیل	اختر سے فزون بینی النور میں ضیا ہی

نہ ۶

اوس زلف سلسل کا بیان کیونکہ ہو ہے	کوشاخ کو سنبل کی قلم کر کے بھی لکھے
عمر ابد ہی بسکی درازی کو نہ پہنچے	اسی خضر ذرا دیکھہ تو کیا زلف سا ہی

نہ ۷

دوکان ہیں بیشک صدف لچہ اسرار	ہیں جبین نہان سر نہان کے در شہوار
عارف کے قریفل ہیں بنا گوش نمودار	پہلو میں گویا مہ کے شفق پھول رہا ہی

نہ ۸

دیکھے جوب لب لعل رسول مدنی کا	حقا کہ نہ لے نام حقیقی یعنی کا
کیا ذکر کروں اوسکی میں شیریں سخن کا	فصحا لے عرب جس سے فصیح الفصحا ہی

نہ ۹

ہی اُس لب گاہرگ پہ اک نور کا عالم	پھر سورہ نور اوسپہ صبا کیون نہ کرے دم
سلک دُر دندان پہ ہیں قربان دیشہنم	اور برگ گل اُس سرخ زبا پر سے فدا ہی

سند ۱۰

غنی نہیں اس تنگ دہن سا تو چمن میں
قطرہ جو پسینے کا ہے اس چاہِ ذقن میں
غضب کی طرح کوئی نہیں سیدِ عدو میں
یوسفؑ کو گویا چاہ میں پابند کیا ہے

سند ۱۱

اوس حسنِ خدا داد کا کب مجھ سے ہوندا کور
شمعِ حرمِ لم نہ لی ساعدِ پُر نور
مینا نے گلو نور الہی سے ہی معمور
اور نیچہ نور شید سے نیچہ بھی سوا ہے

سند ۱۲

کیا کیجے رقمِ سینہ شفاف کا عالم
اور جو ہر آئینہ سا ہے ناف کا عالم
ناف ہی اک آئینہ صاف کا عالم
زرا نو کی صفائی پہ تو آئینہ خدا ہے

سند ۱۳

واللہ مگر گاہ تو حیرت کی ہی اک جاسے
کھینچو جدھر او دھر تو کمر بند کل آسے
ان او کی نزاکت کو بھارت بھی ڈری پائے
ہی نہ کہت گل او کی مکر یا کہ صبا ہے

سند ۱۴

اوس پشتِ منور پہ کیا مہرِ نبوت
اوس پائے مبارک کی ثنا مجھے ہو کیونکر
آئینہ میں یا جلوہ نما نیر اکبر
نعلین کو عرش اُنکے اوٹھا سر پہ رکھا ہے

سند ۱۵

محبوبِ الہی تھا وہ شاہنشاہِ والا
کتے ہیں سدا سلمہ اللہ تعالیٰ
بمیا یہ ملک دیکھ کے اوس کا قدِ بالا
سرتابہ قدم نور سے جسم او سکا بنا ہے

سند ۱۶

کھینچی ہے یہ تصویرِ رسولِ عربی کی
واللہ یہہ میں نے تو بڑی بے ادبی کی
کھینچی نہ کسی اور نے تصویرِ نبیؐ کی
امید عطا ہے مجھے گو اس میں خطا ہے

سند ۱۷

سردار ہے کوئین کا اور سب کا ہی سرتاج
کیون سارے اولوالعزم دین کے پیشِ بلج

قوسین سے نزدیک ہوئی او سکوی معراج	یہ درجہ اعلیٰ کہو پھر کو ملا ہے
	نہد ۱۸
مداح خدا جسکا ہوا الطاف و کرم سے کعبہ کو شرف جسے دیا ایک قدم سے	کب او کی ثنا ہوگی میرے نطق و رقم سے سب قبلہ پرستوں کا وہی قبلہ نما ہے
	نہد ۱۹
دلخوش بدل و جان ہی ثنا خوان محمدؐ محرین ملے سایہ دامان محمدؐ	یارب او سے پہنچا دے یا یوان محمدؐ ہر صبح و سائے او کی بس اتنی ہی دعا ہے
	سبع احسن
دوش از عشق رخ او بگر خون گشتم سر سبر و امتقہ فرا دو مجنون گشتم این نوا کردم و زین واد یہ بیرون گشتم	با دل آسا بس زلف او مفتون گشتم در بیابان بہ گہا و بہ نامون گشتم بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
	برد و کیوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ
بسکہ از یاد رخس آہ و فغانی کردم دہم سہم ساغر یہ نوش بجامی کردم این غزل خواندم و بس رطب لسانی کردم	جام دل پُر ز منے پریمانی کردم ہمچو مستان سرخود فاش عیان می کردم بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
	برد و کیوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ
والی کشور دارین شہنشاہ زمان زندہ شد قالب کونین بآن جان جهان شد موالید ثلاثہ بطور رش قربان	شد انوار ظہور رش ہمہ پیدا ز نہان نام ادھر دل شش جہت و چار ارکان بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
	برد و کیوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ
بحر ذخائر کرم معدن جود است و سخا عاشق حکم او برگردن قدرت و قضا بلکہ پیوستہ طلبگار رضا لاش خدا	منہل حلم و حیا چشمہ اشفاق و عطا ش مطیع امرش لوح و قلم ارض و سما بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

چونکه طالع شده خورشید محمد مختار
لات و غزنی بشکند ز گلو با ز تار
صنم از بانگ دل خود بصد کرد قرار

رفت تار یکی کفر و شده ییتی انوار
بسکه رفت از رخ طاغوت محفل و قرار
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

مژده اسن چونکه با فاقی به گردون افتاد
رستم از حمله تیغ او به سجون افتاد
حمد شد که دین او چه موزون افتاد

و بد به تیغ او در باغ فریدون افتاد
در خم از بایم عقولات فلاطون افتاد
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

آدم از مخزنی نامش بجان بال کشود
مثل گلشن بخایل آتش نمود نمود
مرده را از لبش آورد مسیحا بوجود

یونس و نوح نجات از غم جا نگاه نمود
خضر و عیسی بدش همچو سبق خوان می نمود
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

نبهه بے زرا و یوسف کنعان باشد
ذره خاک درش خا ویر لعلان باشد
بسکه در بان و رخلد و رصوان باشد

مور کاشانه او مثل سلیمان باشد
در گبه عالی او قبله ایمان باشد
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

سرو تخت نشین کنت نبی با فخر
خلعت و جوشن لیس و منزل دهر
کافرانرا شده با سیف سالت رهبر

خسرو انس و جهان تاج فتحابر سر
آن شهنشاه رسل ساقی حوض کوش
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

سنبل از باغ رسالت به گشت ارسلناک
گلبن از گلشن توحید و ما ارسلناک

ز گس از روضه تعریف شریفش لولاک
نهر خجائیش او موج زین اعطیناک

آنکے شہ نترن از خوبی آن جوہر پاک

بر گل عارض جان پر و را حمد صلوة

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوة

بکسر وحدت کہ ترا جای تو می بود قدیم
در گل وحدت خوشبوئی تو ای نور کریم
فی الحقیقت احدیت ذات تو احمد بی بیمزان بکثرت تو مگر آمدی ای دیر یتیم
گر چہ ابو شود از گل و گل از بو تو شمیم
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوة

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوة

خازن راز نہان محزون اسرار ربی
نخل بستان بدی صاحب شیرین طبعی
ای تو عالی نسب و شعی و مطلبیعالم لوح و قلم حضرت امی لقی
خاص از عام رسولان شدہ فتنجی
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوة

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوة

ای تو فی حادق و درین دل نا آگاہ
شو معالج بمن از شربت مجنون نگاہ
کمتر از درد خودش میکند این ناله و آہدر تب محرق عصیان شدہ ام رو سیاہ
مریم عفو بنہ بر من مجروح گناہ
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوة

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوة

آحسن از فخرہ رفت سخن لغز شنید
کہت زان بمشام دل مشتاق رسید
زان نسیمی بلطایف تو بجات وزیدبر گل تازہ معانی چو تماشائی دید
رشدہ خامہ مانیز بگلزار چکید
بر گل عارض جان پر و را حمد صلوة

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوة

صلی اللہ علیہ وسلم

مدحیں

آنکھوں میں انتظار سے اب ہم ہی جون جناب
بر دین کا دور کر اب چہرے سے نقابہی روز روشن اب مجھے مثل پر غراب
دکھلا جمال پاک کو یا آج بو تراب

روئی تو صفحہ صفحہ و ہر صفحہ آفتاب

موسیٰ تو حلقہ حلقہ و ہر حلقہ زو طناب

اون گیسوؤں کی یاد میں و التیل ہی سبق

بکھرا نہ دل ہی بلکہ ہی اس جان پر قلق

جون گل ہی یاد صفحہ عارض بین سینہ شوق

زان صفحہ صفحہ صفحہ گل شد ورق ورق

سیر دل گرفتہ بین ارمان جون کے تو ن

ہنتا سا منہ دکھاؤ گے کب کھول لعل گون

چشم جو چشمہ حیمہ و حیمہ بحر خون

گل آج گل نہیں دل بیکل کو ایک تل

دیر یا کا پاٹ پاٹ سے دمن کے ہی جخل

زان چشمہ چشمہ چشمہ خورشید منفعیل

ای فخر سرسلین بین کروں سال کی رقم

ہوئی ہی صبح عید تھے رشک شام غم

ہم سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب

تجھ کو سوزِ فراقِ محمدی

ضربِ نفسِ آتشِ دل ابو بڑھلگی

زان رخسہ رخسہ رخسہ شدہ عمر آخری

کچھ بین نہ چاک دل ہوں فقط امی رسول حق

زان حلقہ حلقہ حلقہ سبیل پیچ و تاب

مانند نافہ ہو گئے خون حال ہی زبون

امی ابر فیض شاہِ رسل گر یہ کیا کروں

زان کشت دانہ دانہ ویر دانہ ویر تاب

لوٹے ہی مثلِ گوہرِ سلطان یہہ متصل

آشمان تیرے بر سے ہی اب رنگِ خون دل

زان دانہ دانہ دانہ دانہ یا قوت در حجاب

قدیلین یاد کر تیرے روضہ کی دہم

گر یاد تیرے روضہ کی جالی کو دہم

ہم آہ شعلہ شعلہ ویر شعلہ سینہ تاب

سستی کی طرح من بین چلے ہی مدام جی

بھلنی کی طرح نالوں سے چھائی ہی ابھنی

زان شعلہ شعلہ شعلہ ویر شعلہ سینہ تاب

مسدس اشرف علی صاحب

صاحب لولاک حضرت مصطفیٰ کی ذات ہی

جو کلام اللہ بین حضرت پر سب سلوات ہی

والضحیٰ والنجم دندان اور بین ہی والفر

تھا ابوالارواح نام اوس سید مختار کا

جس نے مائے بین نبی تھے سرو پر دوسرا

انھانہ چھت و لاکِ افلاک دم کا نشان

تھا جناب پاک بین روح الامین آدم سے کم

گرچہ قرآن کو لے آیا بر رسولِ مخترم

سورۃ یسین و طہ اجلی توصیفات ہی

وصف اوس سالار کا ہر صفیہ و آیات ہی

صی چشم و نور رخ انا فتحنا زبیر

باب سب روحوں کے تھے کچھ شک نہیں بین

آب و گل بین تھے پیرے آدم صفی زبیر سما

نام تھا جسد نبی کا از احد احمد عیان

نہا کیون سے در کے تھا وہ منہ شہ عجم

آیتوں کے بھید کا ہرگز نہیں بھرتا تھا دم

کیونکہ آنحضرت کو تھا علم کدنی آنکار
جب گئے معراج کو حضرت نبی مقبول رب
رتبہ عالی ملا کر وہیون کو اس سبب
بوئے گل سے تھے منزہ حضرت خدایا نام
جب مقام سدرہ پر پہنچے ہیں با صد عز و جاہ
تب رسول مجتبیٰ نے بھیجے پھر کے کی نگاہ
کیا سبب ہی جو رفاقت سے میری آنکار
عرض کی روح الامین نے اسی شہنشاہ زمان
بین اڑون اوپر ابھی ذرہ تو علیا و ن یہاں
اک قدم آگے بڑھون گرای نبی ذاکم
کر کے میکائیل نے پھروانے رفرف پر سوار
تھہر صلوٰۃ آیا ہی ومان پریشمار
لامکان پر جا کے پہنچے پانے دیدار مجیب
ہی محمد نام پاک اس اشرف المخلوق کا
ح حمایت او سکی بس ہی مجھ کو درپردہ
دال پندار و نکے سر پر دیے ہی حیرت شان
بھیجو صلوٰۃ و سلام او س مالک و مختار پر
ہو درود او س ذات پر از حد زیادہ بیشتر
اکثرین اشرف علی کی یہ عاہی پیشوا

علم اول اور آخر کا کھلا تھا ایکبار
کر کے پا انداز ساتون آسمان کو اپنے تب
حاملان عرش تعظیما کھڑے تھے بکے سب
کر گئے پشت برق نلد پر مشق خرام
تھک رہے جبریل اسجا اور نہ کی پھر غم راہ
اور فرمایا کہ اسی جبریل کیون ہو تم تباہ
کیون نہیں جلتے یہ کیسی بات کیا نکرار
ہی مقام سدرہ یہ میری سکونت کا مکان
پر زدن کی اک سر مو جھکو ہی طاقت کہاں
پر میرے نور بجلی سے جلینگے لا کلام
عرش پر لیجاکے پہنچائے زکیم کر دگار
راز عرفان حق نے سب ظاہر کیا اور آنکار
جس سے ہی ادنیٰ مقام قابض ہیں
میں ہی مظہر عجائب مزج کل انبیا
میں اس کل ملا یک مالک و سرور ہوا
اسلئے ہی دشت عالم آتے شکرتان
جس نے گمراہان عالم لائے ہیں سب راہ پر
از شمار روح و جسم و رنگ و قطرات مطر
ہو شفاعت آپ کی عاصی کو در و ز جزا

مدح مشتاق

سر قرطاس پہ خامہ ہی جون ادم جولان
گو ہر حرف ہیں نینان کے جیسے باران
موج میں سرور عالم کے ہی مشتاق بدل

مثل دریا ہی جو مداحی ہیں اب طبع روان
کیا یہ مثنائی کا غدیہ ہی عنبر افشان
اب لکھا چاہئے اعجاز رسول عادل

ماخن پاک جو حضرت کے بنے ہیں موتی
جنگ میں فوج ملا یک کی فلک سے آتری

سایہ ابر تھا حضرت کے جو سر پر ایم

مشک و عنبر تھا جمل عرق سے حضرت کے سدا
صاف نکلا تھا کمر سے جو نبی کے پٹکا

راکب تیز براق احمد و حامد محمود

سروہیں باغ نبوت کے امام مرسل
عالم علم لدنی و رسول اجمل

اونکے پر تو سے جہانیں مدفون روشن

انجداوند جہان بخش طفیل احمد
احمد پاک کے ہونور سے روشن مرقد

نور ایمان سے منور ہو خدا یاد دل سبحان

اور انگشت مبارک سے چندی تھی
لائے ایمان بنی پرہیز جو کل جن و پری

جسم پر بچھتی ہرگز نہ تھی کھٹی یکدم

سایہ حضرت کا نہ بن پرہیز ہرگز پڑتا
سمجھ کر تا تھا نبی کو ہر اک حیوان ہر جا

دافع رنج و محن و دونوں جہل کے معوق

شمع ایوان جلالت ہیں بنی اجمل
واقف راز خدا صاحب و سرور عادل

اونکے باعث ہیں جہان کے تر و تازہ گلشن

اور مشتاق کو کرد و لون جہانیں بعد
ہم یہ الطاف کرے خالق عالم سجد

خاتمہ خیر سوار بہر رسول یزدان

ایضاً

ہیں عرصہ دارین میں سردار محمد
بیشک ہیں وہی قاتل کفار محمد

لا ریب ہیں سب واقف اسرار محمد

اوس نور سے پیدا کیا حق نے دو جہان کو
اوس نور سے حصہ ملا ماہ لمعان کو

واللہ ہیں وہ مظہر انوار محمد

ہی روشنی چشم جہان نور نبی سے
کل عقل میں ہی تاب و توان نور نبی سے

ہیں باغ جہان میں گل بیخار محمد

پیغمبران و جن و حورو پری ہی

معشوق الہی ہیں خوش اطوار محمد
در ہر دو جہان رحمت غفار محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا کیا اوس نور سے کل کون و مکان کو
اوس نور سے پیدا کیا کل حور جہان کو

واللہ ہیں وہ مظہر انوار محمد

ہر جسم میں ہی روح و روان نور نبی سے
کونین میں ہی امن و امان نور نبی سے

افعال ذمیرہ سے وہ واللہ پری ہی

پیغمبران و جن و حورو پری ہی

اسنے ذات او کی شرافت بھری ہی | اوس نور کی کوئین بین سب جلوہ گری ہی

ہی فوج ملائک میں علمدار محمد

مشتاق کی پہرہ آرزوئے دل ہی خدایا | برکت سے نبی کے تو مرادین میری بر لا
ہر سامع وقاری کے گنہ بخشے تھا | برکت سے محمد کی پہرا بول ہو بالا

سو رحمت رحمان برافضار محمد | صلی اللہ علیہ وسلم

خمیس شہید بر غزل فغانی

بے پردہ با کج بلی یزدان برآمدہ | بے سایہ سایہ گسترستان برآمدہ
آشوب دیر و فتنہ دوران برآمدہ | نخل قدش کہ از چین جان برآمدہ

شاخ گل بہ صورت انسان برآمدہ

سوسن بصد زبان کنڈاز عشق تو سخن | کامی تو بہار حسن زرخ پردہ بزغن
تنہا نہ بلبل است بشوق تو نعرہ زن | بہر نظارہ گل روئے تو دور چین

گل ہر طرف رشخ درختان برآمدہ

بچو و فتادہ زاید بیچارہ در نماز | تازیب دوش کردہ خم طرہ در راز
بر لب تپسی و نگہ آشنائے راز | مست از می شبانہ مہ من ز خواب ناز

با آفتاب دست و گریبان برآمدہ

حسن تو بود سر خط خوبان اولین | نام تو بود زیب برافسانہ مبین
اکنوں مدینہ تو شدہ نام را بگین | اکنوں توئی جمیل جان گرچہ پیش ازین

آوازہ جمال ز کفان برآمدہ

نور حقیقت ست در آئینہ کمال | معنی گرفتہ صورت این حسن بیروال
روح روان بود ہمہ تن آن مہ جمال | از فرق تا قدم ہمہ جانت آن نہال

گویا ز آب شیشہ حیوان برآمدہ

کلب شہید را اثری ہست از الم | بی اختیار دل بردار دست چون کم
چون عند لب مست چہ درد و درد حرم | در ہر چین کہ خواند فغانی سرود غم

افغان ز بلبان خوش الحان برودہ

مخمس منظور

بہار آئی زمین و زمان ہوا گلزار
جہان میں غنچہ پیرو جوان ہوا گلزار
ہی کس تکین سے کون و مکان ہوا گلزار
نبی کے یمن قدم سے جہان ہوا گلزار

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

چمن میں جا کے جو دیکھا تو باغ باغ ہو گیا
ہر ایک شاخ پہ آب ح خوان ہی بلب
ہی مہر سنبھلہ میں آیا سبز ہی سنبھل
نبی کے نور سے بھولے پہلے ہیں جزو کل

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

طلوع مہر ہی ہر ذرہ آج قصان ہی
چمن میں آج نہ گل چاندنی ہی لمعان ہی
بچھی ہی چادر منہاب ماہ رخشان ہی
نبی کے جلوے سر نخل و برگ تابان ہی

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

ہی بچم چرخ کہ پھولوں کا منڈوا چھایا ہی
یہہ کے یمن قدم نے جہان سنوارا ہی
زمین نے فرش جو محفل کا اب بچھایا ہی
نبی کا روزِ تولد مگر اب آیا ہی

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

برس رہا ہی جو عرق بہا عالم میں
شناخت اتنی برابر ہی باغبان ہم میں
ہر ایک قطعہ ہی کشمیر ملک آدم میں
جہان چمن ہی طفیل رسول اکرم میں

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

جہان میں آمدِ فصل بہار اب ہی بجا
جو چٹخا غنچہ تو آئی صدائے صل علی
گل شگفتہ مگر عطردان ہی عطرا فرا
دروذ بھی جو نبی پر ہی جنت اسکی جزا

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

الہی بخش مجھے اور میرے پیسوں کو
ملین شہید ہی سے درجے بلا نصیبوں کو
نقر سے دور رکھ اب سب میرے قریبوں کو
بہارِ خلد ہی منظورِ شابِ شبیوں کو

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

محسن کوثر بر غزل مولف

جو عشق محمد میں گرفتار ہے واللہ
خوف او سکو نہیں قبر کا نہ نہار ہے واللہ

آزاد ہے حق او سکا بدگار ہے واللہ
جس دل میں کہ داغ شہ ابرار ہے واللہ

گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے واللہ

مداح محمد کا ہے خود خالق ذیشان
الفت جو مہرے دل میں ہے اس واسطے ہر آن

کیا **اون** کی صفت کوئی کرے سکی ہی مکان
نام شہر لولاک یہ قربان میری جان

ہر بار ہے ہر بار ہے ہر بار ہے واللہ

وہ نورِ خدا ماہِ کرم ہر عنایت
وہ منبعِ اشفاق و عطا بحرِ کرامت

وہ مخزنِ اسرارِ خدا کانِ ہدایت
دنیا کا بھی اور دین کا بھی سلطانِ لائت

مختار ہے مختار ہے مختار ہے واللہ

اوس ماہِ مبین کا میرا دل روزِ ازل سے
خالق کے امین کا میرا دل روزِ ازل سے

نورِ شید یقین کا میرا دل روزِ ازل سے
آلِ شہ دین کا میرا دل روزِ ازل سے

غمخوار ہے غمخوار ہے غمخوار ہے واللہ

نورِ شید نبوت ہے وہ تائیدِ یکتا
آنکھوں نے ظہار اپنی کبھی دور نہ ہوگا

اس ذریعہ جزا کے نہیں اور وسیلا
دلِ ساقی کوثر کی مئے عشق سے اپنا

سرتار ہے سرتار ہے سرتار ہے واللہ

ہوں مستِ می الفتِ امی لقبی سے
دہشت نہیں کچھ مجھ کو عذابِ لحدی سے

محبوبِ خدا سرورِ شاہِ زمینی سے
دلِ دردِ جدائی رسولِ عربی سے

بیار ہے بیار ہے بیار ہے واللہ

کوثر یہ اگر لطفِ رسولِ عربی ہو
مداح محمد ہے تو اب سن یہ خوشی ہو

غمِ خانہ دل سے خدادور بھی ہو
ہرگز نہ وفا طالبِ دنیا نے دنی ہو

مردار ہے مردار ہے مردار ہے واللہ

مسدس بخرو

آسودہ مرغ روح بدام محمد است
جان طوطی شکر ز کلام محمد است

ہر جا کہ هست بر تو نام محمد است

خاک درش بجل جوا ہر برابر است
این کیمیا است آنکہ بعد ز برابر است

ہر جا کہ هست بر تو نام محمد است

آنرا کہ لطف احمد مختار شد دلیل
ہر کہ بے محبت او حال شد ذلیل

ہر جا کہ هست بر تو نام محمد است

آدم ز دل محبت دم میزند مدام
یعنی کہ او بخرچہ بارم فشر دگام

ہر جا کہ هست بر تو نام محمد است

آہ و فغان تخر و غمناک میکند
گوید بسینہ آنکہ دل چاک میکند

ہر جا کہ هست بر تو نام محمد است

مدرس میرزا حیدر علی صاحب حکیم بخشا

اعتنی یابی کہک پکارون آو یا احمد
غرق بحر عصیان ہوں مجھے بھراو یا احمد

آواز دے میرے ناخدا بجاو یا احمد

کناہ و معصیت کے چاہ میں ڈوبا پڑا ہوں
شہنشاہ امم میں آپ اور عاجز گدا ہوں نہیں

شفاعت خواہ ہوں امید دل بر لاو یا احمد

تمجین حق نے دیا ہی ایشہ دین رتبہ عالی

مست مئے الست ز جام محمد است
بر من ہمیشہ رحمت عام محمد است

ای من فدای آنکہ غلام محمد است

ہر دانہ اشش بخر من غنبر برابر است
نی فی غلط بہ ملک سکندر برابر است

ای من فدای آنکہ غلام محمد است

شد نار حق برو ہمہ گلزار چون خیل
گر فی المثل بود ہمہ اصحاب فیل فیل

ای من فدای آنکہ غلام محمد است

ہیچون کلیم میکند از مدح او کلام
ہر کہ خاک راہ شود خشنش مقام

ای من فدای آنکہ غلام محمد است

چون گرد باد بر سر خود خاک میکند
خاک درینجا ز گنہ پاک میکند

ای من فدای آنکہ غلام محمد است

مدرس میرزا حیدر علی صاحب حکیم بخشا

کمال لطف سے بھر کر کم آؤ یا احمد
بھی وقت زحم ہی مدد فرماؤ یا احمد

خدا کیواسطے دُوبی تراؤ ناؤ یا احمد

نہ غفنی کے ہوں قابل اور نہ دنیا کارا ہوں
میری اب دشگیری کیجئے بے دست و پا ہوں نہیں

خدا کیواسطے دُوبی تراؤ ناؤ یا احمد

پسرد کار بار و جہان ہی ملکی و مالی

مراد دلکو پہنچے کیسے کیسے سخت جنبالی

اب اس عاجز کی الجھن بہر حق سلجھاؤ یا احمد

غلامی سے مجھے سلطانِ دین مسرور کر دیجے

عطا و بخشش احسان سے دل معمور کر دیجے

سرخاک قنادہ عرش پر پہنچاؤ یا احمد

غم و رنج و الم نے بی طرح مجھ کو ستایا ہی

فلک پہر نے دستِ ستم یہاں تک بڑھایا ہی

ستارہ مجھ سپاہِ بخت کا چمکاؤ یا احمد

ہنال دلکو میرے باور اور شاد کر دیجے

چمن امید دل کا تازہ و آباد کر دیجے

زمین خشک ہوں ابر کرم برساؤ یا احمد

فلک نے صورتِ سنگِ فلاخن دور پھینکا ہی

ستم سے شیشہ دلکو میرے کر چور پھینکا ہی

ستابی منزل مقصود کو پہنچاؤ یا احمد

تم سے مجھے دریائے فیض اب آشنا کر دو

میری خواہش سے افزون مخزنِ جود و سخا کر دو

ورق مجھ طالعِ برگشتہ کا پلٹاؤ یا احمد

پختِ چین ہوں ای رحتِ روح دروانِ ہدم

یکڑ بیٹھا ہوں دامنِ آپ کا مضبوط اور محکم

سرورِ یدہ سے بارِ الم سرکاؤ یا احمد

تیغِ ہر دو عالم در پہ تیرے زار آیا ہوں

میحا آپ ہیں بہر دو ابھیا ر آیا ہوں

دل نالان کو فطر رحم سے بہلاؤ یا احمد

تھا دنیا میں اور عقبی میں جسکا جز خدا والی

خدا کی واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

سیاہی ظلمتِ دل کی میری کا فور کر دیجے

پہرے مقدور کا مقدور با مقدور کر دیجے

خدا کی واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

خوشی راحت فراغت نے سر سر نہ چھپایا ہی

خلافِ خواہش دل روز کو شب کر دکھایا ہی

خدا کی واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

غم و اندوہ کی بنیاد کو برباد کر دیجے

خزان سے گلشنِ سستی میری آزاد کر دیجے

خدا کی واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

خرین و مضطر و حیرت زدہ رنجور پھینکا ہی

غریزون اور جگر بند و نئے بھی مہجور پھینکا ہی

خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

دِ مطلب سے اسی ابر کرم دامنِ مہر بھر دو

زمرِ لعل و الہاس دو با قوت و گوہر دو

خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

رکا جاتا ہی دم سکین دوا سی مفتحِ آدم

چھڑا کر قیدِ دنیا سے مجھے اب کیجئے خورم

خدا کی واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

جلِ شرمندہ بیغرتِ ذلیل و خوار آیا ہوں

شفاد و مرضِ غم سے عاجز و لاچار آیا ہوں

خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

بحق حضرت صدیق اکبر اور عمر عادل
بحق آل و اہل بیت و خورشید و مہ کامل

مناجات ثفا مقبول اب فرماؤ یا احمد

بحق حضرت عثمان غنی اور شیر دریا دل
بحق تابعین و تبع تابع جملگی سٹل

خدا کے واسطے دُوبی تراؤ ناؤ یا احمد

ترجیع نبی مولف

خاتم جملہ رسل ہی وہ شہنشاہ غیور
ہی رضا او کی خداوندِ جہان کو منظور
ماہ و خورشید ہوئے نور سے اسکے نور
اوسکے اوصاف کا کرتے ہیں ملائک ندور

گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

شاہِ لولاک ہی محبوب جناب باری
ہی شفاعت کی غایت اوسے منصب داری
وہ بکا و بکا جسے اوس کی نہ ہوگی خواری
گلشنِ خلدین ہی اسکے لئے تیار ہی

گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

کیون ہوا محمد مختار جہان کا مختار
ظلمت کفر ہوئی نور سے اوسکے فی الزار
باغِ عالم میں ہزاروں ہوئے نافرمانِ خوار
تھے جو صحرا وہ بنے رحمت حق سے گلزار

گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

رحمت حق ہی وہ کیونکر نہ کہوں اوسکو رحیم
حزبِ جان نام ہی اوسکا تو نہیں ہی کچھ بیم
درِ عصیان کا شہنشاہ رسالت ہی حکیم
اوسکی فرقت میں ہمارا دل مضطرب و دیم

نام ہی عرش کی پیشانی پر اوسکا مہطور
صفتِ مصحفِ رخ او کی ہی قرآن میں ضرور
جلوہ نور خدا حسن سے ہی اسکے ظہور
شوق سے کہتی ہی گلزارِ جہان میں ہر دور

برد و گیسو فرح بخش محمد صلوٰۃ

نور سے اسکے پہر پیدا ہوئی خلقت ساری
بخشی ہی ملک نبوت کی اوسے سالاری
نہ اوسے پل پہ ہو چلنے سے کبھی دشواری
سی محبانِ نبی جسے پڑھا یکبار ہی

برد و گیسو فرح بخش محمد صلوٰۃ

اوسکے باعث ہوئی اللہ کی قدرت اظہار
کر دیا دینِ مبین خلقِ بین روشن اکبار
چمنِ دہر میں پھرا ز سر نو آسمانی بہار
دیکھ کر فرطِ خوشی سے وہیں بولا یہ ہزار

برد و گیسو فرح بخش محمد صلوٰۃ

نام سے اوسکے کٹا جاتا ہی شیطانِ حیم
بخشد گامیرے عصیان کو خداوندِ کرم
ہی نہیں اوسکے سوا شافی دلہائے سقیم
لطف کر مجھ پر طرف سے میری پہنچا دے نسیم

بگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

ساکن عرش برین زینت ارض و افلاک
خسرو کون و مکان حامی دین سید پاک
ناز کی گل یسن و ما آرز سناک
مثل گل آپ کی دوری میں گریبان ہی چاک

بگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

ذرہ خاک دیر پاک ہی تیرا خورشید
آپ کے نور سے پایا ہی تجلی خورشید
ہن نگر رکھتا ہی رویت کی تمنا خورشید
آنکھیں کھولے ہوئے ہی صورت تیرا خورشید

بگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

صاحب تاج ولیکن گوہر دریائے نجات
مدح خوان موسیٰ و داؤد نہ کیوں ہوں ذرات
عرش ہی فرش تیرا تو ہی وہ عالی درجات
مثل بلقیس کنیز میں ہیں ہزاروں عورات

بگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

دل ہی وارفتہ انداز وادائے احمد
مغربین روز ازل سے ہی ہوائے احمد
ہی زبان اپنی سدا مدح سرائے احمد
روز و شب رستے ہیں مصروف ثنائے احمد

بگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

ہی تمنا کہ تیرا وضو نور دیکھوں
استان در دولت پہ چین اپنی ملوں

برد و گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

خاص محبوب خدا والی ملک و لاک
ابر الطاف و کرم گوہر بحر ادراک
بلبل قدس بہار سپمن اعطیناک
عاشق زار ہی کیونکر نہ ٹرھے بہ غمناک

برد و گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

ایک ادنیٰ ہی چراغ آپ کے گھر کا خورشید
رو برو آپ کے رخسار کے ہو کیا خورشید
ہی خدا آپ پہ اسی سید والا خورشید
شوق میں کتنا ہی ہر وقت ہو شیدا خورشید

برد و گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

والی کشور کوین شہ نیک صفات
بیرے اوصاف سے مملو ہی زبور و تورات
ای سلیمان تیرے مضمون ہیں پری وجہات
شاد ہو کر وہ پڑھا کرتی ہیں اکثر اوقات

برد و گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

بھا گیا آنکھوں کو ہی حسن و صفائے احمد
مال کیا مال ہی جان بھی ہی فدائے احمد
کیا عجب ہو نظر مہر و عطائے احمد
کتے ہیں عاشق و شیدا اے ثنائے احمد

برد و گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

نخانہ چشم جو بے نور ہی پُر نور کروں
گر دشمع لحدی صورت پر وانا پھروں

چھوڑ کر ہند کو بین جا کے مدینہ بین رہون
خاتمہ خیر ہوا و دولت ایمان پاؤن

اگر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

دل کو خالی نہ رکھو عشقِ بنی سے زہن ہار
شمعِ الفت سے رکھو خانہ دل پر انوار
رہو مد آج تم اس سرورِ دین کے ہر بار
نظر آجائگا اوس عینِ عطا کا دیدار

اگر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

تم ہو شمعِ حرمِ دینِ مبین نورِ الہ
حقِ تعالیٰ نے کیا سب کا تھیں پشت و نپاہ
تم ہو حضورِ ہدینِ حق رسالتِ واللہ
نارِ دوزخ سے وفا کی ہو رہائی پاشاہ

اگر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

وروان عشقِ شہنشاہ رسالتِ بین مہرون
جبکہ ہو حشر کا دن قبر سے کتنا اٹھون

بر دو گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

ہر گھڑی کرتے رہو یاد حبیبِ غفار
رہو پر وائے جان بازِ رسولِ محنت
نقدِ جان اپنا کر و احمدِ مرسل پہ تیار
مومنو شوق سے تم پڑھتے رہو لیل و نہار

بر دو گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

تم ہو تسلیمِ نبوت کے شرِ عالیجاہ
راہِ حق سب کو ملی تم نے دکھائی جب راہ
آپ کی ہر سے ہی امتِ عاصی کی نپاہ
با و صنو ہو کے بعد شوق کے سی ہر گاہ

بر دو گیسوی فرج بخش محمد صلوٰۃ

مدرس مولف در وفات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات

بحرہ عاقل نہا جن سے بزرگِ گلشن
یا جان عاشق و معشوق بین تھے لطف سخن

حیفِ چشمِ زدن صحبت یا را خرد

رن گلزنک جو تھا تازگی باغ و بہار
ہر گھڑی پیش نظر رہتا تھا وہ لیل و نہار

حیفِ چشمِ زدن صحبت یا را خرد

چھپ گیا گلشنِ دنیا سے جو وہ رشکِ پری
خاک اُڑانے لگی ماتم کی نسیمِ سحری

حیفِ چشمِ زدن صحبت یا را خرد

با انھیں کا وہ مکان آج ہوا ہی مدفن
یا اوسی جا سے بیا آج یہی ہی شیون

روی گل یسر ندیدیم و بہارِ خرد

خارِ غم نیلے کر سے ہی دل اصحابِ فگار
کرتے ہیں اب ہی نالے صفتِ بلبلِ رار

روی گل یسر ندیدیم و بہارِ خرد

چشمِ گرے کو نظر آئی پریشانیِ نظری
سرو پر قمری یہی کرنے لگی نوہِ گری

روی گل یسر ندیدیم و بہارِ خرد

جامہ ماتم بین سیہ پیر فلک لے پہنا
جگر لالہ بھی اس صد بیسے خون ہونے لگا

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

حال جبریل پریشان ہوا مثل کا کل
سب گیا چین میرا جب سے گیا غیرت گل

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

بولے صدیق کہ میں جان فدا کیوں نہ کروں
باغ ویران ہوا میرا عزا کیوں نہ کروں

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

ہو گیا درد و الم آج میرا عیش و طرب
صبح سان چاک گریبان میں خوبانِ عرب

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

اسی اندوہ میں تھے جان سے آزادہ بلال
سببِ نیست تھا بس اذکا حضوری و وصال

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

اک طرف غایت تھیں سچ و الم سے نالان
ایک جانب کو تھے صدیق و عمر بھی گریان

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

تھا سی عم میں گرفتار اویس قرنی
سن جو پائی خبر فوت نگار مدنی

چیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

بہر رو رو کے وہ کہتے تھے کہ اسی باد صبا
بیدار تھا تپِ وقت سے بدن میں لرزا

داغ ہجران مہ و خورشید نے دل پر کھایا
بلبل زار نے رو رو کے کیا بہرہ نالا

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

سچ کھا کھا کے لگے کہنے بزمِ سنبھل
تو بھی ہمراہ میرے نالے کر اب ای بلبل

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

جانِ جانان ہی گیا آہ و بکا کیوں نہ کروں
صفتِ بلبل غمگین یہ نہ ادا کیوں نہ کروں

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

روزِ روشن نظر آتا ہی مجھے تیرہ شب
ہو کے کعبہ بھی سیہ پوش یہ کرتا ہی تعب

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

تھے وہ پروانہ آن شمع شبستانِ جمال
کہتے تھے اب تو میرا جینا جہان میں ہی محال

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

اک طرف فاطمہ کی آنکھوں نے تھے اشک و ان
اک طرف تھی لب عثمان و علی پر یہ فغان

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

کوہ و صحرا میں بھٹکتے تھے غریب الوطنی
کی یہ بہرہاں ت بصد جان کنی و سینہ زنی

روی گل پسندیدیم و بہار آخر شد

بو مجھے اس گل بستانِ نبوت کی سونگھا
دیکھ کر شرب و بطحی کو یہہ کرتے تھے صدا

حیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

شمع کی طرح دہ رور و کے بعد سوز و گداز
رونق مسجد نبوی ہوئی ہی ہی پرواز

حیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

گوئی کہتا تھا کہ گنجینہ لولاک کٹ
شورِ محشر کوئی کعبے میں کرے تھا بر پا

حیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

بہن آگے و فاتاب بیانِ کتیر
رہلتِ احمق مختار سے ہیں سب دلگیر

حیف چشم زدن صحبت یار آخر شد

روی گل نیریدیم و بہار آخر شد

کہتے تھے اے بہن کون پڑھا و بچا منہ از
درو دیوار سے آتی تھی چلی بہہ آواز

روی گل نیریدیم و بہار آخر شد

مار کر دستِ الم سر پہ کوئی روتا تھا
کوئی پناہ حرم پر یہہ کرے تھا نالا

روی گل نیریدیم و بہار آخر شد

ازہ غم نے قلم سا ہی جگر ڈالا چیر
رنگ رخ کیوں نہ تو تبدیل یہہ سنکر تقریر

روی گل نیریدیم و بہار آخر شد

مسدیں در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم من تصنیف قاضی محمد کوثر صاحب مرگے مخلص کوثر

پہلے جو کہنا تو حمید خالق ارض و سما
پھر کسی کی جو کیا چاہیں کریں مدح و ثنا

یہہ چار ارکان ہیں ایوانِ دین کے باصفا

چار بارانِ پیغمبر صاحب ارشاد ہیں
خیمہ دین متین کے یہہ چار اوتاد ہیں

یہہ چار ارکان ہیں ایوانِ دین کے باصفا

حق نے پیغمبر کے حق میں جو کہا الصابرین
جمع کر تعریف ضمنی سے یہہ فرمایا وہ ہیں

یہہ چار ارکان ہیں ایوانِ دین کے باصفا

ثانی اثنین اذہما فی الغار بیٹے پہلے یار
تیسرے کو صحبت الرضوان سے ہی اک افتخار

یہہ چار ارکان ہیں ایوانِ دین کے باصفا

بعدہ لغت محمد مصطفیٰ خیر الوری
چار بارانِ نبی کی مدح کہنا ہی بجا

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

بوستانِ عظمت و اجلال کے شمشاد ہیں
انہیں پیغمبر کے دوسرے ہیں دو داماد ہیں

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

پھر اسی آیت میں با ترتیب چاروں کے ہیں
صادقین و فائین و منفقین مستغفرین

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ہی من اتبعک انھیں کا وصف جو ہیں دُرُود
انما ہی وصف ہیں ان کے جو ہیں دُرُود

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

سورۃ واللیل میں تعریف پہلے یار کی
ہی صفت مصحف میں ذی النورین شب بیدار کی

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

ہیں حدیث مصطفیٰ یہ ہیں میرے چار یار
چاہ رکھیں گے وہی ان کی جو ہی ایماندار

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے صفا

بولے حضرت میں سخا کا شہر بوبکر اسکا دُر
میں ہوں اقلیم حیا دُر اسکا عثمان نامور

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

چار یاروں کا ہی رتبہ سب سے اعلیٰ بیشتر
عاصیوں کو حشر میں بخشا دین حق سے چاہ کر

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

ایک سب سے پہلے ایمان لا ہوئے حق کے ولی
تیسرے اپنے دولت دین پر سب خرچ کی

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

ہیں یقین و صدق میں صدیق اکبر نامور
ہی حیا و حلم ذی النورین کا مشہور رنر

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

چار یار ذکا و سیدہ ہی جو یوسف کو ملا
حشر و نشر اسکا اونھیں کے ساتھ ہوگا بر ملا

یہ چار ارکان ہیں ایوان دین کے باصفا

اور ارجل ہی رعایت دوسرے سردار کی
ہی اتنی میں ہی صفت سب جید رکرا کی

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

دل منافق کا نہ ہوگا ان کی الفت سے قر
طعن انہیں سے کسی پر جو کرے سو ہووے خواہ

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

میں شجاعت کا ہوں کثور اسکا دروازہ عمر
میں ہوں شہر علم اسکا دُر علی فرخ سیر

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

بار بار بولے ہیں اول کو جنتی خیر البشر
اور دیوین مومنوں کو آب کو شر جام بھر

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

دوسرے سے دین اور اسلام کو قوت ہوئی
ہاتھ سے چوتھے کے مشک کفر کی جڑ کاٹ گئی

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

عدل سے فاروق عادل ہیں جہاں میں منہر
علم اور حکمت میں ہر تر جید بر عالی گہر

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ہی قوی امید ہوگا اسکا دُر حکیم بھلا
اور اونھیں کے ساتھ ہی جاوے گا جنت کو چلا

یعنے بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

مدرس شاہ طہر در مدح پختن

یعنے سموم جانگزا کہتے ہیں سب جسکو و با

چلنے لگی ہی بی طرح باغ جہان میں یہ ہوا

یارب طفیلِ پیچتن مجھ کو اس آفت سے بچا	بین ہر گھڑی اور ہر نفس پڑھ کر ہی من بکھنا
لی خمتہ اطفی بہا حرا لو بالحا طمہ	المصطفیٰ والمرئى وابناہما والفاطمہ
تو یا نبی اللہ خبر با حرمتِ آل و وصی	تا آپ رحمت سے کہیں سوز و باہو منطفی
میرا وسیلہ پیچتن برکت سے اونکے نام کی	لمتی ہی ہر آفت بلا ہو کیون نہ دل ہر قوی
لی خمتہ اطفی بہا حرا لو بالحا طمہ	المصطفیٰ والمرئى وابناہما والفاطمہ
ہی یا جناب پیچتن وصف آپ کا قرآن میں	لو لاک اور قسط ہر آیات تھاری شان میں
دافع بلا کا تم سوا آتا نہیں ہی دہانین	ہی یہ میرا اور دوزمان ہی جان جتنک جانین
لی خمتہ اطفی بہا حرا لو بالحا طمہ	المصطفیٰ والمرئى وابناہما والفاطمہ
واللہ غیر از پیچتن یا را کسی کو یہ کہان	جو اس بلا کو ٹال دے ہووے تیغِ عاصیان
باور نہ آتا ہو جسے دیکھے عیان کا کیا بیان	لکھتے ہیں دروازہ یہ بہت ناگھر سے دارالان
لی خمتہ اطفی بہا حرا لو بالحا طمہ	المصطفیٰ والمرئى وابناہما والفاطمہ
ہی گرم گریہ یہ ہوا جون نارد و زنجِ بیشتر	لازم ہی تجھ کو جوشِ پردریائے حیرت کے نظر
ہرگز حواسِ ختمہ کم تو وہم سے اپنے نہ کر	بعد از نمازِ پنجوقت اسکو بڑھا کر ای ظفر
لی خمتہ اطفی بہا حرا لو بالحا طمہ	المصطفیٰ والمرئى وابناہما والفاطمہ

آغازِ خیمت و مسد و مدحِ نور عین نبی الحسن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما

مسدِ شاہِ ظفر

نماز پڑھ کے سدا سجدہ و قیام کے ساتھ	و طیفہ چاہئے ذکرِ غمِ امام کے ساتھ
اگر یہ دوستی اس سرورِ انام کے ساتھ	تو وردِ صبح کے ساتھ اور وردِ شام کے ساتھ
سلامِ شہِ موصولہ علی الدوام کے ساتھ	کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ
ہزارہ کوئی عبادات میں رہے مشغول	جو دل میں رکھتا نہو حبِ اہل بیتِ رسول
نماز و سکی ہو مقبول فی دعا ہو قبول	جو ہو تو دولتِ ہر دوزخاں ہوائے حصول
سلامِ شہِ موصولہ علی الدوام کے ساتھ	کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

بجز حسین ہو کوئی شیعہ امت کہا
بغیر اوسکی اطاعت ادا ہو طاعت کیا

سلام نہ ہو صلوة علی الدوام کے ساتھ

وہ شاہ ہر دوسرا نور چشم شاہ نجف
یہ نماز ملک باز حسین جب فلک پر صف

سلام نہ ہو صلوة علی الدوام کے ساتھ

جہا نہیں ہے جو کوئی خاص بندہ معبود
رہے حسین کے غم میں دل اسکا درد آلود

سلام نہ ہو صلوة علی الدوام کے ساتھ

حسین ابن علی ہی وہ شاہ ہر دوجہان
سلام بھیجے اوپر ہمیشہ بادل و جان

سلام نہ ہو صلوة علی الدوام کے ساتھ

غم حسین میں جو تیری چشم ہی پر غم
ہر ایک شاخ قرہ سے ظفر نبا کے قلم

سلام نہ ہو صلوة علی الدوام کے ساتھ

محسن یا د علی

رہنم کس شوکت سے اسپ غازیان چکر میں تھے
شکریا میں سب پیرو جان چکر میں تھے

خوف سے شہ کے بھی بان و نشان چکر میں تھے

کر بلا میں لشکر دین آج باغ و شان
دشت میں پھرتے تھے لرزان خوف سے شیر زبان

رہنم کس شوکت سے اسپ غازیان چکر میں تھے

بھینچ کر سلطان دین نے جگھڑی تیغ دودم

کرسے خود نہ شفاعت تو پھر شفاعت کیا
نہ ہو جو اوسکی محبت تو ہی عبادت کیا

کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

جھکا جو اوسکی طرف وہ جھکا خدا کی طرف
کہیں حسین کو اللہ نے دیا ہی شرف

کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

نہو نماز قضا اس سے اور ترک درود
کہ اوسکے واسطے ہی دو جہا نہیں بہرہ بود

کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

کہ جسکے جن و بشر بپا ہیں تابع فرمان
یہی ہی دین ہی اسلام اور یہی ایمان

کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

سیا ہی اسمیں نہیں رو تنہائی سے کام
بہرہ لکے پرچے بہرہ آنکھوں نے کر ہمیشہ رقم

کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

دیکھ کر حیرت سے جنگ آسمان چکر میں تھے
فسرون سے لیکے اورتا پاسبان چکر میں تھے

کمان پتے تھے رعب سے اعدا کے ساگر مردان
کمان کروں ایمو منوا و سکے کجمل کا بیان

کر دئے اک آئین تھا ہزاروں سرمست

دیکھو اس شاہ زمین کو دنگ تھے اہل ستم

مارتے تھے دشمنوں کو زمین وہ شاہِ ام

دیکھ کر حسرت سے جنکو آسمان چکر میں تھے

جا پڑے اعدا میں جدم کھنچا شمشیر کو

کر دیا اک وار میں دو ٹکڑے ہر بے پیر کو

تھے کھڑے شدہ بھی ہاتھوں میں تھا بے تیر کو

دیکھ کر حیران تھے اہل دغا شمشیر کو

شکر اعدا میں سب بیرو جوان چکر میں تھے

فوج میں اعدا کے بریا نوح کا طوفان تھا

خون سے مانند لالہ زار سب میدان تھا

خوف سے کو فیکا شکر قالب بیجان تھا

ہوش کھوئے تھے سیریدی کب کا اوسان تھا

سروں سے لیکے اور تاپا سب ان چکر میں تھے

شاہ کی شمشیر زمین جگھڑی جاتی چمک

چونک پڑے اہل کوفہ آنکھ جاتی تھی جھپک

مرحبا صل علی کہتے تھے سب جن و ملک

دیکھ کر تیغ دو دم کے آبداری کی دمک

خوف سے نہ کے بھی بان و نشان چکر میں تھے

حشمت و جلال خدا نے شاہ کو کی تھی سطا

تھی وے منظور او نکو شمشیر حق کی رضا

اس لئے پائی شہادت اور دیا سر کو جھکا

اس رضا جوئی یہ اسی پاد علی سے فدا

حور و غلمان اس و جان کرو بیان چکر میں تھے

مدرس ضعیف

ماگہاں اک روز گلشن میں کیا غم نے نزول

ایک فرقہ سے مرجھائے تھے اور چھڑتے تھے بھول

بلبلین پھرتی تھیں اڑتی ڈالتی تھیں ہر مین بھول

بیت یہ بڑھتا تھا مالی ہو بہت خاطر ملول

لالہ دار دستہ نشان از ماتم آل رسول

سبزی ز حسن خون حسین داغ بتول

لوہی تھی خاک میں گرے پری ہو پیرا

اور چلبلی سیوتی روتی کھڑی تھی زار زار

اشرفی ہو زرد در کہتی تھی اسی پروردگار

قمر لون کی ہر طرف سے یہ صدا تھی اور کار

لالہ دار دستہ نشان از ماتم آل رسول

سبزی ز حسن خون حسین داغ بتول

سپر گنتی تھی اپس کا ہو کے حیران گلبدن

اور کہتی یا الہی کیوں ہوا ویران چمن

ہو گیا سبیل پریشان پستی تھی نستر

کر کے دا ویا گل اپنا پھاڑتے تھے پیرین

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

عشق بیجان غم سے ہر دم رو کے کھانا پیچ و تاب
نونا لان چمن بھولے بھی پڑھنا کتاب

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

سرو غم کھاتا تھا دیکھ اس حال کو بہوش ہو
جان کنین سخت ہی مجھ پر کوئی یسین پڑھو

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

درد و غم سے دلمین اٹھتی تھی گل زیب کے رول
ہو گیا دیر چمن اک بلبلین دن اُرتی تھی دھول

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

مست ہو کر کیوڑا بن میں بھٹکتا تھا کھڑا
اور گلاب لے چمن کو ہو گیا تھا غم بڑا

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

یہ سب مل ہوڑے تھے بھی مرغِ سحر
گل انار آتا تھا سر آتشیں اک شعلہ دھر

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

راے بیل اور چاندنی روئے تھے مل و لون گلی
ریشک کھاتا تھا گلاب اور خاک مہنہ کو تھلا

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

پیش قدمی کر کے میں آیا دل سے در صحن
گرد اور اطراف سب بیٹھے تھے اہل انجمن

لالہ دار دسہ نشان از ماتم آل رسول

یکے رخصت شاہ جب دل سے چلا ہو کر سوار

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

اور گل نیلو فرین کہتا کہاں ہی آفتاب
چھایاں غنچوں کی پھٹ رہی تھیں کھانا تھا جوب

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

اور کہا شمع دسے مجھ درد کی دار و گرد
دیکھ اور سکے حال پر کہتا تھا یہ صبر و برگ رو

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

اور جانی سے چمن کے گنتی تھی بر چھٹی کی ہول
ہو کے دیو نے یہی کہتے تھے شبنم کے پھول

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

غم سے یہ گل جعفری افسوس کھا کر جھڑپا
ہو بہت نکلین یہ کہتا تھا گل طرہ کھڑا

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

ہو گیا تھا خون میں دامن گل مہدی کا تر
انکھ سے آنسو بہا کہتے تھے لون گل آہ کہ

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

عشق میں سوئے تھی لگتے تھے داؤد کو تلملے
اور گل قد و س گل خیر و بہر کہتے دل جلے

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

فرش محمل تھا بچھا بیٹھا تھا دل ان اک شہ حسن
شمع روتی تھی کھڑی اور غم سے کہتی تھی سخن

سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

ہاتھ میں شہو کا پنکھا مورچل لیکر چپا

دست بستہ ہو کھڑے تھے سارے در و درتہ قطار

لالہ دار دستہ شان از ماتم ال رسول

ہو گئے مین نیلگون ماتم مین سب لون فلک
آہ یہ غم اب چلا جا و بجا سب چہ شہزادک

لالہ دار دستہ شان از ماتم ال رسول

شور کر چو طرف سے کہتے تھے سارے چو بدار

سہری زہر حسن خون حسین داغ بتول

اب بھی اس غم سے گریبان ہی چہا نہیں اہلک
ختم کر اسکو ضعیف اب رو کے کہتے ہیں ملک

سہری زہر حسن خون حسین داغ بتول

محمس افغان

جب بیان آپ کی توصیف ہو قرآن کے بیچ
خود شاعر نے کیا سورہ رحمان کے بیچ

وصف لکھنے کی کہاں تاب ہو انسان کے بیچ
معدن راز ہی سب لولو و مرجان کے بیچ

وہ ہیں فرزند علی زیور قرآن کے بیچ

آپ کی مدح و ثنا کرتے ہیں سب بلبل زار
لب و دندان پہ کرین لعل بخشان کو شار

کھل شبنم سے وضو کرتے ہیں کھولے منقار
دشت اور کوہ مین کہتے ہیں پرند بہر کار

کیا بہار آئی ہی اب گلشن ویران کے بیچ

آپ ہیں شیر خداوند کے لاریب لیر
ہو جگر بند علی تخت دل خیر بشر

درج نبوی کے ہو واسد رخشان گوہر
دیو جنات ہوئے آپ سے عاجز یکسر

پربان بھی تابع فرمان ہیں پریشان کے بیچ

تم ہو لاریب شہنشاہ نبوت کے وزیر
تم کو خالق نے کیا حامی کل خورد و کبیر

ہی شرف ملو ملاحق سے شہ بدیشیر
جز ترے ککو ملا شاہ شہادت کا سریر

تم ہو مختار سبھی جنت و علماں کے بیچ

در و یا قوت جڑے جنکے محل کے اطراف
تخت بلور پہ جنکے وہ حریری مین غلاف

مثل خورشید کے کو شک مین عدین شفا
ہشت فردوس کی جاگیر کیا حق نے معا

حوض کوثر کو دیا آپ کے فرمان کے بیچ

صبر اور شکر کو خالق نے کیا تم پر ختم
شرع نبوی پہ کئے سرکشیں اپنے قلم

سردیا صبر کیا جبکہ ہوا تم پہ ستم
کیا عطا تمکو مراتب مین شہادت کے بہم

تم ہو محبوب خدا جان اور ایمان کے بیچ

آرزو ہی کہ رکھو مجھ کو غلامی میں مدام
بختوانا میرے عصیان کو شہنشاہِ انام

آپ کے ذکر کا ہی افغان غلامانِ غلام
ذات سے آپ کی عاصی کو ہی امید نام

تم وسیلے ہو میرے حشر کے مابین کے بیچ

محسن شاہ ظفر

جسکی مان نہ ہر ہی بابا جید پر گرا رہی
ایک بھائی اوسکا عباس علم بردار رہی

اشکو مجرا جگانا نا اٹھ محنت رہی
ایک تو بھائی حسن نم سے جگر افگار رہی

آپ کھینچے ہفتہ میں اسلام کی تلوار رہی

پانوں میں بیٹری گلے میں طوق پیر پیادہ پا
کہتے تھے اب رحم اسیر تم کرو بہر خدا

قید ہو کر شام کو جدم چلے زین العبا
نازیبا نے جب دکھائے آنکراہل جفا

ایک تو مظلوم ہی اور دوسرا بھاری

پری ہی ہنس ہنس کے فرماتے تھے شاہ تائب
امت جیسی نہیں اک آئین یہ سب کا سب

گو کہ اہل ظلم دیتے شہ کو تھے بیچ و نقب
کیا دکھاؤں انکو رقی آتشِ قہر و غضب

شکراہل جفا ہوتا بھی فی النار رہی

دینک عباس کو روپا کئے و احسرتا
کہتے تھے سرور کہ اکبر سی ضعیفی کا عصا

بازوئے شہ کے ہوئے جب اٹھ شاؤن سے جدا
جا کر آخر لاٹش پر رور و لصد آہ و بکا

بر نہ ہو جب ہفتہ ہی تن پر عصا بیکار رہی

پھر بھلا اس ذکر کے ہوئے کس سے کیجے التی
آئیے اب تو مدد کیو واسطے بہر خدا

ہین دیر دولت سے ہوئے بہرہ ور شاہ و گدا
آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں پر ظفر ہی آپ کا

احسین ابن علی شہ بہت لاچار رہی

عزیز جناب فقیر محمد خان صاحب رسالدار مرحوم المثنیٰ حسن گوپا

سننے تھے مجھ سے نہ لعین زر کیواسطے
پانی پلاؤ ساقی کو شر کے واسطے

دیتے تھے اہل بیتِ پیغمبر کے واسطے
کہتے تھے شیر تک نہیں اصغر کیواسطے

نبد ۲

جب تیرکھا کے اصغر بے شرم رگیا
باشاہ دین بناؤ میرا لال کیا ہوا

گودی کو خالی دیکھ کے بانو نے یون کہا
اصغر کو لاؤ خالق اکبر کے واسطے

نبد ۳

کہنتی تھی بانو بیٹے سے رٹنے کو تو نہ جا
مان ہو نہیں تیری مان لے اتنا میرا کہا

اور جانیگا تو پھر مجھے جیستنا نہ پائیگا
اکبر تجھے مین دیتی ہوں سرور کیواسطے

نبد ۴

سمجھا نہ یہہ شفی کہ سکی نہ ہی بے پدر
مطلق رہا نہ دل مین بد اللہ کا خطر

کانٹے پڑے ہین پیاس سے ساری زبان پر
دوڑا بالا تھا اوسنے جو گوہر کیواسطے

نبد ۵

تھی بہراہل بیت محمد بنائے خلد
آتے تھے جتکے واسطے یا اٹھائے خلد

زندان ہوا نصیب انھین یا بجائے خلد
محتاج یا وہ ہو گئے چادر کے واسطے

نبد ۶

زینب یہہ کہنتی تھی کہ میرا کاٹ ڈال سر
آخر کو کاٹ ڈالا سر شاہ بحر و بر

ای شرم میرے بھائی کی چھائی سے تو اتر
دیتی رہی خدا و پیہر کے واسطے

نبد ۷

صخر کو ناگوار جو تھی فرقت پدر
لائے الہی جسد میرے باپ کی خبر

کہنتی تھی خط کو بال کبوتر سے باز دھکر
شہیر بنے یہہ نامہ کبوتر کیواسطے

نبد ۸

سب کٹ گئے تولٹ گیا خیمہ امام کا
رور کے ظالمون سے سکی نہ نے تب کہا

بیرحم جبکہ سر سے لگے چھین نے ردا
چادر تو چھوڑ دو میری مادر کیواسطے

نبد ۹

تم نے تو شامیونہ کیا پاس مصطفیٰ

ہو کے دین مین کون تھا راہی رہنما

یہہ کیا جفا و جور ہی اسی قوم اشقی

سبط نبی کی عزت اظہر کے واسطے

نہد ۱۰

آیا جو غیظ میں سر شاہ ذوالفقار
حضرت کے ہاتھ میں ہی وہی تیغ آبدار

اپس میں کانپ کانپ کے بوئے یہہ بدشاہ
اثری تھی آسمان سے جو حیدر کیواسطے

نہد ۱۱

عباس نے جو دوش پہ شہ کا علم رکھا
زینبہ ایسا ہی تھا علمدار مہلقا

اوسوقت آئی عالم بالاسے یہہ صدا
سبط رسول پاک کے شکر کیواسطے

نہد ۱۲

مقتل پہ آئی خلد سے جدم بتول پاک
کینے لگی کہ لال تیرے قتلگہ کی خاک

رورو کے قبر شاہ پہ ہونے لگی ہلاک
سرمہ ہی آج دیدہ مادر کیواسطے

نہد ۱۳

صغیر کو چھوڑ کر جو چلے شاہ دین پناہ
دختر بکنتی رہ گئی مادر کی خاطر آہ

اہل حرم کا حال تھا کس مرتبہ تباہ
مادر رٹتی رہ گئی دختر کے واسطے

نہد ۱۴

جب حسین ابن علی کا کرین حُدا
یہہ کس حدیث کو نہی آیت میں ہی روا

کیونکر برا ہووے بھلا فوج شام کا
آل نبی کو قتل کرین زر کے واسطے

نہد ۱۵

زینب پکار ہی قتل کیا سب کو ظالمو
سرسر ہمارے ایک تو سرور کو رہنے دو

اتنا تو رحم حال پہ بیوون کے تم کہو
دیتی ہوں تم کو روح پیہر کے واسطے

نہد ۱۶

جائے تھے پاب رہنے جو سجاد نامدار
دیکھا جو بانو نے تو کہا اے کردگار

کانٹے لگے تھے پائے مبارک میں بیتار
تھے خار کیا یہہ میرے گل ترکیواسطے

نہد ۱۷

سر شاہ کا چڑھا کے جو نیزہ لچیلے
بہرہ سروہ تھا کہ فاطمہ کی گود میں رہے

عابدیہمہ رو کے کہتے تھے فوج نیرہ سے
کب تھا سنان تیز سنگر کے واسطے

نبد ۱۸

کہتے تھے خالی دیکھ کے سب اونکے دست و پا
رو کر جرم یہ کہتے تھے ای قوم عجیب

کہنا بتاؤ تم نے رکھا ہی کہاں چھپ
غزت ہماری لیتے ہو زور کے واسطے

نبد ۱۹

نورِ نظر جو ہووے پیمبر کا ای فلک
بیجا جو ہووے ساقی کوثر کا ای فلک

دل بند ہو جو فاطمہ اطہر کا ای فلک
ترسے وہ ایک پانی کے ساغر کو واسطے

نبد ۲۰

وہ سینہ جس کو چھاتی سے اپنی علی لگائے
اور وہ گلابی نے لے جکے بوسے ہائے

وہ سر کہ رکھے زانو پہ زہرا جے سلائے
کب تھا وہ تیرو نیزہ و خنجر کے واسطے

نبد ۲۱

گویا فقیر ہی تیرے نانا کے نام کا
روضہ ہی جس زمین میں خیر الانام کا

یا شاہ دین ہی بس یہی مطلب غلام کا
تھوڑی سی جا ملے مجھے بستر کو واسطے

مخمس شاہ ظفر

اوسے مجر جو شاہ دو جہان ہی
وہ سرور میں شاہ شہیدان جگ کا اُجیارا

بھکا مجر کو جب کے آسمان ہی
اللہ کا محبوب ہی وہ اور ہی وہ نبی کا پیارا

علی کا ہی جگر زہرا کی جان ہی

ستم ہی ساقی کوثر کا جانی
بانی کی اک بوند نہیں اور سوکھی جائے زبان

نہ پایا میں دن اک بوند پانی
مارے پیاس کی گرمی کے ہو نہو نہر آئے جان

ہو نہر بھیرتا سوکھی زبان ہی

موتے دن بیاہ کے قاسم جو زمین
کیسی جہندی عطر سہاک اور کیسی بیکلی رات

جدا ہی ہو گئی دولت و دہن میں
دولت کے توڑ تھکین اور دہن ملتی دلت

غم قاسم ہی بہ شادی کہاں ہی

گرے اکبر تو بر چھپی رہنم کھا کر

مارے گئے سب ساتی شگافی اکبر آب تر سے

خیمہ لٹا گھریا راجا اور اہل حرم سب پیاسے

جدھر دیکھو او دھر شور و فغان ہی

گئے اصغر گوشہ گو دین لیکر

پیاسے گلے میں او سکے ازری ہی ہی تیر کی بوند

دیکھ کے اونے باپ کی صورت آنکھیں لینی موت

گلے خشک و چشم غمچکان ہی

ہو میں دیکھ کر بھائی کو غلط

کہا زینب نے یہ با چشم گریان

ہی ہی جس کو پیار سے اپنی زہرا کو دی پالے

اویس کے تن پر گھاؤ لاگے بستے ہو کے نامے

سراب او سکا ہی اور نوک نشان ہی

جسے زہرا نے گو دین کھلایا

پیاروں اور سے او سکولا گے بر چھپی بھالے تیر

مائی او پر لوٹے رہنم کھایل سارا سر پہ

ہو کا زخم سے دریا روان ہی

سوئے زین العبا مجوس فوس

سیادہ پاپیے افسوس افسوس

جسکی یانوں کی مائی کو ہو چاند سورج پر فوق

اویس کے ہاتھوں تھکریان ہون او گلیم طوق

سفر در پیش ہی اور ناتوان ہی

ظفر اس غم سے اک عالم ہی مغموم

زیلہ ناگا اکاس نے کیونو جانی اندھیری رین

آمارے ماہین آنسو وٹنے ہی بھرے زمانہ نہیں

جسے دیکھو غرض ماتم کنان ہی

سوز فارسی

گردید چو شب روزیہ در نظر من

سبیلاب فنا کرد بیاحشتم تر من

خاموش شدہ مجمع حیرم نبوی حیف

بخت دل و جان سوخت ز آہ سحر من

در ماتم شبیر سوز و جگر من

از یغ جدا گشت سیرین علی حیف

سوز

ہی بہہ سب نقش فنا نقش و نگار گلشن
ہی ہوس بلبیل شیدا یہ خار گلشن
فطرۃ آب کوثر سے ہی گل ترن میں

دیکھ مت زگیں بہا رہا رنگ گلشن
بمھکو بھاتا نہیں خوش رنگ غذا گلشن
باغبانوں سے لٹا باغ پھیرن میں

مشہ

نہ کتنی نہیں وہ بکری طبع روان میری
تب قدر ہی کہ قدر کر میں قدر روان میری
یکساں ہیں سنگ و لعل و گہر و برہن
ہر مصرع لطیف سے پیدا ہیں چار رنگ
بلبل جو دیکھ لے تو اڑے بار بار رنگ
گو یا میں جا بجا سب گیل و ہرے ہو

مفتاح قصبیل باب سخن ہی زبان میری
دور تر ہی زبان فصاحت بیان میری
گو ہر ہیں بے بہا یہ کوئی مشتری نہیں
دکھلا رہی خامنہ جادو نگار رنگ
طد تہ سخن سے ہیں پیدا ہزار رنگ
بھولنے حرف حرف میں دامن بھرے ہو

سیف زبان تیز کا جو ہر کلام ہی
طبع رصاصہ فہی تو گو ہر کلام ہی
غواص بحر فکر نے گو ہر کالے ہیں

ہی فکر باغ خلد گیل تر کلام ہی
ہی متک سادہ سن تو معنی کلام ہی
بہتہ تر بے بہا کسے ہاتھ آئیواے ہیں

قدسی تمام خوشنمائے حسین ہیں
جن و بشر و انے عطاے حسین ہیں
اعلیٰ ہی جو حسین کو پہچانتا نہیں

عالم کے بادشاہ گائے حسین ہیں
سارے ہی تار و فاسے حسین ہیں
دنیا میں کون اون کے شرف جانتا نہیں

علم خدا کی فوج کا رایت حسین ہی
قرآن کی ہی جو روح وہ آیت حسین ہی
ایمان کی طرح اون کی ولا فرض میں ہی

خورشید آسمان ہدایت حسین ہی
نبدون پہ کبریا کی عنایت حسین ہی
آنکھوں کا نور جسم کی جان لگا چھین ہی

عالم میں علم دین کا مدینہ حسین ہی
انگشتہ جہان کا نگینہ حسین ہی
ہر دل پہ ہی اھدا ہوا نقش اون کے نام

دریاے نور حق کا سفینہ حسین ہی
سارے معرفت کا خزینہ حسین ہی
گھر گھر ہی فیض ہرور عالی مقام کا

بالائے عرش پاک مقام حسین ہی
عقد سے ہزار جل ہوں وہ نام حسین ہی

ذیقدر میں فصیح ہیں شیریں مقال ہیں

رحمت کے درہیں باب سخا و عطا ہیں یہ
مقن متین کے حاشیہ مدعا ہیں یہ

الاریب فیہ محرم اسرار حق ہیں یہ

ہر جسم چار چیز سے حق نے کیا بنا
یہ نور ہیں عناصر ربیع میں انکی کیا

کیا کام اس سے نور کو جوشی کف ہی

حسین پاک کا ہی حسم آشکار
اور یہ سے ہی یقین یم فیض آشکار

دیکھو تو ایک نام سے کیا کیا ظہور ہی

خالق نے یہ جہانین کے مرتبہ دیا
جب اسے نختن کار رقم عرش پر کیا

دی لوح نے صدا کہ بنائے جہان ہیں یہ

بس یکبیک جو عرش کی رونق ہوئی سوا
امی بادشاہ ارض و سما واسط العطا

آئی صدا کہ باعث افلاک میں ہی

ہی ایک ادھن فخر رسولان روزگار
ایک انہیں ہی علی ولی شیر کردگار

اک ہی حسن اور ایک شہ مشرقین ہی

کیون عاشقان شاہ سنار تہہ حشین
زہرا کی بان برون مکی مصطفیٰ کے چین

سیراب جوئے تشہ جام حسین ہی
قرآن کے بعد ہی تو کلام حسین ہی

کیونکہ نہوں کہ مصحف ناطق کے لال ہیں

وہ یہ گھر بنا دیا وہ با وفا ہیں یہ
شرح مقدمات کتاب خدا ہیں یہ

ناطق ہیں مصحف آپ کے میر و رقیب ہیں

پانی ہی اور خاک ہی آتش ہی اور ہوا
کیے شمار علم و مروت و فاسخا

مانند روح جسم منظر لطیف ہی

سین سجد سے ہی سعادت کو اعتبار
نیکی کا نون نام یہ میں اونکے ہوں شمار

آغاز جگہ حور ہی انجام نور ہی

مان باپ نور حق ہیں یہ میں نور کبریا
لکھنے میں با نچ حصے سوا ہو گئی ضیا

گو با قلم سوا کہ خدا کی زبان ہیں یہ

بلائے تب ملا یک درگاہ کبریا
یہ کون ہیں کہ جن کا یہ عالی ہی مرتبا

پہچان لو کہ نختن پاک ہیں ہی

جس کے قدم سے دین میں ہو گا آشکار
اک فاطمہ ہی بنت رسول فلک و قار

مظلومی جس کے چہرہ یہ ہی وہ حسین ہی

ستراج عرش عالم امکان کے ریب وزین
مہر سپہر عز و شرف شاہ مشرقین

رویکا ہی مقام جویا سعید ہو

عالم پہ مصطفیٰ کی محبت ہی آشکار
کاندھے پہ اپنے دین چڑھاتے تھے تین بار

آنکھوں نے ایسی اونکونہ اک تل جدا کیا

اوس دن کہاں تھے آہ رسولِ فلک حشم
تیرو نکا بیٹہ برستا تھا بکس یہ دمدم

داغ جگر ملا تھا شہ خوشخصاں کو

عاشورہ کی سحر کا یہ احوال ہی رقم
بیٹھا تھا دشمنوں میں امامِ فلک حشم

غل تھا کہ دو امان نہ شہِ مشرقین کو

گھوڑیہ غیش میں تھا پسیر شیرِ دگار
حر پہ تمام فوج کا اور اک نجف و زار

سب سے قبل شہِ تشنہ کام پر

بالا اتفاق سب نے لکھا ہی بصدِ ملا ل
اس وقت شہر سے بہہ عمر نے کیا مقتال

کس منہ سے میں کہوں کہ شکر سے کیا کیا

وہ زمین تین دن کا پیاسا شہید ہو

تھا ایک دم فراقِ نوا سونکا ناگوار ملا
قربان کبھی تھے خیر و را اور کبھی تبار

یہاں تک کہ نور عین کو انیر فدا کیا

گھیرے تھا جب حسین کو وہ لشکرِ ستم
نانا کور و کے ڈھونڈتے تھے خود شہِ اہم

کھویا تھا جب جہاد میں اکبر سے لال کو

بس دو پہر میں باغِ حسینی ہوا قتل
نہ سا تھ تھا پسیر نہ علمدار نہ علم

نو کون سے برھیونگی گرادِ حسین کو

سینہ تمام ظلم کے تیرو نے تھا فگار
اک پھول سا تو جسم تھا اور زخم سونہار

نرغہ تھا ظالموں کا امامِ انام پر

گھوڑیہ وقتِ عصر گر افاطمہ کا لال
ان تن سے کاٹ لے سر سلطان خوشخصاں

خجر سے شاہ کا سر انور جدا کیا

سور

جب آئے اہل بیتِ ہمدینے میں

جنش میں آیا روضہ سرور مدینے میں

لوٹا ہوا جو قافلہ آیا حسین کا

مرثیہ

شور ہی شام کے لشکر میں کہ عباس آئے

پر غمِ شاہِ شہیدان سے بصدِ یاس آئے

اور تواتر خبر آئی کہ بہت پاس آئے

بولی تقدیر کہ یہ جنگِ یحییٰ راس آئے

آگے گھوڑ پکا شجاعت نے قدم چوم لیا
 ہو گیا فوج تفاوت میں زلزل برپا
 کسی آمد ہی کہ لشکر تہ و بالا ہی ترا
 دیکھ لو وہ خلف حیدر کار آریا
 واہ کس شان سے تقائے حرم آتا ہی
 کیا دکھاتا ہوا وہ باہ و حشم آتا ہی
 حسن لیا کہ فروغِ مہِ کامل گھجائے
 گوشہ دوش پہ کیا خوب لگتی ہی کمان
 کئے چلا کے جو رستم کو کہ جاتا ہی کبان
 گر کھانڈا ریترا تیر کمان سے چھوٹا
 یہ تو سب ایک طرف رعب و شجاعت دیکھو
 قوت بازوئے شیر کی قوت دیکھو
 نیزہ نزدیک علم کے جو تھنارا چمکا
 خود بھی اس فرق پہ ہی بحر شجاعت کا جتا
 یاد دہن او سکومب آراشگی کے آداب
 تیغ جب میان سے یہ کشتہ غم لیو چکا

فتح نے گوشہ دامنِ علم چوم لیا
 پسرِ سعد سے ہر کار و کوائے آکر پوچھا
 پیٹ کر زانو کو یہ سعد کے بیٹے نے کہا
 مرگِ نوب کو مبارک ہو ملد آریا
 معج کہ مین کوئی اس طرح سے کم آتا ہی
 کیا اڑاتا ہوا دامنِ علم آتا ہی
 رعب ایسا ہی کہ تپھر کی بھی چھاتی پھجکا
 تیرا گرا و سکار و انہ ہو تو ہو روح روان
 سرخ ملا و نہ کبھی ڈر ہو گوشے مین نہان
 سب کینکے کہ نہ نوب سے ستارا ٹوٹا
 ایک لاکھونہ چلا آتا ہی جرات دیکھو
 کیا جوانی مین ہی آثار عبادت دیکھو
 گویا خورشید کے پہلو مین ستارا چمکا
 ساعر مہر ہی بالائے مہِ عالم تاب
 جسم پر جنگ کا کیا خوب سجا ہی اسباب
 شام تک جاو چکا کو فہین نہ دم لیو چکا

سور

جبکہ عباس نے کی جنگ تمکار و ن سے
 دانت مین مشک لئے کتے تھے خونخوار و ن سے
 جقدر جاو میرا خون بہاؤ لوگو

ہاتھ جب اونکے قلم ہو گئے تلوار و ن سے
 ہو گیا سرخ علم لو ہو کی سب دہار و ن سے
 نیز اس مشک پہ لیکن نہ لگاؤ لوگو

مرثیہ میرزا سلامت علی صاحب مرحوم خٹاکن میر

اہی مہر سوانیر یہ مغرب سے عیان ہو
 اسی ثابت و تیارہ نہ ساکن روان ہو

اسی صبح شبِ حشر ہو یادائے نہان ہو
 اسی دورِ فلک اب نہ زمین ہو نہ زبان ہو

ای شمع قمر گل ہو کہ اندھیر ہوا ہی

یا احمد مختار دم آہ و فغان ہی

یا حیدر کز آریہم نیز گجہاں ہی

یا فاطمہ فریاد کہ بے گھر ہوئی زینب

ای عرش برین خاک نشین سوگ نشین ہو

ای شرع مبین شاید قتل مشہدین ہو

ادیس نہ رکھ رشک تار آج کفن کا

ایمہر تو اس ماہ بین مغربے عیان ہو

ای صورت سرافیل مہیا لے فغان ہو

ای حشر مٹا نام و نشان نمر و عمر کا

ای صورت سرافیل یہہ لہجے کی گھڑی ہی

ای جرخ تو گرتا نہیں جہت یہہ بڑی ہی

ای حشر شتاب آ کہ نبی زادہ ہوا ہی

ای مشتری اب جنس غزا کا ہو خریدار

ای مٹی گرد و نجر و کل ہو گئے بیکار

لکھ ناریونین شکر بے پیر کا چہرہ

ای لوح تھے اس لئے خوفانگی خبر ہی

ای عیسیٰ مریم یہہ نیا ظلم عمر ہی

یوسف نہ پڑا ہو گا یہہ کہ غمبہ کو دین بین

ای حضرت بس اب لکھ کو دھو آب بقا سے

ای ابر برس یا نہ برس اپنی بلا سے

ای آب بقالیون نہیں تو خاک ہوا ہی

یا احمد مختار دم نو حہ گری ہی

سر شمع نبی کا نہ شمشیر ہوا ہی

خجر مشہد مظلوم کی گردن پہ روان ہی

ناج سر کونین کا سر زرب سنان ہی

بے گھر ہوئی بے مفتح و چادر ہوئی زینب

ای خاک زمین پرین عرش برین ہو

ای روح امین جان پیر یہ حسن ہو

بانٹے گا حوصلہ وہ ہی محتاج کفن کا

ای قرص قمر چاک تو مانند کتان ہو

ای ثابت و سیارہ تہ خاک نہان ہو

سر کا ما ہی خاتون قیامت کے پیر کا

بلوہین بہن شافع محشر کی گھڑی ہی

بالائے زمین عرش کی دستار پیری ہی

خاتون قیامت کا بسر ذبح ہوا ہی

نکلے ہی در معین عفت سر بازار

لے پیر سے ہوا دفتر کونین کا سردار

کاٹا قلم تیغ سے شبیر کا چہرہ

خسکی مین جوڈ و باہی وہ شبیر کا گھر ہی

عابدی علیسل اور یہہ گر میکا سفر ہی

گھر چلتا ہی دم گھٹتا ہی بیوہ کا دھوئین

سقاے سکبہ نہ کے کٹے لکھ جفا سے

آقا جو ہمارے تھے وہ سب مر گئے پیاسے

ایمان کے چشمے کا خضر یا مویا ہی

بلوے مین بنی فاطمہ کو در بدری ہی

یا شاہ نجف مجھ کو یہ دردِ جگر ہی ہے
 یا حضرت زہرا دمِ فریاد و فغان ہے
 یا فاطمہ فریادِ کر و شیر خد سے
 سب خلق ہیں سیرابِ بنی فاطمہ پیاسے
 یا شاہ نجف مکو خبر ہے کہ نہیں ہے
 ای برقِ جلاہفت سراپردہٗ افلاک
 چھینی ہے نقابِ حرمِ نجف پاک
 اگھر جلنے سے سر کھلنے سے تھکے یہ بڑے ہیں
 رسی میں بندھا جبکہ وہ گلدستہٗ اسلام
 برپا تھا یہ سنگا مہ کہ شب کا ہوا ہنگام
 خورشید نے اندھ دشتِ جن و ملک میں
 پایا جو الم میں حرمِ شاہِ احم کو
 قبلے سے نہ شبِ آنسی تھی معلوم ہی ہم کو
 یہ چادرِ شبِ پیشِ آلِ عباس تھی
 دی آ کے منادی نے مذا فوجِ بھائی میں
 برپا کر دیا وونکے لئے دشت و غامین
 غارت ہوئی لوئی گئی سرکارِ حسینی
 خاموش و سیراب نہیں پار لے سخن ہے
 کہ یہ شہر سے کہ تو دفع ہر رنج و محن ہے
 انعام کا اب حکم دو ہم شکلِ بنی ۲ کو

سچین میں سکیں نہ کو غم بے پوری ہے
 کھوڑ و نیہ عدد و کاٹو نیہ سجاد و انبی
 کٹتے ہیں بہتر کے گلے تیغِ جفا سے
 یا شاہِ رسل عرض کر ورتِ ہدا سے
 بدین کی تلوار ہے حلقِ شہِ دین ہے
 یہ نہاریون نے نور کے چہرے کو کیا خاک
 دل بچوں کے ہیں گوشِ سکینہ کی طرح پاک
 کتے ہیں عدد و نکل و حرمِ جبکہ کھڑے ہیں
 ہر مورچے میں یکے پھر اسٹہر بانجام
 عریان بدنون کو ہوا کچھ فاقہ کا آرام
 غوطہ دیا کیڑ و کو حرمِ نل فلک میں
 ظلمت نے کشادہ کیا ماتم کے علم کو
 پوشاکِ سیہ کعبے نے بھیجی تھی حرم کو
 چالیس غزا دار و نہیں اک سالِ عزالتھی
 خیمہ کوئی باقی ہے سپاہِ شہید امین
 سب نے کہا یکتا نہیں پردہٗ سر میں
 باقی ہے بس اک چیمہ دربارِ حسینی
 لاشِ شہِ دین اندون بے گور و کفن ہے
 مداح بہتیرے ستمِ چرخِ کہن ہے
 بھجواؤ مدد کیلئے عباس علی کو

سور

جب تک بھر کر نہر سے عباسِ زری گھر چلے
 حمزہ چلے جعفر چلے ہمراہِ پیغمبر چلے

اک جام کوثر بھریا اور نہر سے حیدر چلے
 میانِ کارستہ روکنے کفار کے شر چلے

اُٹھی گھسا اس فوج کی کالاعلم کھولے ہوئے

سامی جو تھے ناحی بڑے سکھ میں نعرہ مار کر
گر مرد ہی تو ایچوان گھبرانہ جا کچھ دار کر

اگر جنگ کا بار اہنہن تھیا رائے ڈال دے

عباس پہنچے شیر سے تیغ دو دم تولے ہوئے

کہنے لگے عباس سے میدان میں للکار کر
میدانہن ڈگر سامنے شروئے اکھین چار کر

ہمکو علم دے منک دے تلوار دے اور دے

مرثیہ

محرم آیا ہی ایغیر زور بول رہے ہیں کر بلا میں
نہ ذمہ کرتے ہیں استراحت نہ شکوہ سوتے ہیں کر بلا میں

اگر محبت میں کی ہی تو آج گریان ضرور ہوئے

جو جیتے ہوئے علی و زہرا تو کیا نہیتے تم انکو پیرا
فغان نہ کرتے جو سنتے بار و حرم سرائے فغان زہرا

بہرہ ن امام کا اور بہرہ مجلس عزائے بظریہ کی ہی

غریز و ہمتا ہی شش وقت علی و زہرا کو اندون میں
مجو گھیرا تھا فوج نے جب تمہارے آقا کو اندون میں

دو بار غریب بھڑکی عین صغیر بچے ذرا ذرا سے

سیکنہ ہر دم پکاری تھی کہ بابا صاحب بچاؤ پانی
شہید سلیم کے بیٹے کہتے تھے اسی ججا جان لاؤ پانی

امام کرتے تھے میں غم کی ہر اک کو پانی پلا چکا

ہزاروں زوار اس مہینے میں جمع ہوئے ہیں کر بلا میں
ضریح اقدس کے گرد و رو و جان کھوئے ہیں کر بلا میں

زیادہ لازم ہو گا زونا کہ شہ کے روئے دوئے ہوئے

نجا جو روئے تمہارے تو کوئی تم میں کیا نہ روتا
علی کا روئے نا جو دیکھتے تم نہ حال کرتے تباہ اپنا

بتول حاضر ہو دو بار و جو ہو غاظر ہو کی ہی

پدر کی فرقت کا غم زیادہ ہوا تھا صغیر کو اندون میں
عجب تر و دخیال کا تھا حسین مولا کو اندون میں

کوئی تو کہتا تھا ہم میں بھوکھے کوئی نہاتا تھا ہم میں پیاسے

امام باقر بکارتے تھے کہ دادا صاحب پلاؤ پانی
یہ شہر بانو کی گفتگو تھی کہ بہرا صغیر لاؤ پانی

نہرا افسوس کیسے پیاسے ہو وہ بھڑا کر بلا کے

مرثیہ میر

ای رستم سخن سیر معنی کو زیر پر کرنا
ای نعمت خدا میری نیت کو سیر کر

مجلس کو اشک نظم سے رشک چین کر و ن

پسپا ہون منکران علی یہ وہ بیشہ ہی
مغیر سخن وہ ہی کہ نہ رگ ہی نہ ریشہ ہی

ای باغبان فکر گل نظم سے دھیر کر
ای عجلت ذکا نے رسالت نہ دیر کر

دراچی حسین بوجہ حسن کر و ن

مضمون شیر مرثیہ کی بیت بیشہ ہی
چھانٹے ہی جس سے شیر بہ خامہ وہ بیشہ ہی

نعل ملک فتح میں ہی میسر نہ و بست کا

سرکار ہی پہرہ او سکی جو ہی ابن بو تراب
چشمے کو بخششی چاہ سے کو شر کے آب و تاب

بو عمل کی نقل خلق میں مشہور ہو گئی

حسن قبول چہرہ مقبل بیان ملا
ثابت ہی سب یہ رتبہ احسان پیرا

کیونکر کہوں کہ حصہ ہو گا غلام کا

مدوح ہی غنی ہمیں پروا بھلا ہی کیا
ذریعے کو آفتاب کا مضمون مل گیا

فردا کی منزلت نجد آج ملتی ہی

ان زور طبع معرکہ آرا ہوا یک ذرا
ان ناظران سورہ والشمس والضحیٰ

اٹھو نہیں سیرقین لئے رب عرش الے ہیں

رو مال اٹھتے ہیں لئے میسکال نامدار
تھانے ہوئے رکاب سٹرا فیل باوقار

عجسی پکارتے ہیں میں ہوں جان شارون

یاس و خضر دوش بہ مشکین لئے ہوئے
ساتون فلک ہیں سر پہ بلا گرد ہو رہے

بجلی ٹرپ رہی ہی غلامی کی واسطے

کرش تھا گو سپہر گر سر جھکا لیا
آنکھوں نے سات پردہ میں منہ کو چھپا لیا

اختگی زمین ہوئی دریا سمٹ گئے

رستم کفن کے پردہ میں رو پوشش ہو گیا

لکھنا بھی جانتا نہیں خط شکست کا

ذریعہ نگاہ مہر سے بنتا ہی آفتاب
اعلیٰ زبان آنکھیں کے بیان سے ہی انتخاب

منہ کی سیاہی قبر میں کا فور ہو گئی

کیا احتشام محتشم بے ریا ملا
ملا خطا کو مورد لطف و عطا کیا

مداح ہوں حسین علیہ السلام کا

جب آنکھیں بند کین و مطلب ہیں کھلا
شدر سے اوج مدحت سلطان کر ملا

مسجد کے زینے زینے پہ معراج ملتی ہی

ان کلک گنج نقشہ میدان کر بلا
دیکھو وہ رہیں آیا مدد اللہ کا ملقا

جبریل زین پوش کا گوشہ سنبھالے ہیں

ابن ابوتراب کا ہن جھاڑتے غبار
دیتے ہیں دور باسش کی آواز بار بار

موسیٰ عصائے ہوئے ہیں چو بار وین

چھڑ کاؤ کرتے جاتے ہیں آگے سوار یکے
لبیٰ ہوئی زمین ہی سم ذوالجناح سے

نوپین لئے ہی رعہ سلامی کی واسطے

غفلت کا کوہ طور نے سرمہ لگا لیا
مزرگان کو تیلیوں نے نگہبان بنا لیا

آنکھوں میں آ کے اشک بھی لئے پٹ گئے

زابل تہمتوں کا تن و توشش ہو گیا

آپس میں حسن و عشق ہم آغوش ہو گیا

سایہ جدا تھا جسم سے سودا داغ سے

مردم نے چھوڑا ہاتھ سے سرشتہ نگاہ
بنانا کیسا خضر بھی بھولے سوئے تھاراہ

شیطان بھی بندگی کا نہ اسکا کرتا تھا

ڈر تھا زمین کو میری مٹی نہ ہو خراب
پانی کا زہرہ ہو گیا دشت سے آب

اللہ سے آمد آمد امام ذبیح کی

محو جمال پاک کلیم خدا ہوا
دست خدا نے پردہ قدرت الٹ دیا

مجھے تھے سب صفت جسے موصوف ہو گئی

کرتا تھا حسن سورہ یوسف کو پڑھ کے دم
وٹان سر پہ طائر ن ہوا ہوتے تھے ہم

عشرت کا خاتمہ ہی شہ مشرقین پر

چرخ و زمین و برق جہان سوزا بر تر
خات اثر و در و ملک و تیر و قمر

حق آج بندگی خدا کا سند کرد

ہی سرور غیور دل و جان مرتضیٰ
لیکن ہی اس میں مصلحت رب دوسرا

یہ بھی تو دیکھیں قریبہ مشرقین کو

فوراً خدا کے فضل سے سامان یہ ہوا
دریا سے شور اٹھا کہ اسی رحمت خدا

بتلا دجلہ ہی تیری ہی مرضی و پانہین

یسی کی یاد قیس فراموش ہو گیا

بلبل تھا ہفتی گل سے پنگا چراغ سے

مانند خواب آب و ہوا ہو گئے تباہ
ہر بت پکارنا تھا کہ اللہ کی پناہ

آدم کو سجدہ کر سکا اقرار کرتا تھا

اور اڑ کے خاک کہنے لگی یا ابو تراب
جبریل کیسے سدرہ کہاں کیسا آفتاب

چوتھے فلک پہ جھلکین رضین مسیح کی

چلا یا حسن خلق پہ بین و بیابا
صرف نظارہ ہو گیا خود نور کبریا

وہ لن ترانی آج تو موقوف ہو گئی

ایک مور سے بھی کم تھا سلیمان کا حتم
یہاں پر نکھاتے آتے تھے قادی نہ قدم

قربان اس سواری کے صدقے حسین پر

رعد و جبال و وحش و طیور اور بحروہر
پہنچا سبوں کو حکم الہی بگڑ و فر

تنہا ہی حسین ہی جا کر مدد کرو

جز میرے اور کسی سے نہ ادا دچاہیگا
تنہا میرے حسین کو سمجھے ہیں اثقیب

مختار د و جہان کیا ہم نے حسین کو

جن جن کو حکم تھا وہ چلے سوئے کر بلا
دکھلاؤں ناریوں کو میں طوفان نوح کا

شہ بولے ایسی باتوں نے لب آشنا نہیں

ڈوبے لبو میں سب میرے انصار جانِ نثار
رحمت سے نور عینِ نبی کو صدا سے کار

بہرین جہا نہیں خون سے بہا نیکو آئے ہیں

پھر جا خدا ز یادہ کرے تیری آبرو
پانی ہوا جو خشک ہوا آٹھی رو برو

منظور رہی کینز کہ ہم را ہی حسین

کیا قہری چھوڑے ہوں ناخوش بین شاد ہوں
میں قہر ذوالجلال عدو قوم عاد ہوں

اگر حکم ہو تو دم میں یہہ مانند خس نہیں

سب جا جواب پا کے یہہ الٹی پھری ہوا
تو ہی ہمارے اوج شرف شک نہیں ذرا

اکیس کی ہی قسم پرے اعدا کے جلتے ہیں

چھوڑیں سرو پنہ انکے جو ایک ایک کنکری
شہ بولے باز قہر سے ہوں ظلم سے بری

بے آب و دانہ ٹپینگے یا شاد ہوینگے

یہہ کلمہ سنکے طاڈروٹکے ہوش اڑ گئے
حاضر ہیں ہم اعانت حضرت کی واسطے

تم جاؤ آبِ خنجر قاتل پیٹ گئے ہم

نمیشیر غم سے ہو گئے شیر زیان ناٹھال
شہ نے کہا کہ رام نہونگے یہہ بد خصال

عرض مدد قبول نہ بھرو بر نہیں

شکر صدا یہہ غش ہوئے وہ جان مرعنی
دنیا میں کاٹ سکتا ہی کوئی میرا کلا

اب دیکھنی ہی تیغ کے سوکھے گلے پہ دھار
ہم مایہ نجات میں بہر گنا ہگار

امت کا بیڑا پار لگانیکو آئے ہیں

میں مانتا نہیں تو نہ کر اس کی جستجو
کی بادشاہ کون و مکان سے گفتگو

واجب حیا و جہاں پہ ہوا خواہی ہے

سیدھی اگر چلون تو ہوا کج نہاد ہوں
بھولے ہوئے کو راستے دوں سکے یاد ہوں

شہ نے کہا ہوا سے کہ اسکی ہوس نہیں

مرغان خوش نواز نے یہہ تبتہ کو دسی صدا
زیر رنگین ہیں ہم تو سلیمان کر بلا

اصحابِ فیل پر ہم ابابیل بنتے ہیں

ہوکٹ کے کاہ شامیوں کی کوہ پکری
تم سب یہہ ہی کھلی میری بے بال و پری

ہم آج دام زبست سے آزاد ہوینگے

شیر و ن نے عرض کی دل شیر اکہ سے
بولے حین دیکھکے لاشے شہید و ن کے

ای شیر والے شیر و ن چھٹک چلتے ہم

تب و حشون نے آہوئے دین سے کیا سول
سمجھے ہیں خون آہوئے کعبہ لعین حلال

قربانی حسین کی تم کو خبر نہیں

یہاں فوج کو حسین نے جلا کے دی صدا
پر مرضی خدا ہو تو سب سے کا دخل کیا

لو آؤ تیرہ مار و نہ اب تیغ اوٹھاؤنگے

پھر ہ چار سمت سے تیرے دوسرے
پشت فرس سے جانب رو زمین جھٹکے

روح علی دئے تھے سہارا حسین کو

سنبھالے نہ تھے زمین پہ گر کر شہر ہوا
اک نصف تو ادھر رہا اک نصف ادھر رہا

آراہ دل ہلا عرق آیا جبین پر

لکھا ہی تھا کوئی ابوابوب بد گہر
اصغر کو لیکے ٹپے شہنشاہ بحر و بر

کھینچا جوشہ نے اور عرو قونین بل پر

ابن شریک پھر تو شریک جھٹا ہوا
بہنچا وہ ستھ کو صدمہ یاد اللہ کا دل ہلا

آیا اور ایک تیجے سے پریرہ بد کا

ناگاہ فوج سے جو ٹپڑا خولی اصبھی
ابن ابوتراب کے پاس آیا وہ شفی

ڈپوڑھی یہ جھینے لگے نیچے امام کے

اب صبر کے حسام کے جو ہر دکھاؤنگے

تسمہ چھٹا لگام کا دست حسین سے
تھہر کے گھٹنے ٹیکدے ذوالجناح نے

باز و پکڑ کے مان نے اتارا حسین کو

ما تھے پہ آکے تیر لٹکا و امصیبنا
مولائے جاہ شکر کا سجدہ کرن ادا

ما تھا نہ بہنچا تیر کے باعث زمین پر

اک تیراوسنے مارا گلوٹے حسین پر
دم رگ گیا ترپنے لگا سینے میں جگر

وہ تیر تو نہ نکلا یہ آنسو نخل پر سے

مجر و ح تیغ سے کیا قبضہ حسین کا
پھر دیکھ دیکھ روئے لکین اشرف النسا

شانہ کیا نشانہ حسین شہید کا

اک تیغ تو کمر میں تھی اک ہاتھ میں کھنچی
بس ای دیر زکی زمین کا پنے لگی

گر کر پڑے فنا تو نہ فیہ خیام کے

سوز

کہا دیکھ آئینہ تیغ کو مجھے حسن یار کی دید
خوشا رہی یمن سر کرے وہ امام ہی وہ شہید

ہو رضا بہ اضی کٹائے سر جھین گھر بھی لگا

وہ جو وصل تھا حسین کا نہ تو دید ہی نہ شنید ہی
جو لہو گلے وان ہوا کہا عاشق کی یہ عبد ہی

ہو کہا زبانے حسین نے وہی بات کر کے دکھا دے

منہب

اور زچا شادی کے بدلے کرے گھر میں ماتم
حکومان جنتے ہی سر پیٹے ہی بادرد والم

کیا قیامت ہی زچا خانہ بنے حجرہ غم
بار و شبیر و اکس کا ہوا ایسا جہنم

ایہ ولادت ہی تیری اجمیر مہموم حسین

مین تو سمجھی کہ سپر حق نے بآسان دیا

معدن لطف نے ہی لعل بدخشان دیا

بہر نہ سمجھی تھی کہ وہ برج اسد کا تارا

الغرض جگھڑی بپا ہوئے وہ ابن علی

پانچین تک تو زچا خانین بھی خوش تھی

تارے جو دیکھنے نکلی تھی پیمبر زادی

اوسکی گودی میں جو تھا برج اسد کا وہ ماہ

جب لگا دیکھنے اون تاروں کو وہ نورِ آہ

جبکہ دو چار ہوا اس سے وہ جلا و فلک

اوس پہ شہزادی نے چھپن میں جو دیکھا یہ لال

وہ جگر بند بنی جیشر و صفدر کا لال

جقدر گو دین امان اسے بھلاتی تھی

جیسے وہ تارے کھڑی بکھتی تھی ہو کر شاد

ای فلک کرتا ہی کیون مجھ پہ تو اس دم بباد

اس زچا خانہ کی اس طفل سے آبادی

آخر اس لال کے تین چھاتی لگا وہ مائی

جب وہ گہوارہ دیا فاطمہ کو دکھلائی

اب میں جھولیں جھلا بختہ کو لٹاؤں پیار

پانچین تک تو پیاد وہ میرا تو نے حسین

اب چھٹی رات جو شادی کی تھی اسی نورین

کاش تاروں کو نہ میں دیکھتی قسمت ماری

باتیں یہہ کرتی تھی اوس لال سے وہ شہزادی

یا شہادت ہی تیری اجمیر مظلوم حسین

ابر رحمت نے مجھے گوہر رخشان دیا

مہتابان دیا میرا رخشان دیا

گردش چرخ سے جاو یگا زمین پر مارا

لیکے گودی میں انھیں شاد ہو میں بدلتی

ای مسلمانو کہ جو وقت ہوئی رات چھٹی

چاند جھک جھکے لگا دینے مبارکبادی

شام سے جبکہ لئے تارے تھے سب چشم بڑا

پہلے میری کی صورت یہ گئی اوسکی نگاہ

مان لگی بیٹنے دیکھہ سپہ سپہ بیدا و فلک

یہ میری اوس سے دیکھتا ہی آنکھیں نکال

موند کر آنکھیں ہوا گو دین امان کی نال

گردن اوس لال کی نیچے ہی جھکی جاتی تھی

ویسی ہی اوس کے کلیجے سے اٹھی وہ فریاد

اور زچا خانہ میرا کرتا ہی تو کیون برباد

کیون لٹاتا ہی تو میری پہچانی کی شادی

صحن سے روتی ہوئی حجرہ میں اپنے لائی

دیکھ کر اوس کو پکاری وہ نیکی جانی

یا تیرا کا ندیہ یہ تابوت اٹھاؤں پیار

میرے دل کو رما آرام کلیجے کو چین

کھولے اپنے نہیں کیون تھے یہہ زگیں نین

جو نظر لگتی نہ گرد و کی بجھے اسی واری

جو ہر اک بی بی نے یوں تہنیت اوس کو آدی

اور سدالیتی رہے ہم سے مبارکبادی

رنگ بھولا ہوا اس گل کا نوچرہ دیکھے

بی بیو دیکھو لگی کس شکل سے اسکا چہرا

دودھ مجھ مان کا یہ معصوم ہنہیں سی پتیا

میں چھٹی اسکی کروں کروں یحییٰ رست

جسدم آکے لئے کہنے رسول الثقلین

تو زچا غائبین کیوں روتی ہی ہاشیون شبن

رات ہی اسکی چھٹی دن ہی عقیقہ ہوتا

دودھ دینے لگی پھر شاد جو وہ بی بی زچا

جب عقیقہ ہوا اور دنے کتین ذبح کیا

اک طرف جوش طرب رسم مبارکبادی

اتنے میں حضرت جبریل امین آئے پہنچے

باندھ کر دست ادب سامنے بون کہنے لگے

نہایت بھی کسی ہی سرا بھی فرمایا

نہایت واقعی ہی پر سکا مذکور ہی کیا

کیا سناؤں تمہیں ای بادشاہ ارض و سما

خجہر ظلم سے جاو بجا یہ مارا حضرت

اسی زچا بی بی مبارک ہو چھٹی کی شادی

حق تعالیٰ کرے اس بند کا سہرا کچھ

وہ زچا بی بی و ہنہیں کہنے لگی واو یا

صحن سے آئی ہوں جو اسکو میں تار دکھلا

اسکا تکیہ پہ رہے اور میرا چھاتی برسات

وئے روتے کئی اوس بی بی کو جب ری رہن

اسی میرے نور بصر نخت جگر دل کے چین

گوئی بھی بیٹے کی ہی شاد میں ایسا رونا

آخر اوس اپنے جگر گوشہ کو چھاتی سے لگا

آگے حشرت کا مقام آیا ہی امین کہوں کیا

اوسطرف شاہ سل شاداد ہر شہزادی

نہایت لوگ پیمر کو ابھی دیتے تھے

دیکھہ انگنائی میں دل شاد پیمر کو کھڑے

یابنی آکے اس حق نے مجھے بھیجا ہی

جو سنا ہر سے کا نام اوسے پیمر نے کہا

بولے جبریل امین شرم سے سر نہجے جھکا

یہہ نوا سا جو بہت نکو سی پیار حضرت

مرثیہ مشیر

زینت طراز مسند عز و وقار ہوں

خادم البوترا ب کا ہوں خاک راہ ہوں

پر معرکہ میں تیغ زبان ذوالفقار ہی

راہ رضا سے جکانہ پیچھے قدم ہٹا

تکلیف ہی حین یہ مجھ پر نہیں رسوا

مآج بادشاہ ذوالاقتدار ہوں

دریائے نظم کا گہر شاہوار ہوں

مجھے میں میرے عاجزی وانکسار ہی

بیزوہی اوس جناب کا حق نے مجھے کیا

میں معرکہ میں پائوں کو سر کاؤنگا بھلا

ہم نے جو اس ہم کو کیا سر تو کیا کیا

فرزند بت شکن کی سخاوت پہ میں فدا

مانند آفتاب ہم روشن ہم ماحرا

اپنے غلام کی خبر آقا نہ لیو بسنگے

فرماتے ہیں یہ صادق سلطان خوشحال

وقت ثنائے صنیع معبود ذوالجلال

مانند روح چشم سے پوشیدہ رستہ ہیں

اللہ سے مدح اوج نہ آسمان جناب

عابد ہوئے جو تخت امامت سے کامیاب

اکی عرض رس گارہوں گر تو مدد کرے

شہ نے کہا زبان کو رکھ نیک کام میں

کچھ غم نہیں پھنسا ہی جو عصیانکے دام میں

بھکر م یہ فاطمہ کا نور عین ہی

آیا قریب ہر امامت وہ بعد ماہ

تعلیم کیجئے وہ دعا اب بغرو جاہ

ابو لے امام کون و مکان رنج دور کر

ایک روز پھر وہ آیا قرین اونکے وقت شام

وائد ہی یقین کہ ملا خلد میں مقام

نہڑیوں نہ ہجر باد شہ مشرقین میں

سردار دوسرا نے یہ کلمہ جو نہیں سنا

ہم لوگ اہل بیت رسالت ہیں غم نہ کھا

خوآن ہی دل جو پہلوئے قصر مام کا

مداحی حسین کا تو مرتبہ سنا

۱۔ و دنکے فاقے سے میرا آقا ڈاکیا

اک برہمن کو سات پسر کر دئے عطا

روئے ریاچ کو مہ زہر نے دی ضیا

لعل علی ہیں کیا در مضمون نہ دیو نیگے

لکھے ہماری مدح یہہ ان کی کیا بجالی

آتے ہیں آسمان سے جبریل خوش مقال

مداح لکھتے جاتے ہیں جبریل کہتے ہیں

لکھنے کا یہہ ثواب ہی جکا نہیں حساب

اک شخص آیارو بروئے شاہ دین ماک

ایسی دعا بتاؤ کہ عصیان کو رد کرے

تمسیر کر امور حلال و حرام میں

روما تم حسین علیہ السلام میں

عصیان کے عارضہ کا میسج حسین ہی

کی عرض ہی یقین بحل ہو گئے گناہ

جنت میں ایک قصر بھی بخشے مجھے الہ

مجلس کر اپنے گھر میں نہ اس میں قصور

بولادرو ذہیچے بیشک ہو تم امام

آقا یہہ ایک اور ہی اب مطلب غلام

یاؤن مکان میں پہلوئے قصر حسین میں

کہنے لگے ہیرہ حیدر کہ مرحبا

سایل سخی کے گھر سے ہی محروم کب پھرا

کہ مرثیہ حسین علیہ السلام کا

اہل عزا کے حق میں ہی یہہ قول مصطفیٰ

روئیکا جو حسین کے ماتم میں اک ذرا
 رونا تو کیا یہ روئیکی صورت بنائینگے
 دانائے روزگار تھا اک شخص نیک نام
 مست می ولایتی بد اللہ تھا دل مدام
 غم نور چشم فاطمہ کا تھا نگاہ میں
 مشکلاشا کے بندہ و نکا تو حال ہی کھلا
 فاقہ ہی اذکا دوست یہ فاقہ کا آشنا
 وہ گفتگو ہوئی کہ شش و پنج ہو گیا
 کیا جائے کہ کیسے کلام آئے در میان
 آیا بخت میں اور یہہ رو کر کیا بیان
 مولائے دل بیتاب کیجئے
 معمول تھا وہ صرف دعا جب کبھی ہوا
 پھر تین دن صریح سے پٹا کھڑا رہا
 سمجھا پھری ہوئی نگہ بو ترا ہے
 خیر کمر سے کھینچے بولا وہ دیندار
 ناگاہ صریح ہن گئی مولا کی ایک بار
 دے سی چکا تھا جان پہ علی نے بچا لیا
 پھر اٹھ تھا م کہ یہہ بد اللہ نے کہا
 اس بات میں مہر نہوا سی بندہ خدا
 پیش آئی ہی وہ بات جو سی نوشت میں
 حضرت کی جب زبان مبارک سے یہہ سنا
 سر کو جھکا کے پانو نہ بولا کہ میں خدا
 شہ بولے خوش کیا بی مشرقین کو

واجب ہی اوسپہ خلد گواہ اسکا ہی خا
 جنت میں گھر عنایت حیدر سے پائینگے
 ہر دم بیان مدح علی سے زبان کو کام
 دن رات شعل مرثیہ خوانی کا و السلام
 دوبا ہوا تھا یوسف حیدر کی چاہ میں
 دنیا میں ناجیون کو جہنم کا جی مرزا
 قرصہ کا اک یہودی سے چالہ معاملہ
 آیا تھا گنج کے لئے پر رنج ہو گیا
 چشمے کی طرح آنکھ سے آنسو ہونے روان
 یا مرتضیٰ یہودی نے دین جھکو گایاں
 خادم کی آرزو ہی سزا دے کو دیجئے
 دامان مد عا در مطلب سے بھر گیا
 حاجت روا نے خلق نے حاجت کی روا
 اب ریت کا مزہ نہیں مٹی خراب ہے
 اب بچہ پہ صدے ہوتا ہوں ایسا ذوالفقار
 نکلے جناب حیدر و صفدر اصد و قار
 قدموں پہ وہ جھکا تو گلے سے لگا لیا
 بھائی بھلائے تھے کوئی کہہ سکتا ہی برا
 اللہ ہر بان ہی میں کس طرح دین سزا
 اسکا مکان بتا ہی باغ بہشت میں
 منہ دیکھ کر بصورت آئینہ رہ گیا
 بے کلمہ رسول پڑھے حند پائے گا
 رویا ہی ایک دن یہہ ہمارے حسین کو

دوڑا یہ سننے کے سوتے یہودی وہ بے ریا
فردوس میں مکان ہی تعمیر ہوگی

اگاہ کچھ کو کہنے کیا اس بیان سے

وہ بولا کوئی وجہ بھی اسی بندہ خدا
بھائی حسین کے کبھی غم میں نور ویا تھا

مسند سے اٹھا خاک لگائی جین پر

چلایا پہلے کو کسی صورت بیان کروں
یا بھوک اور پیاس کی شدت بیان کروں

سب یاد ہی نہ بھولے گا یہہ چرا کبھی

ایک سال میں جو بہر تجارت گیا سفر
دیکھا کہ اٹھی آتی ہیں فوجیں ادھر ادھر

پوچھا جو میں نے حال یہہ کس سے پڑھی

میں بھی انہیں کے ساتھ اسی سمت کو چلا
سب قتل ہو چکے تھے شہ دین کے اقربا

زخموں نے خون آنکھوں نے آنسو کیے تھے

ہر خیمہ مارے پیاس کے شکل تھا بولٹ
اسی تار پو عطش سے کلیجہ ہی ہل رہا

سب بیون بیون ہوں مافروں ظالمو

ہر شخص نے بچوں کو ہی اپنے چاہتا
اصغر تو آب تیرے سیراب ہو چکا

اک جام آب نہر سے اسدم جو باؤ میں

رویکھی جا ہی ہے پکارے وہ کیمہ جو
پانی تو پیش چشم ہی ایشاء نیک خو

بولا لپٹ کے آپ کا درجہ ثواب کھدا
اوسنے کہا خدا کی مشیت میں دخل کہ

اوسنے کہا سنا ہی علی کی زبان سے

اوسنے کہا محبت اولاد میں نصیب
باد آگئی یہودی کو رو دا و کر بلا

اور یا حسین کیے ہوا غش زمین پر

غربت بیان کروں کہ مصیبت بیان کروں
زخمیوں کا قصہ حال شہادت بیان کروں

نبدہ کو اب وہ دن نہ دکھائے نا کبھی

سرحد میں ہجر خراف کی پہچا ہوا نگر
رستے میں نبدہ دھوپ ہی ایسی کہ الحذر

سب نے کہا حسین کے اوپر جبر ڈالی ہی

پر کب ہوا مقابل صحرائے کربلا
تنہا کھڑے ہوئے تھے شہنشاہ و دسرا

اک نوجوان کی لاش کو مڑھ کے لٹتے تھے

بر خشک لب دکھا کے وہ منظر کوم کہتا تھا
پانی پلاؤ ساقی کوثر کا واسطی

میں خبر مقتطمے کا مجاور ہوں ظالمو

میں اصغر و سکینہ پہ ہوں جانے فدا
باقی ہی اک سکینہ سو ہی دم نکل رہا

خود بھی بیون اور او سکوی بھی جا کر پلاؤ میں

بس بس زبان نبدہ کو اب نہ کچھ کہو
بیعت کرو نیرید کی اور شوق سے پیو

پانی تو کیا رولب دریا ندیوں نیک

آنکھوں میں اشک بھر کے پکارے شہ ہدا
تم دو بھی تو لگاؤں نہ ہونٹوں سے مطلقا

وہ پیاسا جائے آب شہ نیچو سپنے

شر خدا کے لالہ ہیں ہم تم ہو جانتے
تم لاکھ رو کو شیر زبان ہیں کہیں رُکے

برہم ہیں بائے بدرضا کچھ نہ لینے

یہہ کیکے لی عنان کا ورہ کرو فر
دریا یہ پیچھے خضر صفت شاہ بحر و بر

بڑی ہی دھوپ فاطمہ کے نور عین پر

بھائی ہمارے کو خبر ہے و یا نہیں
بھائی نہ او کو خوف خدا ہی نہ باس ہیں

اٹھو سکی نہ مانگنی ہی جام آب دو

خم ہو گئے ہیں بارالم سے ہیں اٹھاؤ
بہہ کسی پیند آسنی تمہیں ہوش میں تو آؤ

رو با ہونہیں کھڑے ہوئے ہیں ہم تو دیر

ناگاہ آئی حیدر کرار کی صدا
مردہ سے شکوہ کرتے ہو ایشاہ کر بلا

جہان خاک پر سپر بو تراب ہی

سنکر خواب شیر الہی کی یہہ صدا
لاٹے کے منہ کو جوم کے بوئے بعد بکا

صدا لم ہیں ایک دل پاش پاش پر

آخر پھرے وہاں سے پیہر کے نور عین

دنیا ہے پر آب کو قطرہ ندیوں نیک

حجت تمام کرتا ہوں اسی قوم اشیق
اس پانی میں تو خون ہی عباس کا رلا

ہی ہی حسین بھائی کا اپنے لہو سے

جب وقت جاہلین نہریہ ہم جاہلین شوق سے
عباس تا یہ نہر گئے یا نہیں گئے

یہہ صوم آج کالب کو شریہ کھولیں گے

کان ان کا شور کرتے رہے اہل کین مگر
گر کر اخی کی لاشیں پہ بوئے یہ چشم تر

سایہ سلم کا اب نہیں کرتے سین پر

بھائی اربعین ہٹاؤ ہمیں گھیرے ہیں جین
بھائی ہمارے سر کے ہیں قاتل یہہ اہل کین

عباس ہم پکار رہے ہیں تم جواب دو

بھائی علاج درد کمر بھائی کو ہٹاؤ
ملنے کو آئے ہیں ہمیں اٹھ کر گلے لگاؤ

تم یاں پڑ ترائی میں بوئے بو شیر سے

سر بسین عرش معظم ہے ہل گیا
عباس جیتا ہوتا تو یوں تم کو دیکھتا

اوسکی طرف سے مجھ سے یہہ رو جا ہی

آنکھوں کو نور چشم پیہر نے تو کیا
بھائی معاف کیجیو میں ہوش میں نہ تھا

اب یہاں سے جانا ہی علی اکبر کی لاش پر

مقتل کی سمت کو چلے مولا بشور و شین

چلائے قاتلانِ شہنشاہِ مشرقین
 اس موت کی بلا کو وہی سر سے رد کر
 دیکھا بھون نے کانپ گئے شاہِ نامدار
 بولی زبانِ قدرتِ خالق سے ایک بار
 دم میں بسوئی جان کو کھوئی تو دیکھتے
 پھر دیکھ کر حسین کا منہ یوں کیا خطاب
 سنتے ہیں آپ کہتا ہی کیا شکر عذاب
 شہ نے کہا اگر نیگے اگر منہ بہ چہرہ تے ہیں
 کی عرض اوسنے کلمہ کا کیا انکے اعتبار
 اصغر کو تیرا رانہ کی شرم زینہار
 ایسی بات دیکھئے تو بھلا کیا ستم کئے
 آخر میرا بھی حق ہی کچھ اسی فاطمہ کے لال
 گرد و نگو دیکھنے لگے تب شاہ جو شخصال
 شہ نے کہا کہ خیر مجھے اختیار ہی
 تیغ دوسرے غرض ہوئی کاٹھے سے جلوہ گر
 سرد و تھے پر نہ فرق تھا آپس میں یکدگر
 جاری ہوا یہ رہیں ہراک کی زبانے
 گویا ہوئی نکلتے ہی کس سمت جاؤ نہیں
 زہرا کے چاند چہرے کے اوپر چڑھاؤ نہیں
 اگر دش کی لون قسم فلک بد خصال سے
 یہ کہے نار یوں کو پکار سی وہ برقی جاہ
 بس اسی مشیر اب کہاں اعدا کو ہی پناہ
 گردن کشانِ دہر کے سراسنے کاٹے ہیں

بہر حکم بلائے ہو مردِ یکو یا حسین
 حیدر کی ذوالفقار سے کیئے مدد کرتے
 اور دو فتنہا کل پڑی حیدر کی ذوالفقار
 لانِ ظالمو جو چاہو کہو شانِ کردگار
 مفہوم کے نہ قبضے میں ہوتی تو دیکھتے
 اسی پیاسے شرم سے ہوئی جاتی ہوں آبا تہ
 یہ دشمن حضور میں قتل انکا ہی ثواب
 اسی ذوالفقار کلمہ محمد کا پڑھتے ہیں
 اکبر کے سینے سے کیا نیزہ ستم کا پار
 ابنِ حسن کی لاش پہ دوڑائے راہوار
 عباس نامدار کے شانے قلم کئے
 بیبا ہی تو سخی کا نہ رد کر میرا سوال
 وہ بولے حکم آپ کا ہی حکم ذوالجمال
 آئی ندامت پروردگار سی
 جوڑیے فی المثل ہوئے دو ماہ دو قمر
 سیمرخ غلا قاف سے گویا کثادہ پر
 جبریل یکے وحی اورے آسمانے
 اسی ابنِ بو تراب زمین میں سماؤ نہیں
 اسی بت شکن کے لال گلہ سا گراؤ نہیں
 لے آؤں خمس آپ کا قارون کے مال سے
 حکم حضور کی میں فقط دیکھتی تھی راہ
 بنان جو کوہ میں ہوں تو کاٹے بزرگ کاہ
 سر کیسے جبریل کے پرانے کاٹے ہیں

سوز

جب ہوئے عازم گلگشت شہادت قاسم
جرہ کے تازیہ بعد حرارت و شوکت قاسم
غل برار لے کر فرزند حسن آتا ہی

جھکے مجھرا کیا شہ کو ہوئے رخصت قاسم
فوج انداز پہ چلے شیر کی صورت قاسم
لاکھ سے لڑیکو ایک نشہ دہن آتا ہی

مرثیہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

اب حال زار حضرت قاسم سنو ذرا
قاسم نے جب بحب و نیت او سے پڑھا
ہر گہ کہ او فتد بہ بلا شاہ کر بلا
شبیر نے بحب و وصیت عمل کیا
نوشہ عروس جبکہ محل میں گئے ذرا
باز وجہ گفت قاسم نوشاہ الوداع
بولی عروس کوئی نشانی تو دوسہی
فرمایا ہی نشانی مجھے آستین پھٹی
پیش من و تو ہر دو نشانی چہن بس است
بعد اسکے باندھی رہنہ جو نوشاہ نے کمر
تتا تو بولی شرم سے پھر دیکھہ یک نظر
زین باز یحج حال نہر سی کہ شہ چیان
الفصہ جا کے رن میں مبارز طلب کیا
بولے عدا و امام نے یہہ کیا غضب کیا
دستی کسی نخواست کہ بر نوشہ ان زمان
ازرق جھکے نگ پکارا کہ واہ سے
مین وہ ہوں جو اکیلا لڑوں ایکہزار سے
پس ابن سعد ہم پیش را چو حکم داد

باز وہ پہ او کے لکھکے حسن نے جو باندھا تھا
مضمون یہہ امین حضرت شیر نے تھا لکھا
تازیت آمدن نہ ہی بر سرش بلا
قاسم کا عفتد فاطمہ کبریٰ سے کر دیا
هل من مبارز کی سنی جاتے ہی صدا
بر حشر ماند وصل تو ابماہ الوداع
جھٹ آستین جوڑے شہانے کی پھار دی
اور تیرے پاس دھتی ہی اس آستین کی
دور و زحشر وجہ تعارف بہن بس است
دہن بپاری رہی گئی حسرت سے دیکھ کر
پھر دیکھتے ہی گر پڑی وہ تھام کر نظر
خود فکر کن بدل شدہ باشد چہ زمان
جوڑا شہانہ دیکھکے سب نے عجب کیا
نوشہ کو کیوں روانہ لڑائی پہ اب کیا
شمعین بازرق شامی بگفت ان
لڑکے سے لڑیکو ہی غضب ہیجتا مجھے
لڑکے میں میرے اس سے سزاوار جناح کے
در رزم او مقابل نوشاہ ایستاد

قاسم یہ بولے اپنا تو کروا کر وارا یکبار
جب وارا اپنا کر چکا ملعون ناما بکار

نیزہ زدن بیدہ و برد اسٹن ہمان

کھا طیش بیاد و سرازرق کا ناگہان
آئے ہی شہ پہ ٹوٹ پڑا جھٹ وہ نوجوان

نوشاہ آمدہ بغضب برسہ زمین

گھوڑا زبکے ماندہ ہوا تھا وہ چھوڑ کر
تھا تیسرا جوازرق شامی کا اک پر

آمد بخوش قاسم نوشاہ ناگہان

یہہ حال دیکھہ آگیا غش چوتھے پیٹے کو
لیتا ہوں بد لائقوں برادر کا دیکھہ تو

انی الفور سرسرید و گرفت آن بد شہر

کچھ غیرت سپاہ گری کچھ غم سپہ
بانگ سے نہ جنگ کو آتا تھا پیشتر

باہم قرار یافت پس از گفتد چنین

گرز و سنان و تیغ و تبر و حجر و خدنگ
قاسم بکارے گھوڑیکا ڈھیلہ ہی شیرنگ

الحرب خدعتہ کہ حدیث پیٹیر بہت

صید حقیر نہ ہوئی جبکہ اکتف
ماند شیر و ہ صف رو بہ من جب گیا

برجنگ نوشہ صل علی گفت ہر ملک

تیغ عدو شکار سے پائے نہ جب مفر
قاسم کو رحم آگیا اعدا کے حال پر

ہم لا شمی ہین کرتے نہیں پہلے اپنا وار
قاسم نے خالی دیکھے کی ویشہ دار

از نیزہ لاش بر سرازرق زدن ہمان

بھائی کے انتقام کے خاطر جوار و ن
قاسم کے لب پہ چھو گئی نیزہ منی جب سنان

از پشت زین گرفت و برد بر سر زمین

قاسم ہوئے سوار معاود کے گھٹے پر
اوسنے کیا تھا بلکہ قاسم کا بے خطر

از تنگ برگزشت و نرد تیغ انجہان

ازرق سے بولا بابا جی اب ہوئی ہو سو ہو
آتے ہی اوسکے حضرت قاسم نے دستور

برزد روی ازرق شامی و گفت گیر

جھک مار طیش کھا کے وہ خود آیا جنگ پر
باب بچا نا جان کا مشکل پڑا مگر

تقاہم حربہ تاکہ کند ازرق لعین

سب حربے کر کے ازرق شامی ہوا جو جنگ
بھرد بکھتے ہی مار لیا اوسکو بید رنگ

بروی عمل نمود مگر آن خدا پرست

اگر غضب من تیغ کو پھرا تھے من یا
فوج عدو من اک تہ و بالاسا پڑ گیا

آمد بہ رزہ گا و زمین ماہی فلک

ہمیت من آکے کہتے تھے اعدا سے الحذر
ہتبار پھینک جام شہادت پیا مگر

سہرگہ گشت قاسم نوشاہ ہم شہید	شہ آہ سرد از دل پردرد بر کشید
لاشہ تو لائے شاہ مگر سہیل یہ نہ تھا	دیکھو تو شہ نے کیا بڑا کام یہ کیا
لاشہ نے جبکہ لاشہ کو خیمہ میں رکھ دیا	مت پوچھو حال اہل حرم کا کہ کیا ہوا
بیخواست تاکہ ز وجہ کند نوہ زار زار	میکفت شرم و پاس چار انگا پدار

سور

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہی	سہیل ہی عشق بشر عشق خدا مشکل ہی
وعدہ آسان ہی یہ وعدہ کی وفا مشکل ہی	جنکے رتے ہیں سواا و نیہ سوا مشکل ہی
یہہ فقط امر ہو فاطمہ کے جانی سے	مشکلین جتنی پیرین کا یمن سب جانی سے

سور

ایک روز جناب حسن اور حضرت شیر	مانا سے بعد شوق یہی کرتے تھے تقریر
قرآن میں رقم گرچہ ہی ہم دو نو کی تفسیر	پر آپ کو منظور بہت کسکی ہی توقیر
فرمائے کہ نہ معنی قرآن ہو دو نوں	والہ کہ مجھ مانا کی تم جان ہو دو نوں

سور

شاہ زمان اول و آخری فاطمہ	پاکیزہ و منزہ و طاہرہ ہی فاطمہ
ہر نیچ و غم میں صابر و شاکر ہی فاطمہ	یکساں میان باطن و ظاہر ہی فاطمہ
دو نو نظر سے قدری افضل قبول کی	ز وجہ خدا کے شکر کی بیٹی رسول کی

مرثیہ دلریش

سلام کر نیو جب شاہ دین کو آئی قضا	دوب سے بولی کہ اسی بادشاہ ہر دوسرا
بترے میں حجر کو آئی ہوں بارضائے خدا	وے دہی ہی مجھے حق نے تجھے ضایہ رضا
جہ طاقت مرا تاکہ نہ کہنہ باغم	توئی حبیب خدا من غلام فرما غم
ہوا تھا جگھڑی حکم خدائے رب علیل	دلیل خواب میں فرزند کے یہہ کیے علیل
میں اپنے جد کے لئے ہو چکا تھا وان ہی قلیل	جو لیکے پہنچا تھا تھخہ نجات کا جبریل
برای حق و نبی جان خود شاہ رکھم	قضا می او بہ رضا ہر دم اختیار رکھم

کہا امام نے اوس دم قضا کو اسی وقت پر
یہاں جو ہیں یہ میرے آل سب بخیر و کبیر

بہر دو دیدہ من امر حق بجا آریم

یہ کہے اس شہ کوئین نے جھکایا سر
الم سے بڑ گیا عالم میں شور و غل یکسر

بخواند آن شہ دین کلمہ شہادت را

اب آگے بس کرو دریش اس الم کا بیان
جو تن ہی خاک پہ تڑپے تو سرنوک سنان

نزار رحمت حق باد بہ تن او مدام

میں ہوں غلام خداوند کبریا و قدیر
اگرچہ ہو وینگے اس دشت کر بلا بن اسیر

یقین خیر تسلیم را سزاواریم

چلایا شمر یحییٰ نے شتاب ہو خنجر
ہوا تھا تشدد ہن ابن ساقی کوثر

ادا نمودم آخرین عبادت را

جو گزری او پہ مصیبت ہی سب جہانہ بیان
ہیں سر کو پیٹتے جن و ملک بشور و فغان

چھ لک درود سرش را چھ لک ہزار سلام

محرم فقیر محمد خان صاحب کو یا بر سلام میرزا جعفر علی فصیح

بغیر خواب عدم شاہ نے نہ خواب کیا
کلا کٹا دیا ہرگز نہ اضطراب کیا

جہاں میں شاہ شہیدان عطا خطاب کیا

خبر تھی عازم ملک بقا ہی ابن علی
جمال پاک کے مشتاق تھے تمام نبی

ملک پکارے کہ سرور نے یا تراب کیا

غضب ہی رنج دے عزت مظہر کو
جیا یہ کرتے تھی جھینے نہ چادر کو

جھون نے حضرت زینب کو بے نقاب کیا

رکھے تھے سجد میں سر شاہ زخم تھے تن پر
یہ سچ ہی اتنے ہی واللہ زخم تھے تن پر

بہن نے بھائی کے زخموں کا جب حساب کیا

سوائے آب دم تیغ ترک آب کیا
سلام او سپہ جسے حق نے کامیاب کیا

فلک پہ دھوم تھی سرور کے آمد آمد کی

گرا زمین بہ جہدم وہ خلد کا سفری

جو حلقے خلد کے پہنے وہ کھولے تھے سر کو

وہ کس طرح سے دکھائی گئے منہ پیمبر کو

دہان شکر تھے جو آہ زخم تھے تن پر

نزار و نہصد و پنجاہ زخم تھے تن پر

بہن نے بھائی کے زخموں کا جب حساب کیا

کھڑے تھے شاہ شہان کر بلا کے صحرا میں	بنے تھے غم کے نشان کر بلا کے صحرا میں
بدن سے خون تھا روان کر بلا کے صحرا میں	خاؤ و سمہ کہاں کر بلا کے صحرا میں
کیا لعین نے جدا سر جو سرور دین کا	ہر ایک بولا شقی تو نے خوب کام کیا
کہا یہ شہر نے دیکھو تو آن بان ذرا	حسین امام نے مرنا کیا قبول اپنا
جہان ہی ماتم ہمسکھلے مٹھے میں غمین	ہی مرد مک تو سیہ پوش و چشم گور نشین
یہہ حزن وہ ہی کہ موقوف کچھ نونہ نہیں	عزیز و خوین اکبر کی جب میں بھیگین
تو اسکے سوگ میں زلفون نے پیچ و تاب کیا	مگر نرید کی بیعت سے اجتناب کیا
کبھی یہہ کہنے تھے شہر گئے علی اکبر	کبھی پکارتے تھے اسی شہید پیغمبر
پھکا ہی جاتا تھا سوزالم سے بہکے جگر	حسین کہتے تھے اکبر کی لاش پر جا کر
جب آیا لاشہ اصغر حرم کڑھے سارے	نہ تھا رے داغ نے بابا کا دل کباب کیا
کہا یہہ شاہ نے حسرت سے کر کے نظارے	یہہ بانور و کے لگی کہنے سو گئے پیارے
گلے پہ تیر جو آکر لگا تو خواب کیا	نہ نیند آتی تھی اصغر کو پیاس کے مارے
یہہ غم سے پٹی کہ بس نیلا کر دیا منہ کو	یہہ یہہ روئی کہ گل رنگ سب کیا منہ کو
مگر نہ نالہ کیا شرم سے سیا منہ کو	بنے کی لاش جو آئی چھپایا منہ کو
دلہن نے حضرت قاسم کی کیا حجاب کیا	چھدے تھے خار سے پا اس امام زادیکے
نہ لب پہ آیا گلہ اس امام زادے کے	گلے میں طوق بھی تھا اس امام زادیکے
نبدھے تھے ماتھے ہی کیا اس امام زادیکے	خدا نے جسکے تین مالک ارقاب کیا
ہر ایک گام پہ گر پڑتے تھے امام ہدا	یہہ فرط ضعف تھا ہرگز چلا نہ جاتا تھا
زمین اُلٹ نہ گئی آسمان گر نہ پڑا	سوار گھوڑ و پنہ اعدا پیادہ شہزادا

عجب طرح کا زمانے نے انقلاب کیا

تو یاد آتے لب خشک سید الکونین
عزیز و یاد ہی کچھ نکو تشنگی حسین

وہ دیکھتا جو کبھی جام شہ کا نور العین
نہ پانی پیتا یہ کہہ کیے وہ بشیون و شین

امام نے شب ہشتم سے ترک آب کیا

عدوئے فاطمہ و سبط مرتضیٰ تھا شمر
نہرا حنیف مسلمان کیوں ہوا تھا شمر

اگر عدوئے جگر بند مصطفیٰ تھا شمر
تو کلمہ گو یہ صد افسوس کیوں بنا تھا شمر

لعین نے نام بھی اسلام کا خراب کیا

نہرا تیغون سے گھائل جو ہو ٹرپتا ہی
یہ قاعدہ ہی کہ سبل جو ہو ٹرپتا ہی

فگارنا وک غم دل جو ہو ٹرپتا ہی
شہید خنجر قاتل جو ہو ٹرپتا ہی

مگر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا

زیادہ رتبے میں تھے ہر و ماہ سے وہ چند
جو تباہ رست تھے اونکو کیا اجل نے پسند

علی کی روح و روان فاطمہ کے سب لبند
سو منتخب ہوئے اس طرح وہ سعادت مند

جو ناتوان تھے اسی نے انتخاب کیا

تو ہی علی ولی کو مناسبت در سے
فیصح خالق عالم نے علم کا اپنے

جو بین جناب نبی شہر علم خالق کے
یہ وہ حدیث ہی گویا اسے بدل پڑھے

ابنی کو شہر کیا اور علی کو باب کیا

مہدس ملا اسماعیل صاحب تخلص اخلاص بر شعروفا

خیمہ بین اہل بیت کے محشر بپا ہوا
ما بین مشرقین یہ غل جا بجا ہوا

جسم سر حسین بدن سے جدا ہوا
آئی صدا فلک سے کہ ہی یہ کیا ہوا

چشم و چراغ حضرت خیر النساء برفت
اوسوقت دو جہانین ہوا ایک زلزلہ

وا حسرتا کہ غیر برج ہدا برفت
غور بسے جب زمین پہ گرے شاہ کر بلا

آئی فلک سے رن میں یہ آواز بر ملا
چشم و چراغ حضرت خیر النساء برفت

سینے یہ چڑھکے کاٹ لیا شمر نے کلا
وا حسرتا کہ غیر برج ہدا برفت

ضمیمہ میں غل تھا والی ہمارا کہاں گیا
اہل حرم تمام تھے اس غم میں مبتلا

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

لاشتہ پہ شہ کے کرتے تھے اہل حرم یہہ بین
بے آپکے اوسے نہیں آرام اور چین

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

دنیا سے آج سب سے رسول خدا گیا
عرش برین پہ مالک ارض و سما گیا

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

مارا گیا ہی فاطمہ زہرا کا گلہزار
صد چاک برگ برگ ہی ہر گل ہی بیقرار

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

دونوں جہان میں ماتم شیریں ہوا
خالی غم حسین سے کوئی نہیں ہوا

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

جس وقت مرثیہ کیا شیر کا رقم
رویا سیاہ اشکوں سے خامہ بدر و غم

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

معدن میں غم ہی فاطمہ زہرا کے لعل کا
بھوکا گیا جہان سے فرزند مصطفیٰ

واحسرتا کہ نیر برج بدابر رفت

روتے ہیں لوگ مجلس ماتم میں زار زار
اخلاص و احسن کی ہر سمت ہی پکار

کہتی تھی کوئی ہائے میں جیکر ونگی کیا
انوحہ کسی کی تھا یہہ زبا نیر صبا

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

او کھو سیکے سنہ روتی ہی ایشاہ مشرقین
کہتی تھی ڈارین مار کے کوئی بشور و شین

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

عسکین ہوں کیوں نہ خامس آل عبا گیا
پیا سا جہان سے دلبر شکلا گپ

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

لالہ اسی الم سے سراپا ہی داغدار
بلبل چین میں کہتی ہی با چشم اشکبار

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

رونے کا عل ہی فرس سے تا عرش کبریا
آواز ہر طرف سے یہہ آتی ہی بار بار

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

پُرورد اٹھ آئے مضامین یک قلم
آنی صریر کلک سے آواز دہم دم

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

کیا بات ہی بات کی کہتی ہی بار بار
جوان زبان حال سے گویا ہن جا بجا

چشم و چراغ حضرت خیر النساء رفت

عمخوار شاہ دین کا ہی ہر صفین شورتار
بے ساختہ زبان پر آتا ہی بار بار

وا حسرتا کہ نیر بر جہدا بر رفت

چشم و چراغ حضرت خیر الانسا رفت

سور

جب موردِ خزانِ سپمنِ فاطمہ ہوا
مکڑے مزارِ عینِ کفنِ فاطمہ ہوا
غل تھا یتیم سیدِ سجاد ہو گیا

اور ذبحِ رقی بینِ جانِ تنِ فاطمہ ہوا
رختِ سیاہِ پیرِ عینِ فاطمہ ہوا
لو خاندانِ فاطمہ برباد ہو گیا

مدین اکبر رض

ای مومنو یہ غم کی نہیں کچھ ہی انتہا
دینے تو دی نبرد کی بانوں نے بھی رضا
بہرِ وفانہ اکبر و لکیرتِ روان

اب حالِ جراتِ علی اکبر سنو ذرا
پرمان ہی کا تو دل تھا کلیجہ نخلِ پُرا
جانِ ازینِ مبارک شہیدِ روان

اکبر علی نے جبکہ مبارزِ طلب کیا
بالا اتفاقِ بولے عدو و امصبتا
بارِ کراست تاب رسیدنِ پیش او

فوجِ عدو بینِ ایک تلامسِ پا گیا
ہشکلِ منقطعے سے کوئی لڑکے کا کیا
شمشیرِ مسکلت کشین بہ پیش او

دیکھا جو ایک ایک کرے اس سے کارزار
عہدہ برائی تھی جو نہ اک اک کو زینہار
افواجِ نیرہ دار بگردش زیادہ بود

ازرق کی طرح ہو وینگے فی انار ایکبار
اکبارائے گرد ہوئے آکے گئی ہزار
اکبر جو شیر نہ بہستانِ شادہ بود

آئے تھے گردِ پیش سے کفار فوج فوج
وہ مارتا تھا بحرِ شجاعتِ مدین موج موج
درِ مہمنہ و سپرہ میگرد کارزار

اکبر کا تھا شمارہ ہیبت بہ اوج اوج
ضربت سے فرد کو کرتا تھا زوج زوج
کاسے سوئے عین و گئے جانب یار

چن چن کے نامی فوج کے اکبر تھا مارتا
وہ روزِ یومِ بفتح فی القصور ہو گیا
اما گاہ دادِ اُلفِ عیبی نہ کہ بس

دیکھا ہے ذلیل نہ کی اوسپہ اعتنا
معدوم سب کو صفحہ ہستی سے کر دیا
وعدہ نہ بود با تو چنین ضبط کن نفس

سننے ہی باگِ روک پکارا امام کو
اب حکمِ شہ کا ہوتا ہی کیا اس غلام کو

بولا تھا یہ کہتی ہی تھا امام اب زمام کو
اکبر نہ کر چکے تھے تمام اس کلام کو

ناگہ شکل نیزہ مجسم شدہ قفت

از سینه اش گذشت معاد و مصیبت

سوز

عزیز و آج یہہ نیزگ ہی زمانے میں
نبدھی تھی ایک رکن ان سیکون کے شانین

ایسر جاتے ہیں شرب سے قید خانے میں
وٹھائے لاکھ الم تارہ شام جاتے ہیں

نہ چین پائے نہ سوتے نہ آب و دانہ ملا

ملا تو شام میں ٹوٹا سا قید خانہ ملا

مولف

تم شہادت کے فلک کے ہوشہا بد منیر
کشورِ تطہیر کے موباد شاہ بے تطہیر

اکی پر تو سے دنیا میں ہیں سب و شصت
دا و نواہ بیکان اور عاجز و کے دستگیر

ہیں جگر بند اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہہ مشک کے چین

تم امام دوسرا ہوا دشاہِ اتقیا
رونق تخت ولایت مار فونکے پیشوا

ملک تسلیم و رضا کے آپ ہیں فرمانروا
منع خود و عطا اور سالک راہ خدا

ہیں جگر بند اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہہ مشک کے چین

کون تم بن ہی شباب اہل جنت یا امام
ریج کیا کیا تم نے کھنچے ہر امت یا امام

سبزی تم سے ہی سبحان شہادت یا امام
آپ سے ہوگی ہمیں عقبی کی راحت یا امام

ہیں جگر بند اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہہ مشک کے چین

جو مٹے آنکھیں کبھی اور گہ چین رشک ماہ
نوسف مصر شہادت ہیں یہی نور الہ

نیر برج رسالت کو تھی ان سے عین چاہ
سب شہید و کے اگر یو جھو عزیز و بادشاہ

ہیں جگر بند اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہہ مشک کے چین

حضرت بوکر تھے ان پر ہمیشہ جان نثار
مولس و ہدم بہت تھے انکے عثمان نامدار

دوست رکھتے تھے عمر عادل انھیں لیل و ہیا
راز یہہ پنهان نہیں سب خلق پر ہی آشکار

ہیں جگر بند اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہہ مشک کے چین

شکر کین پر چلائی شاہ دین نے تیغ جو
آدم و عیسیٰ سے لے سارے نبی نیک خو

روح و قالب میں گئی لاکھوں جدائی دم میں
دیکھ کر کہنے لگے شہ کی شجاعت کیوں نہ ہو

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

فاطمہ کی جان ہیں اور نخت دل خیر الامم
ہی بیاساتین دکا کچھ نہ آیا اون کو غم

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

برق دم وہ تیغ تھی شہ کی کہ جسکو دیکھ کر
امت عاصی کی بخشش تھی او ٹھین تہ نظر

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

لو نہالان چمن روتے تھے ڈارین مار مار
ہو گئی ہی ہی خزان باغ نبوت کی بہار

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

شاہ کا سر شمر جب کرنے لگاتن سے جدا
اد گھڑی جن و ملک نے رو کے پہر غرہ کیا

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

اؤ کوکل ہو وگی عقیقی مین بہت حد سے خوشی
اشک جو آنکھوں نے گرتے ہیں بے بسط نبی

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

بھیج اپیر کبریا لاکھون نجات و سلام
بہر امت سر کٹا یا جس نے ہو کر تشنہ کام

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

ایچدا کے برگزیدے سید شہید و نکلے امام
مہربانی کی نظر انہی رکھو اسپر مدام

ہیں جگر نبد اسد زہر کی جان حضرت حسین

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

دوش پر جسکو بچاتے تھے نبی المحترم
یہہ نہ سمجھے اہل شر کرتے ہیں ہم کیر ستم

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

کانپتا تھا خوف سے مزخ کا تن اور جگر
اسلے سارے سے جو روحائے اہل شر

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

پھول اس غم سے ہوئے تھے سوکھ کر مانند خار
بلبلین کستی تھیں اب ہم کیوں نہ روئیں زار زار

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

چمکیا کہرام ہر ذی روح تھرا لے لگا
ای لعین و بیجا کچھ بھی تو خوف خدا

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

آج دنیا میں جو غم کھاتے ہیں شہ کا ہر گھڑی
باعث عفو گنہ ہو وینگے محشر میں یہی

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

اور اپنی خاص رحمت اپنے نازل کر مدام
شافع عصیان شہنشاہ شہیدان یکنام

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

یہہ وفا عاجز تھا رسے ہی غلاموں کا غلام
ورد ہی اسکو تھا رسے نام کا یہہ صبح و شام

اور خباب مصطفیٰ کے ہیں یہہ شیک کے چین

مرثیہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

اس غم کی انتہا تو نہیں ہی جو ہو رہا
اوس صاحب علم پہ ہوئے ہائے کیا الم

جون چشمہ ہم نہاں نہ داز حکم کردگار

پھر شہ لب یونین جو سیکند زیادہ تر
اعدا کو مارنے ہوئے نہر فرات پر

شمیر لعین بہ اہل دغا گفت چون کہ

سننے ہی بولے حضرت عباس ہٹ پر سے
شمیر لعین تو پہلے قرابت کی راہ سے

فرمود چونکہ حضرت عباس ابن سخن

بہر کپے پانی لے چلے عباس جیسے کو
ہی ہی چلا وہ جاتا ہی عباس یحییٰ

تانا نہ مشک از کف او سرون شود

تھے نہر کے جو لوگ محافظ ہزار چار
عباس نے پیام سے لی جبکہ ذوالفقار

از بسکہ بود شکر اعدا ز حد سرون

دیکھو حواس و جرأت عباس اب ذرا
زالو کے نیچے ہاگ کو اوس نے دبایا

رعب و شیب حضرت عباس را بہ بین

از بسکہ ساری فوجیہ غالب ہوا ہراس
سب تیر مارنے تھے مگر دور آسپاس

ناگاہ تیری آمدہ از لشکر زید

عباس نے جو دیکھا کہ پانی بھی بہہ گیا
دانتوں سے مشک تھام کے پھر وہ کھڑا ہوا

اب و دس جو گذرا تھا عباس پرستم
کیونکہ لب فرات پہ شانے ہوئے قلم

عباس اول آب بیاورد و چند بار

عباس نہر کو چلے کا ندھے پہ مشک دھر
دیکھو حواس لے ہی چلے جھٹ وہ مشک بھر

عباس آب می برد و می کند ستم

ایسا امام چھوڑ کوئی بھیسے کیا ہے
عباس سے کلام لگا کرنے صلح کے

از صلح ہر کی شدہ مایوس بن سخن

بولا یہ شہر صلح سے مایوس جلد ہو
کچھ اور گرنے ہو سکے شانے ہی کاٹ دو

وز دست دیگرش علمش سز کون شود

سننے ہی انہی ٹوٹ پر سے سب وہ اکیلا
جس سے ہوا دو چار کیا اوس نے دو کو چار

شد شاینا قلم علم شاہ شنگون

شالون کے کٹنے پر بھی کیا اوس نے کام کیا
دانتوں سے مشک تھام کے گھوڑا بڑھا دیا

یک ہم دو چار او نشدہ با وجود این

ہیبت کے مارے آئین سکتا تھا کوئی پاس
عباس کا نہ کرتا تھا اوس وقت کوئی پاس

کز مشک در گذشتہ و برینہ اش رسید

دلین کیا سیکندہ کو کیا منہ دکھا دنگا
عباس سے بولا بھاگے نہ جاؤ میں ہوں کھڑا

بیدست دیدہ تیغ جہاں کی کشید

گردن آدھ حضرت عباسؑ راستہ پید

مرثیہ حضرت اصغرؑ

عباس کے الم کی نہیں کچھ ہی انتہا
پیرو کو وہ پہلچہ پہ تھا مارتا پردا

لیکن ازین اشارہ کسے ہم گمان نبرد

بالو کے برہین آخلف سرور امم
بالو کا دودھ خشک ہوا تھا زفر طغم

معلوم شد اشارہ پئے آب می کند

بالو نے تباہ یہ حضرت شیر سے کہا
لیجا کے کافرون کو دکھاؤ اسے ذرا

بالو بشاہ اصغر معصوم را سپرد

گودی میں لیکے اصغر معصوم کو امام
نقصیر وارہم میں نہ بچوں سے کچھ سی کام

بس تیر حرمہ شدہ ناگر ہا زشت

اصغر کا لاشہ لیجے حضرت بحال زار
خوش ہو گئی وہ دیکھتے ہی شہ کو ایک بار

فرمود شاہ اصغر معصوم را بگیر

بالو نے جبکہ گود میں اصغر کو لے لیا
بولی بہہ شہ سے تم سے بچا یا نہیں گیا

بالو کشید آہ بغیتا د بر زمین

اب سننے مال اصغر معصوم کا ذرا
اور غون غون کر کے مشک کی بان بھاگ رہا

کز بہر آب ست اشارات سالخورہ

کرد و د کا اشارہ لگا روئے دمدم
ایک بارگی جو رو دیا اصغر نے کر کے دم

تسکین نمی پذیرد و فی خواب می کند

نقصیر وار آب میں بچے نے کیا کیا
شاید وہ ترس کھا کے اسے پانی دین پلا

شیر سوئی فوج عدو طفل را سپرد

دکھلا عدو کو دور سے کرنے لگے کلام
اسکو تو ترس کھا کے پلا دو تم ایک جام

باز وی شاہ و گردن معصوم رشکست

بالو جو بیٹھی تھی دیر خمیہ پہ انتظار
بولی کہ مجھ کو دو میرا معصوم یادگار

سیراب خواب اصغر تو شد آب تیر

دیکھا جو خون سے تر تو کہا و مصیبتا
حضرت نے زخم بازوئے اقدس کھا دیا

دیگر جہ گو میت کہ شد احوال حسین

مولف

یہوش ہو کے غم سے گرے سار اہل ہوش
سب حاکمان عرش یہی کرتے تھے خروشجسم کیا ہی جام شہادت کا شہ نے نوش
کرو بیو نہیں شہ کے الم کا ہوا تھا چوش

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

مین اوس گھڑی کی نوحہ گری کیا رقم کرو
کاپنی زمین ہو گیا حال سہا زبون

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

بیاب ہو کے ماہی دریا اچھل پڑی
اس غم سے گردن فلک پیڑ دھل پڑی

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

ثابت قدم نہ مہر فلک کا تھا چرخ پر
اہل زمین تھے سب الم شہ بین نوحہ گر

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

گل تھے تمام غم سے گلستا بین چاک چاک
غم کی اڑا رہی تھی صبا سر روش پہ خاک

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

جب ہر طرف سے تیرو سنانِ عدو چلے
غش کھا کے آہ گھوڑیے جو وقت گریشے

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

غم کی چلے نہ کیوں چمن دھرمین ہوا
روتے بین نعرے مار کے دیندار ای قفا

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا بر رفت

سلام دیہر

مجرئی صبح نہ کیوں چاک گریبان نکلے
گر مرقع میں شبیہ شہر ذیشان نکلے
کر بلا بین جو لٹی دولت سلطان زمین

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

جدم کہ خلق پاک سے شہ کے بہا ہی خون
جبریل رو کے کہتے تھے بین جان کیون ندون

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

بکلی ٹوٹ پ کے ابر سے باہر کل پڑی
کبرام یہ ہوا تو زمین ساری ہل پڑی

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

سیار سے آسمان سے گرتے تھے ٹوٹ کر
اختر شناس کہتے تھے رور کے سرسبر

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

عینون کے دل ہوئے تھے اسی غم سے روناک
بیل بھی نالے کر کے یہی ہوتی تھی ہلاک

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

زخون سے چور چور امام امم ہوئے
نوحے حرم نے جیسے بین رو کر یہی کئے

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

بر باد ہو گیا ہی گلستانِ مصطفیٰ
آتی یہی ہے کوچہ و بازار سے صدا

چشم و چراغ حضرت خیر النسا بر رفت

چاند زہرا کا چھپے مہر درخشان نکلے
لب تصویر سے ای مجرئی افغان نکلے
جنگلہ کھودے دکان گنج شہیدان نکلے

ایک حیا یک پسر ایک غلام اک بھائی
لائے لاش ایک کی تو ایک کی نصبت کو گئے
حشر میں بٹکے امت کو کہے گایہم خدا
نا امید ہی بکلو حسرت و حرمان بر کاب
رہنہائے شر مظلوم کو اور مولا کو
پر یہہ تھا فرق کہ قرآن کے پیار و نے
بولی زینب سے یہہ بندہ کہ تمہارے موتے
رفقائے شر دین کو نہ ملا آہ کفن
شاہ کو شوق شہادت کا جو تھا طفلی سے
شایع حشر نے کھینچا قلم عفو و دیر

فوج کفار سے یہہ چار مسلمان سکے
آئے شہ خیمہ میں حیران تو پریشان سکے
کیون حسین اب تو ترے دیکے بارمان سکے
کیا وطن سے شہ دین بیسرو سامان سکے
تو لا میزان عدالت میں تو یکان سکے
یارہ ماٹے تن شبیر فراوان سکے
لاشہ شاہ کے سینے سے نہ پیکان سکے
دلے اس غم میں نہ کیون نالہ و افغان سکے
سب وہ ارمان تیر خیر بران سکے
حشر میں جبکہ ترا دقت عصیان سکے

سلام دلگیر

بجری لاش پسر شہ سے چھپا سئی نہ گئی
سکر حر کو دیا پیاس میں پانی شہ نے
جب سنا مارے گئے بیٹے تو بولی زینب
جن یعیون نے محمد کی زیارت کی تھی
مشک جب چھد کے بہا پانی تو بولے عباس
جیکہ زحمتی ہو کرے گھوڑیے نیچے عباس
کوئی شبیر سا مظلوم نہ ہو گا نہ ہوا
موٹی زندان میں سکینہ تو کہا بانو نے
علی اصغر کے تلے شہ نے بچھائی چادر
حاکم شام نے یہہ شہر کو الزام دیا
سر کہین گاٹا گیا شاہ کا اور جسم کہین
اس قدر چور جرات سے تھی لاش عباس

بانو کے رو برو کچھ بات بنانی نہ گئی
خاسخی ابن سخی آنکھ سے چرائی نہ گئی
شکر مد شکر کہ بر باد کھالی نہ گئی
ان سے تلوار پھر اکبر پہ لگائی نہ گئی
ایسی محنت پہ بھی قسمت کی برائی نہ گئی
شیر کے قبضے سے دریا کی ترائی نہ گئی
قبر بھی بسکی کئی روز بنائی نہ گئی
ماٹے ایذا میری بچی سے اٹھائی نہ گئی
خاک پر لاش پسر شہ سے لٹائی نہ گئی
مسند ختم رسل تجھے حبلائی نہ گئی
دفن ہو کر بھی تن و سر کی جدائی نہ گئی
وقت تلغین کے جو عابد سے بلائی نہ گئی

جب چلے شاہ تو گھبرا گئی بانو ایسی
قتلِ سہوور کی خبر سنکے کہا عابد نے
زیرِ خنجر بھی دعا شاہ نے کی اسی دلگیر

سوئے سے بالی سکیں بھی جگائی نہ گئی
بابا کھویا گیا پر جان گنوائی نہ گئی
مرے دم شاہ کی طہنت سے بھلائی نہ گئی

سلامِ ہادی

مجرئی پیدا ہوا تھا سمِ حسن کے واسطے
حلہٴ جنت تھے جس کے پیرین کے واسطے
مجرئی رنج و محن تھے پنچتن کے واسطے
شہ کی مجلس ہوتی ہی سجا تو اگر غلد سے
کیا زخم تھا نہ پھر حمایہ کیا عباس نے
ای فلک زریب کو کیوں تو نے پھرایا در بدر
خلعتِ شاہانہ قاسم کو پہنا یا جگھڑی
ہو کے زخمی جب گرا گھوڑے سے ابنِ بو تراب
ای فلک انصاف سے تجو زیری دور ہی
آفت و رنج و مصیبت اور تسلیم و رضا
جب مدینے کو چلے عابد تو کہتے تھے یہی
بے کفن تھا لاشہٴ نوشاہ رہنِ ایفلک
بولے عابد اکبر و اصغر تو ہوں شہ پر تار
قیدِ عُسرت سے الٹی جلد ہادی ہو رہا

اور بنا خنجر شہ نشہٴ دہن کے واسطے
مجرئی محتاج تھا وہ شہ کفن کے واسطے
پنچتن پیدا ہوئے رنج و محن کے واسطے
روتی ہی خیر النساء شاہِ زمین کے واسطے
جب عدو دینے لگے خیر شکن کے واسطے
ما تم شبیر کیا کم تھا بہن کے واسطے
خوب ساروئے شہ سبکس حسن کے واسطے
خاک مریم ہو گئی زخمِ بدن کے واسطے
کردن سجاد ہو طوق و رسن کے واسطے
پانچ چیزیں یہہ بنی بہن پنچتن کے واسطے
دارِ شہ سوغات ہی اہلِ وطن کے واسطے
منہٴ چھپا نیکو نہ چادر تھی دولہن کے واسطے
اور ہم جیتے رہیں رنج و محن کیواسطے
کرد عا مقبول میری پنچتن کے واسطے

مولف

مجرئی سارا جہان ہی غم سے گریان اندون
روتے ہیں اہلِ زمین کیا ما تم شبیر بہن
دھوپ کی شدتِ غضبِ اُس پر مصیبتِ پیاسی
پیاس سے اصغر جو تھے سبیلِ نوشاہِ شہ لب

ہر جگہ ہی ما تم شاہِ شہیدانِ اندون
آسمان بھی اشکِ شبنم سے ہی گریانِ اندون
دشمنوں نے کر دیا تھا شہ کو حیرانِ اندون
گود میں بیکر گئے تھے سوئے میدانِ اندون

اکبر و اصغر بیا یہ ہو گئے رہن شہید
 کر دیا ہی گل چراغ خاندانِ مصطفیٰ
 آسمان سے ٹوٹ پڑتے ہیں تارے دوستو
 شوکت و جرأت ہمارے اوجِ دیکھی دکھکر
 لیگے تھے نہر پریشانی کے لئے
 یا حسین اب رحم کیجئے تاکہ خاطر جمع ہو

لٹ گئی ہی دولت شاہ شہیدانِ ندون
 ہیں رسول اللہ عظم سے چاکِ ایمانِ ندون
 ہی بڑا اندھیر عالم میں نمایانِ ندون
 بومِ صفوں کے ہوئے تھے ہوش پرندِ ندون
 نیر کا عباس پر برساتا تھا بارانِ ندون
 ہی وفا افکار دنیا سے پریشانِ ندون

حجر

اوسکو حجر جو یہ بولی غم سہا جاتا نہیں
 کہتی تھی صغرا وطن میں بھیجوں خط میں کہے
 کہتی تھی قاسم کی مان رور و بنا قاسم بنا
 بولی زینب فوج آپہنچی اٹھو بیٹا اٹھو
 کہتے تھے ظالم اٹھائے پانوں چل اٹھاتوں
 جب کوئی کہتا تھا پانی پی تو عابد کہتے تھے
 راہِ خالق میں اٹھائی ہی جولذتِ بیاسکی
 اس قدر رقت ہی آئی لیکر محکوم گھڑی

دھیان بابا کا مجھے صبح و ساجاتا نہیں
 کوئی قاصد بھی بسوئے ذکر بلا جاتا نہیں
 سہرے اور جوڑیے مرنگو بنا جاتا نہیں
 بولے عابد ناتوانی سے اٹھا جاتا نہیں
 بولے عابد کانٹے چیتے ہیں چلا جاتا نہیں
 بابا پیا سے مر گئے پانی سپا جاتا نہیں
 آج تک اس پیاس کا منہ سے مڑا جاتا نہیں
 آگے حال بسطِ پیغمبر کرا جاتا نہیں

سلام

بحرِ شہ خیمہ میں جب برچھیوں والے آئے
 لائے رخصت کیلے گھر میں جو عباس کو شاہ
 آئے اکبر علی خوش خیمہ میں بانو نے کہا
 لاشِ اکبر پر عجب حال سے آئے شہید
 بی بیان کہتی ہوئیں دورین کہ ہی ہی دولہ
 خون بھرا شہ سے گریبان چھپا یا نہ گیا
 جب سنا ندی سے عباس پھر پھر کر مشک

دکھ زوی راند و نیہ تلوار میں نکالے آئے
 باہن گردن میں عجب پیار سے ڈالے آئے
 ظاہرِ باپ سے مرنے کی رضا لے آئے
 دونوں ہاتھوں سے کلیجے کو سنبھالے آئے
 لاشِ قاسم کی جوشہ گھوڑی پہ ڈالے آئے
 لاشِ اصغر کو جو قاسم سے چھپالے آئے
 بولے سب تشنہ کہ پانی تو بھلا لے آئے

کہتے تھے شاہ سے اکبر مجھے اب حکم ہے کیا
تیرا راجہ شکر نے علی اصغر کو
رہنیں جب فاطمہ کے لال کو دیکھا تنہا
خار صحرانہوئے تھے شرف اندوز ہنوز
دردِ عصیان کی دوا کچھ نہیں دشوار نہیں

رہنیں اعدا تو ہلاتے ہوئے بھائے آئے
شاہ روتے ہوئے چھاتی سے لگائے آئے
ایک پر کتنے سواروں کے رسالے آئے
پہلے عابد کی قدمبوسی کو چھائے آئے
کر بلا یہاں سے گئے خاکِ ثغائے آئے

مولف

سلامی شاہ کی امداد کو ساری خدائی تھی
عکلا خنجر سے کاٹا شمرنے کس ہیرِ دین کا
یہاں ہی رکھا تختِ دلِ ساتی کوثر کو
لڑے ایسے جوانانِ سیمنی فوجِ اعدا سے
عجب کچھ رعب تھا میدانِ بینِ ہتھکلی پیمبر کا
ادھر قطرہ اُدھر دریا اُدھر تنہا اُدھر لاکھوں
لگا تھا خلقِ اصغر پر جو تیرِ حرمل بد خو
اُونھیں کس طرح دینگے جامِ کوثرِ ساتی کوثر
دل صغرا پہ اوسدم صدمہ جا نگاہ گذرا تھا
نہ کیوں اب دل جلے گل ہو گئی شمعِ ہدا ایسی
مدینے سے کیا جب کوچِ سلطانِ دُعا عالم نے
کٹے عباس کے بازو جو دریا کے کنارے پر
شنا خوان ہی جو دنیا میں و قبالِ محمد کا

مگر منظور حضرت کو رضائے کبریائی تھی
سرِ گمراہ بن کیا بولے گمراہی سمائی تھی
دیا پانی نہ سیرِ صومند نے قبضہ میں ترائی تھی
صدائے مرجا پیرِ فلک کے منہ سے آئی تھی
ہر اک بیدین کے منہ پر خوف سے چھٹی ہوائی تھی
اکیلے تھے ادھر سرد و ادھر ساری خدائی تھی
غمِ نورِ نظر سے آنکھ سرد کی بھرائی تھی
جھون نے عترتِ اطہار بن پانی رُلائی تھی
مدینے میں خبرِ جقتلِ شاہِ دین کی آئی تھی
کہ جس سے زینتِ بزمِ خبابِ مصطفائی تھی
لبوں پر جانِ صغرا فرقتِ والد سے آئی تھی
گھٹا اوس وقت غم کی گلشنِ ہستی پہ چھائی تھی
سعادتِ روزِ اول اوس کے حصے میں بہائی تھی

سلام فصیح

مجرئی اشک بہاتے تھے حرمِ آنکھوں سے
شہ نے فرمایا کہ تم لاؤ گے پانی عباسؑ
اسلئے کرتے ہی تجیلِ جوانانِ حشین

شہ بیس کے لگاتے تھے قدمِ آنکھوں نے
کہا عباسؑ نے یا شاہِ امم آنکھوں سے
سامنے دیکھتے تھے باغِ ارمِ آنکھوں سے

خطا کے سزا میں یہ صغرائے لکھنا نام حسین
بند مذہب آنکھیں کھلی دیکھ کے یہ ہر بائے تھے
بیٹھ جاتے تھے جو عابد تو اشارہ کر کے
کہا عابد نے سمجھتے نہیں تم اسی لوگو
شمر کرتا تھا سرسید مظلوم جدا
باندھے پیار جو اکبر نے لگایا ابدیم
اوسکی آنکھوں سے سدا شک نہیں کیوں نہ فصیح

روئے شیر لگا کر وہ رقم آنکھوں سے
علی اصغر کا میرے نکلا ہی دم آنکھوں سے
منع کرتے تھے انہیں اہل ستم آنکھوں سے
دیکھتے ہو میرے بانو نکا ورم آنکھوں سے
اور لگاتے تھے ملک شہ کے قدم آنکھوں سے
چوم کر قبضہ شمشیر دو دم آنکھوں سے
جسے دیکھا ہو در شاہ امم آنکھوں سے

سلام سہل

کہرام ہوا مجھ کی خیمہ بین بکا سے
بانو سے چھپائے ہوئے شہ گو دین لگا
عباس کے مریبے کمر نوٹ گئی تھی
شہ کہتے تھے دل ٹکڑے ہوا جاتا ہی میرا
حرکتا تھا اس جنگ کو میں فتح کروں گا
قاسم نے شب عقد کہا صبح رٹ ونگا
سب سے یہی کہتی تھی جو یوں مادر قاسم
شہ پہنچے دم نزع جو بھائی کے سر ہانے
پانی میرے آنکھوں سے سکینہ کو نہ پہنچا
میں اپنے لئے تم سے نہیں مانگتا پانی
شہ کہتے تھے اب مجھ کو نہیں پیاس کی پروا
خجھر کے تلے اور نہ کچھ دھیان تھا شہ کو
بیمار غم شہ شہیدان سے ہوں لہل

شہ لاش پس لائے جو میدان دعا سے
لاش اصغر معصوم کی دامان قبا سے
سیدھا نہ ہوا جاتا تھا شاہ شہدا سے
عباس کی بو آتی ہی دریا کی ہوا سے
شیر کے اقبال سے رنیب کی دعا سے
بو خون کی آتی ہی مجھے رنگ خدا سے
ہٹ جاؤ کہ میں آئی ہوں میدان دعا سے
عباس نے کی عرض یہہ شاہ شہدا سے
یہہ داغ برا لیکے چلے دار فنا سے
دور و زور کے ہیں اکبر و اصغر یہہ پیاس سے
اسی ظالموں لب تر ہیں میرے شکر خدا سے
کرتے تھے دعا امت عاصی کی خدا سے
کس طرح ہو عشق بھی شاہ شہدا سے

سلام مونس

قرآن لئے پھرے ہیں شکر کہاں کہاں

اسی مجھ کی گیا سر سرور کہاں کہاں

مسلم کے لاڈ لون کو نہ چھوڑا اجل نے کُ
 کہے میں بھی نہ قبلہ دین کو امان ملی
 کہتے تھے شاہ رو کے دکھاؤ تو باپ کو
 کہتے تھے شاہ ہی یہ سفر آخری سفر
 کہتی تھی مان ملے علی اصغر نہ صاحبو
 سجاد کہتے تھے میری کشتی تباہ ہی
 بابا تو سرکشا کے ہوئے نہر نو میں عرق
 فائل سے شاہ کہتے تھے کیوں دیکھی میری سیا
 شہر و نین جنگلوں میں پہاڑ و نین دشت میں
 چین میں خفق میں دشت خطا میں تار میں
 کہے میں کر بلا میں مدینے میں شام میں
 صفین میں حنین میں خیبر میں بدر میں
 دکھ میں مرض میں نزع کی ایذا میں قبر میں
 دامن جگر میں بیٹہ پر خون میں جان میں
 شہید میں کر بلا میں نجف میں مدینہ میں
 صحرا میں قتل گاہ میں ریتی میں نہر میں
 افلاک میں زمین میں ہوا میں بحار میں
 چوہ شان میں قلعہ کے درین دخت میں
 صندوق میں تنور میں زندان شام میں
 کوفہ میں شہر شام میں ری میں دمشق میں
 مونس تیرے سخن کی ہوئی شش بہت میں عوم

چھپتے پھرے وہ بکس و مضطر کہاں کہاں
 پہنچے برائے قتل سنگر کہاں کہاں
 کھائے ہاں زخم اسی علی اکبر کہاں کہاں
 لیجائے ریکو دیکھیں مقدر کہاں کہاں
 ڈھونڈ آئی جا کے دشت میں مادر کہاں کہاں
 یار سنبھالو ن طوق کا لنگر کہاں کہاں
 میں کھینچتا پھروں تین لاغر کہاں کہاں
 انصاف کر رکھتا تیرا جنس کہاں کہاں
 بیل گئے ہیں عابد مضطر کہاں کہاں
 ہنگی ہی بوئے کا کل سرور کہاں کہاں
 روئی ہی شہ کو زینب مضطر کہاں کہاں
 ہمکی علی کی تیغ و دھپ کہاں کہاں
 دیکھو مدد کو آتے ہیں حیدر کہاں کہاں
 دہ باہی ایک غم کا بہہ شتر کہاں کہاں
 بکھرے گل ریاض پیمبر کہاں کہاں
 پکا ہی خون سبط پیمبر کہاں کہاں
 رہا ہی ایک ماتم سرور کہاں کہاں
 لٹکا ہی شہ کا فرق مطہر کہاں کہاں
 رکھا حسین کا سر الودہ کہاں کہاں
 آل نبی پھرے ہیں کھلے سر کہاں کہاں
 تیغ زبان کے چمکے ہیں جوہر کہاں کہاں

سلام دیر

مجرانی گل دریدہ گریبان چمن میں ہی

فصل خزان جو گلشن شاہ زمین میں ہی

صغیرا یہہ انتظا را مارم زمین میں ہی
 کہتے تھے شاہ گور میں ہموئے گا چین
 پھولوں سے کیوں قصا نہ بھرا نی جھولیا
 عابد یہہ کہتے تھے کہ بدن میں عرق نہیں
 قاسم کو رکھکے قبر میں مادر نے یوں کہا
 کہتی تھیں گلشن شہدا میں یہہ قمریان
 پامال لاش سبط نبی جو ہوئی ہی اے
 زینب یہہ بولی شاہ گھرے جب سپاہ میں
 سبط نبی پہ تیر لگاتے ہیں کلمہ گو
 پروانہ سان ہی ایک تو جون شمع ایک ہی
 عابد غم پیر میں یہاں تک ہوئے ضعیف
 مشکاک شانی کیجئے سجادے کہا
 صغیرا یہہ بولی آئی ہی قاسم یہ کچھ بلا
 پانی بتول لائی تو صغیرا اشارے سے
 مت ذبح کر حسین کو کہتے تھے مصطفیٰ
 گرد عوی زبان ہی جون شمع ای دیر

وا اسکی آنکھ جھری اب تک کفن میں ہی
 آرام از برائے مسافر وطن میں ہی
 گلچین خزان رسول خدا کے چمن میں ہی
 بر عینو گریہ کن عجم شاہ زمین میں ہی
 اسی لوگو بوئے خلعت شادی کفن میں ہی
 سرور یاض فاطمہ کا اس چمن میں ہی
 جنت میں درد شیر خدا کے بدن میں ہی
 خورشید آسمان امامت گہن میں ہی
 روزن پہ روزن ابن علی کے بدن میں ہی
 صحبت عجیب طرعی دولہ دلہن میں ہی
 مثل جباب کچھ نہیں اونکے بدن میں ہی
 یا مرتضیٰ علی میری گردن رس میں ہی
 رونے کا غلغلہ جو مزار حسن میں ہی
 بولی کہ آب تیر کی لذت دمن میں ہی
 باقی یہہ ایک جان فقط پنچمن میں ہی
 درکار خا موشی تھے ہر اکھن میں ہی

سلام گویا

سلامی دیکھ تو ہی رنگ آسمان کیسا
 حین کہتے تھے رُود کے کیوں خداوند
 خدا سے شرم نہ کی ظالموں نے واویلا
 سنان پہ دیکھ کے سرشہ کا لوگ کہتے تھے
 جو لو نہال تھا اصغر نہ اوسکو بھی چھو
 موئے پہ مادر قاسم یہہ میں کرتی تھی

عجم حین میں روتا ہی سب جہاں کیسا
 لگا ہی تیر یہہ اصغر کے ناگہان کیسا
 نبی کا کر دیا بر باد و دودمان کیسا
 نئی طرح کا ہی یہہ فوج میں نشان کیسا
 قلم ہوا ہی ہمیر کا بوستان کیسا
 میرے بنے کو بنایا ہی خوشنشان کیسا

شقی یہ کہتے تھے پیدل ہی لیچینگے ہم
ستم ہوا ہی کہ باد خزان اعدا سے
کریم بخش دے تو اوسکے سب گناہوں کو

سلام دہر

علی کا پوتا ہی بیمار و ناتوان کیسا
خدا کے شیر کا اُجڑا ہی گلستان کیسا
تیرے حین کا گویا ہی نوحہ خوان کیسا

گو وہ رہتا نہیں پر نام سدا رہتا ہی
یک نہ یک ظلم تیرے گھر میں نیا رہتا ہی
جسکا یہم ہاتھ کھینچے یہ دھرا رہتا ہی
ہوش اسجا نہیں لانا کا بجا رہتا ہی
یہاں گنجینہ اسرار خدا رہتا ہی
تب سے سرخلمین نہرا کا کھلا رہتا ہی
اور خیال اوسکا میرے دل میں اترتا ہی
شاید اس بات پہ وہ مجھے غار رہتا ہی
تیرے پر بھی سرعباس جھکا رہتا ہی
کہ یہ بھائی تیرا محتاج دوار رہتا ہی
سر تیرا کیلئے ہر وقت کھلا رہتا ہی
کرتا بے وارثی بچوں کا پھٹا رہتا ہی
اس مصیبت میں بھلا ہوش بجا رہتا ہی
بیٹا کیا قید میں احوال تیرا رہتا ہی
پالوؤں زنجیر میں رسی میں گھلا رہتا ہی
یہم دہر آپ کا مصروف عار رہتا ہی

جو کہ مصروف سلام شہدار رہتا ہی
ای فلک بعد فنا کاٹے گئے دست حسین
شم کہتا تھا یہی مان رہا علی اکبر کی
شاہ دین لاشہ اکبر پہ کھڑے کہتے تھے
شم سے شہ نے کہا پالوؤں زکھ سینے پر
جب انوہ میں سر نہ گئی زینب آہ
بولی زینب کہ نہیں خواب میں آتا اکبر
لاش پر اوسکے میں سر نہ گئی حق رہیں
یہی یہ شرمندگی پانی کے نہ پہنچانے کی
رو کے یہم قاصد صغرا سے کہا عابد نے
رو کے یہم ہندہ کے بیٹے نے سیکھنے کہا
وہ لگی کہنے تیمونکی نشانی ہی یہم
باپ مارا گیا قیدی ہوئے زندا میں بیٹے
انکر خواب میں عابد سے یہم پوچھا شہ نے
کہا سجاد نے اشک آنکھوں میں مالے لب پر
کر بلا میں اسے یا سبط نبی یاد کرو

سلام امداد

حجراتی پاک کرتی ہی خاک ثغاب مجھے
لاشہ جوان پسر کا نہیں سو جھٹانے مجھے

بیماری گناہ کا نسخہ ملا مجھے
چلائے شاہ راہ بتاؤ سنگرو

کہتے تھے شاہ کاٹ نہ قاتل میرا گلا
 فردوس میں حسین نے نانا سے عرض کی
 سوکھی زبان دکھا کے سکیہ نے یون کہا
 ٹھوڑیے گر کے باپ کو اکبر نے دیا
 عرصہ ہوا تو رو کے سکیہ نے یون کہا
 چلائے شاہ ہاتھوں سے پکڑے ہوئے کمر
 اندا داس امید پہ بیتا ہی یا حسین

آغوش میں لئے ہیں رسول خدا مجھے
 امت نے زیر تیغ نہ ہلنے دیا مجھے
 پانی لب فرات سے لادو چچا مجھے
 یا شاہ جلد آئیے نیرہ لگا مجھے
 دریا پہ جا کے بھول گئے کیا چچا مجھے
 بھائی سے آج کرتی ہی منت جو ان مجھے
 یا رب نصیب ہو لکھ کر بلا مجھے

سلام مولنس

جا جا کے محشر کی صف اعدا کے سامنے
 پیاسے لب فرات پہ مان دیکھنے نیاسی
 آغوش مٹوق کھول کے حضرت لوٹ گئے
 شہر کے کہتے تھے علی اکبر نزار حریف
 دوطے کی لاش لے گئیں ڈیوڑھی سے پیلیان
 ترخون میں آئے بیٹے تو زینب نے یون کہا
 اکبر پہ برچھی چل گئی شہر نے نارادم
 اندر سے رعب دور چلتے تھے شہ پہ تیر
 مل مل کے خون چہر پہ فرماتے تھے حسین
 حورین بوقت ذبح لئے تھے کھڑے ہوئے
 مولنس ثواب زیارت سرور کو چل شتاب

صدقے غلام ہونے ہیں آقا کے سامنے
 مارے پڑے تھے سب وہاں دریا کے سامنے
 حرا یا لکھ باندھے جو مولا کے سامنے
 دم توڑتے ہو خاک پہ بابا کے سامنے
 حضرت گئے نہ شرم سے کبرا کے سامنے
 خالق نے سر خر و کیا نہ ہرا کے سامنے
 بیٹا ٹپ کے مر گیا بابا کے سامنے
 آسکتے تھے ہزار نہ تنہا کے سامنے
 جنت میں یونہی جاؤ نگا نانا کے سامنے
 کوثر کا جام سید والا کے سامنے
 جنت ہی کر بلائے دے معیہ کے سامنے

سلام مشتاق

کیا کیوں زخم سلامی سر سرور پر کا
 کٹ گیا پہلے ہی مسجد میں سر سبط رسول
 کٹے ہوئے ہیں جگر جگر سی آتا ہی یاد

یاد ہی لو ہو پیکنا مجھے خبر پر کا
 کیوں نہ گر جائے گلشن دین کے ممبر پر کا
 نے ظلم ستم اس شافع محشر پر کا

دیکھتے تھے پہ سر شاہ برہنہ با نو
فاطمہ زہرا نے گودی میں کھلایا جسکو
دھوپ کھاتا تھا پڑا خاک پہ سوکھا وہ
عرض مشتاق کی ہی حشر میں جام کوثر

بولی عمامہ ہوا کیا سر سرور پر کا
بستر آج ملا او سکو سو کنکر پر کا
سایہ کرتا جسے جسیریل تھا شیر پر کا
ملے صدقے میں مجھے چشمہ کوثر پر کا

سلام بہار

کیا غم شاہ نکھین سا میں جی ہم ہا کھولنے
کٹ گئے بازو بھی دریا پہ ہوا تن مجروح
عون جعفر سے یہہ زینب نے کہا جاتے وقت
رور و زندان میں یہہ زینب نے کہا بانو سے
دل میرا شاد ہوا اور بھائی میرا خوش ہو کر
فرش پر پانوٹن رگڑتی تھی سکیںہ بالی
حشر کے دن لب کوثر پہ لبالب بہار

خاک اڑاتے ہیں بھی اہل حرم ہا کھولنے
تو بھی عباس نے چھوڑا نہ علم ہا کھولنے
خوب مقتل میں لڑو مل کے ہم ہا کھولنے
کھودنے اصغر معصوم کو ہم ہا کھولنے
دفن تم کو کرے بادیدہ نم ہا کھولنے
بالیان لیتے تھے جب اہل ستم ہا کھولنے
جام دیونگے تھے شاہ امم ہا کھولنے

سلام طوبی

محمد بن مجلس میں آئے ہوئے
کہا شاہ نے بس نہ ہکو ستاؤ
کھلے سر پہ اندوہ سے آفتاب
قلق سے خمیدہ ہی چرخ کہن
سر شاہ دین آیا زندانین جب
یسا گود میں بڑھکے فرق پدر
جہانے نفر کر گئی وہ یتیم
پلے لے کے اصغر کو جب دم حسین
لعینون سے بولا یہہ چلا کے ستر
وہ آتے ہیں فرزند کو لیکے شاہ

سلامی رہو سر جھکانے ہوئے
لعینو بہت ہیں ستائے ہوئے
قر و لپہ سیا داغ کھائے ہوئے
مہ نو ہی گردن جھکائے ہوئے
سکیںہ چلی ہاتھ اٹھائے ہوئے
گرے خاک پر ہوش اڑائے ہوئے
کلجے پہ سر کو جھکائے ہوئے
سوئے دشت دامن اڑائے ہوئے
جوانو لگانا میں لڑائے ہوئے
قدم سوئے میدان بڑھائے ہوئے

نہ چھوڑیں کس طرح اہل شام
 رہیں تیرا نذر لشکر کے یس
 سداش اکبر پہ پہنچے حسین
 نظر آیا شیر کو نور چشم
 بدن سرور رخ زرد سینے میں درد
 کہا شہ نے ہی ہی یہ کیا ہو گیا
 ملا خوب تم کو جوانی کا پھل
 کس طرح طوبی کار روشن ہونا م

اسے بے نشانہ بنائے ہوئے
 کمانوں سے ناوک ملائے ہوئے
 جگہ پڑے آنسو بہائے ہوئے
 دوزخ آنکھیں پھرائے ہوئے
 خدا کی طرف لو لگائے ہوئے
 ہو میں ہوا اکبر بنائے ہوئے
 کلیجے پہ بر چھپی ہو کھائے ہوئے
 علی سے ہیں ہم تو لگائے ہوئے

سلام دبیر

یک نہ یک نیزنگ ہوتا ہی رہا
 جسے چاہا خاک سے موتی اگین
 کہتی تھی ام البنین کس سے کہوں
 چار راز رقی کے پسرد و دو کئے
 سو رہے مرقین جا جا کے مکین
 نہر میں عباس داخل ہو گئے
 تل پڑا لو کٹ گیا دولہ کا سر
 اسی فلک افسوس خشکی میں بھی تو
 فافلہ منزل پہ جا پہنچا دبیر

ہر سلامی شہ کو رہتا ہی رہا
 تھما اشک آنکھوں سے پوتا ہی رہا
 پاس بیٹا اور نہ پوتا ہی رہا
 رن میں ورجہ رکا پوتا ہی رہا
 بیان محل غمبیر ہوتا ہی رہا
 مشورہ اعلیٰ میں ہوتا ہی رہا
 بیاہ کا سامان ہوتا ہی رہا
 فاطمہ کا گھر ڈھوتا ہی رہا
 بے خیرات تک تو ہوتا ہی رہا

سلام دلگیر

وہ سلامی کب چھوے کیر اپنے ہاتھ سے
 بخشش امت کا آیا حرف جدم درمیان
 تیر کھا کر بھی نہ ہرگز چھوڑتا تھا پیاسے
 بولے سرور تھا یہی تقدیر میں میری لکھا

مس کرے جو تربت شیر اپنے ہاتھ سے
 زمین شہ نے ڈالی شمشیر اپنے ہاتھ سے
 شہ کی گردن اسے خرب شیر اپنے ہاتھ سے
 گردن امیرت کھینچون تیرا اپنے ہاتھ سے

جب چھدی شک اڑ گئے شانے کہا عباس نے
حال سرو پوچھنا کوئی تو زین العابدینؑ
سرو ر لب تشنہ سے کوثر یہ بہہ امید ہی

بن نہ آئی چیف کچھ تدبیر اپنے ہاتھ سے
اتھام لیئے دلی دم لفریر اپنے ہاتھ سے
جام دینگے کچھ کو اسی دلگیر اپنے ہاتھ سے

سلام خلیق

سلام او سپہ جود ولہ بنا تھارن کے لئے
سفر میں رہتی تھی ہر دم جو یاد صغرا کی
جناب حق سے جسے تلہ بہشت سے
غضب ہی مارے چھری ظالم لکے ہو ٹوپیہ
کیا تھا وعدہ جو بچپن میں مارے جانیکا
دکھایا فاطمہ نے جب حسین کا لاشہ
خلیق اونکا نہ کیونکر رہے بھلا مداح

لیکتے آنسو تھے سہرے تلے دولہن کیلئے
حین روتے تھے دو دو پہر وطن کیلئے
ہزار حیف وہ محتاج ہو کفن کے لئے
بی نے بوسے ہون جسک لب دہن کیلئے
گلا کٹا دیا آخر اوسی سخن کے لئے
علی نے بوسے ہراک او کے رخم تن کیلئے
خانی نے دی ہی زبان مدح یخچن کیلئے

سلام کامل

سلامی آنکھوں سے شے غم میں کب شک ہر دم پکارتا
غم شہنشاہ جن و آدم فلک پہ کچھ ایسا چھا گیا ہی
سین آجولاش اصغر پہ روکے بولے کہ آہ بیٹا
صبا اڑاتی ہی خاک ہر سو نکستہ ہیں بیلون کے بارو
اد سے بلا شبہ کل قیامت میں موتیوں کا محل ملیگا
یہی نو ہو و جگارت و ز محشر میں باعث سرخروئی کامل

بہ قطرہ خون دل ہمارا شرو سے پیہم ٹپک رہا ہی
ہر ایک عرشی کی چشم پر غم سے انک ماکم ٹپک رہا ہی
ابھی تلک تیر حلق نازک سے خون پیہم ٹپک رہا ہی
الم سے ہر چشم گل سے آنسو بزرگ شہم ٹپک رہا ہی
جس آنکھ سے آج انک و رشہ کے غم میں ہر دم ٹپک رہا ہی
جو اشک خونی شہ شہیدان کے غم میں ہر دم ٹپک رہا ہی

سلام حضرت بجا سر پر نے دلی بہا شاعاری مرحوم ظفر تخلص نور احمد شاہد فوق

دین نہ ای مجھ سی اس شہ کو ستمگر پانی
یاد کر پائیں کو شبیر کی نوا شک بہا
پانی پانی ہو خجالت سے نہ کیوں کر دریا

جسکی ہوشنہ بسی دیکھ کے پھر پانی
چاہتا کوثر و تسنیم سے ہی گر پانی
شاہ کا جب نہ لب خشک کرے تر پانی

رہے تھے اس اللہ کا فرزند افسوس
رسم ہی بیاہ میں دولہ کو پلانا شربت
اپنی آنکھوں سے چھڑکتے تھے بہا کر آنسو
تھا یہ منظور نہوا مت عاصی پہ عذاب
کہتا تھا میں نہ ہوں سراب بلا سے لیکن
اسی ظفر ہی غم شیریں روتا گردون

و شمنون کے پین کا و خروٹ کر پانی
نہ ہوا قاسم نوشہ کو میسر پانی
ہر گل زخم پہ عباس کے سرور پانی
بتیا کس طرح سے وہ جان پیمبر پانی
بہہ پڑے آتش دوزخ پہ سراسر پانی
ا برسے بہہ جو برستا ہی زمین پر پانی

سلام مونس

شہ کے مچرائی کو اندیشہ فردا کیا ہی
گذرے جو دم غم سرور میں غنیمت جا لو
چلتے چلتے جو رکا کھوڑا تو حضرت نے کہا
جب چلے تیر تو حضرت نے رفیقو نے کہا
عرض کی سب نے کہ سر تیغ تلے دھو دینگے
ذوالفقار اب اللہ جو کھینچی مشہ نے
خلق کٹوادو جو ہو بخشش امت منظور
شمر سے کہتے تھے شہ چرھ نہ میرے سینے پر
مان میری فاطمہ ہی باپ علی جد ہی بنی
مر گیا مائی پسر لال سا پر آہ نہ کی
را نازن شوق زبانت میں یہ رہتا مدام

پنجن واسطے بخشش کے ہیں پروا کیا ہی
مومنو رست کا دنیا میں بھروسا کیا ہی
کر بلا کہتے ہیں جسکو ہی صحرا کیا ہی
نوجوانو کہو اس وقت اراد کیا ہی
تم سلامت رہو آقا ہمیں پروا کیا ہی
غیب سے آئی نایبہ کہ اراد کیا ہی
قول چھپن کا کرو باد کہ وعدا کیا ہی
دیکھ تو کون ہو نہیں تیرا اراد کیا ہی
ارے ظالم میرے رتبے کو تو سمجھا کیا ہی
جگر فاطمہ زہرا کا کلیجہ کیا ہی
اپنے مونس کو بلاتے نہیں آقا کیا ہی

سلام دیر

لٹنے سے پنجن کے سلامی خدا ملا
جن کو عبا رفرفرش شہ کر بلا ملا
اسی مچرائی یہ شہر میں مجھ کو صلا ملا
کہتے تھے روز قتل خدا سے یہ شاہ دین

اور جب خدا ملا تو ہر اک مدعا ملا
مچرائی حشمت دل کا اونھین طوطیا ملا
ہر شک کے عوض گہرے بہا ملا
کیا کیا تیرے کرم سے مجھے مرتبا ملا

کیا پیری نختون کا کروں سگرین ادا
 یہ اکا رسول کے گھر میں بتول نو کو
 بھائی حسن سا خلق حسن کی تھی جسکے دھرم
 عیب سی دی بہن مجھے ہم شکل فاطمہ
 عباس نامدار علمدار بادشاہ
 پیا سا کبھی نہ تو نے رکھا تھا حسین کو
 رہ کر غم حسین بن یسار سے ادب

تجھ سے جو کچھ طلب کیا اس سے سوا ملا
 نا ملا تو تاج سر انبیا ملا
 بابا ملا تو خلق کا مشکاک ملا
 فرزند ہم شبیہ رسول خدا ملا
 شکر ملا حسین کو تو بابا و فاطمہ ملا
 سو آج تشنگی کا بھی مجھ کو مزا ملا
 نوبہاد یا تو دیر بے ہوا ملا

سلامِ قدیم

حبِ سرِ دین دل سے بھلایا نہیں جانا
 کند وہی ولایتِ شہِ دین لوحِ جگر پر
 جتنا ہی جگر نہ کی معیبت کے پانے
 شہِ بولے جو عباس نے خستِ طلبی کی
 رو کر کہا سرور نے غریب و رفعت کا
 فرمایا علمدار نے اس فوجِ عدوت سے
 اسی شامیو ہر ملت و مذہب کا ہی معمول
 ہم بیا سے ہیں کچھ غم نہیں اسی قوم لیکن
 اک مشک کے بھر لینے سے کم ہو گا نہ دربا
 وہ بولے کہ یہ سچ ہی یہ سادات کو ہے
 رکھ قبر میں اصغر کو یہ کہتے تھے شہِ دین
 روشن ہی میرا دل تو ولایتِ شہِ دین
 شہ کہتے تھے امت نے ستایا تو ستایا
 کچھ غم نہیں ہو غرق جہاز آلِ نبی کا
 قدیم بخدا الفت بہنِ نبی کا

بجرا سی یہ ایمان ہی گنوا یا نہیں جاتا
 وہ نقشِ نگین ہی یہ مٹا یا نہیں جاتا
 ذکرِ غم شہِ تشنہ سنایا نہیں جاتا
 بھائی یہہ الم ہم سے اٹھایا نہیں جاتا
 غم تا بہ کجا کھائیں کہ کھایا نہیں جاتا
 پانی کے لئے منہ کو چورایا نہیں جاتا
 منہ آلِ پیمبر سے پھرایا نہیں جاتا
 دکھ پیاس کا بچون کی اٹھایا نہیں جاتا
 پھہ سارا فواتِ اسین سہایا نہیں جاتا
 اک قطرہ بھی پانی کا بلایا نہیں جاتا
 یہہ چاند تہِ خاک چھپایا نہیں جاتا
 اس شمع کو ایمان کے بجھایا نہیں جاتا
 امت کو مگر ہم سے ستایا نہیں جاتا
 پرستی امت کو ڈبا یا نہیں جاتا
 سکے درم دل سے مٹا یا نہیں جاتا

سلام فصیح

جو کرے سلام بھلا! دب شہ نشہ لب کی جناب میں
 جو شمیم زلف حسین ہی جو عرق میں نشہ کے ہی کو خوشا
 جو ہیں تیرے سے حسین پر وہیں ذوالفقار علی ہو
 گل لالہ دالین جو باغ میں تو بہا رہی ہے دینو
 وہ خیام شہ کے جلا دو وقتا تین بھوکہ بن آگ
 عجب اہل شام تھے چچا جنہیں پاس شرم و راتھا
 ہوا عقد قاسم و فاطمہ بنا بنی ہوئے ہم سخن
 وہ بنا میاؤں وہ بنی لٹی نہ روار ہی کہ چھپلے سر
 علی اصغر آہی تھا جان بلبٹ اسکو مارا لعین تیر
 تین شہ نہ رخم لگے سواتھے ہزار و نہ ہوا نصف
 جو کیا سوال امام نے کہ نماز ظہر کا وقت ہی
 نیکی فرصت دمزدن نہ پڑھ لے جس نماز تو
 کہا تب جیسے اسی حسین بہ حسین سبط رسول ہی
 نہ قبول او کی نماز ہو خوف اکا محرم راز ہو
 تو پلید ہی تو خبیث ہے تو کذوب ہے تو لعین ہی
 تجھے ماروں تیغ سے کیا لعین تو جس سے شمیم شمع
 جو نہال تازہ ہو باغ میں او کاٹتے نہیں باغ
 شب قتل چو تک کے خواب سے پتہ کا ری زینہ بخزن
 کبھی سر کے بالوں نے فاطمہ بہ زمین جھاڑ کے کبھی
 کبھی پانی لا کے چھڑکتی تھی یہ سن تھا اب نہ تو
 جو سلام فصیح کا تو دور و ذیجور رسول پر

تو برو و شتر عجب نہیں کہ وان ہونہ کی رکاب میں
 نہ ہے تو غنیمت شک میں نہ یہ کہ عطر گلاب میں
 یہ کسی نے غیب سے دی ندا کہ وہ برق جلی سحاب میں
 یہ ان تخت دلسے بہا رہی شہد اک چشم بر آب میں
 سرور خلد کی چوٹیاں ہو میں صرف جنگی طنائ میں
 سر پاک سبط رسول کو گئے لیکے نرم نہ راتھا
 کہ بناؤ نہ چہا میں تھا وہ بنی تھی قید حجاب میں
 کبھی زانو و نہیں چھپاتی تھی کبھی سر نقاب میں
 وہ تباہ سر آب تھا تھی ہو اسی جان جہا میں
 ہی علاوہ ضربت ساربان یہ نہیں شام حیات میں
 مجھے سجدہ کرید و فرض ہی تو کہا حسین نے جواب
 کہ نہیں قبول ہی بندگی تیری آج غی کی جناب میں
 شرف کمال حسین کا ہی بیان حدیث و کتاب میں
 و حق پہ تجھا گرا ہو کہ جو خوف اکے غما میں
 تو لہم ہی تو جہم ہی تو جس سے زمرہ کلاب میں
 تو مرید دیو مرید کہ ہو غول جیسے سراب میں
 یہ غصہ ہے اکبر نو جوان ہوئے قتل عین نہایت
 مجھے ہی حسین بہ نہ سر نظر آئیں فاطمہ خواب میں
 نہ رہے خلش خس خار کا مہر گل کے بستر خواب میں
 گل ابوزر کا دیا اسی بن کی گرم تراب میں
 یہ سلام جود و سے سلام کا تو شریک ہو خواب میں

یہاں تو ہر اک دیدہ بینا ہی ہمارا
قاتل سے ہی کہتے تھے کہ قتل نہ اسکو
باندھا گیا سجاد کا بازو تو وہ بولے
شہ ناریوں سے کہتے تھے اصغر کو دکھا کر
لاش علی اکبر نے کہا شہ سے کہ بابا
جعفر سے کہا شہ نے دکھا کر کئی لاشے
نہ کہتے تھے سیراب تیری تیغ نہ ہوگی
جب عذر گنہ کرتا تھا حرکتے تھے شبیر
کیا خوف ہی محشر کا انیس جگر افکار

ہر اشک سلامی دریکتا ہی ہمارا
اسی شہر پہ شہیر لو اساہی ہمارا
اسی شیر خدا حال پہ پہنچا ہی ہمارا
بچہ پہ کئی روز کا پیاسا ہی ہمارا
سینے سے کلیجہ نکل آیا ہی ہمارا
پہ پہ بھائی پہ بیٹا پہ بھتیجا ہی ہمارا
اسی شہر گلا آہ وہ سوکھا ہی ہمارا
اسی حسرت تو ہمارا ہی ہمارا ہی ہمارا
اب نام غلام شہ و الاهی ہمارا

سلام گویا

روز قتل شاہ دین ہی سب جہان غمناک
پہ جہان تنہا نہیں روتا غم شبیر میں
جب سنا عباس آتے ہیں تو کٹ کر بل کیا
تیز دستی دیکھ کر کہتے تھے او کی سب سے
کیا غضب ہی جو پلا تھا فاطمہ کی گود میں
چاہئے محشر ہو پہ سرور عالم کے ساتھ

مجرئی صبح شہادت تک گریبان چاک ہی
عالم ان عرش تک بھی مانتی پوشاک ہی
کس قدر فرزند حیدر کی عزیز و داک ہی
پہ جوان ہاشمی واللہ کیا چالاک ہی
خاک پر افتادہ وہ مثل خس خاشاک ہی
چشم گویا غم میں شہ کے رات دن نمناک ہی

سلام شیون

سلامی مجھ کو جب پہنچن ہی
محبو تر کرو اشکو لئے دامن
کہا قاسم کی مان نے واٹے قسمت
کہ تیرے پر تو ہی نو شاہ کیا سر
کٹا کر خلق شہ نے تیغ کین سے
تھے کیا خوف ہی محشر سے شیون

غم شبیر دل میں جوش زن ہی
عزائے شاہ کی پہ بھجن ہی
پہ کیسی قسمت ابن حسن ہی
کھلے سراونٹ پر او کی دلہن ہی
کہا صد شکر رب ذو المن ہی
تیرے سر پر تو دست پہنچن ہی

سلام قاسم

سلامی بولے حرم ظلم اسقدر نہ کرہ
 کہا امام نے انصار سے شب عاشور
 اکٹھا کے زانو سے کبریٰ کا سر کہا مان نے
 چلے و غاکو جو عباس شہ نے روکے کہا
 کہا لعینوں سے شہ نے دکھا کے اعفر کو
 سر امام نے عابد سے راہ میں یہہ کہا
 کہین کے جانیکا تم قصد مت کرو قاسم

ہم اہل بیت رسالت ہیں ننگے سر نہ کرو
 سوانے شکرینا بات رات بھر نہ کرو
 نبی کا دیکھ لو نہ شرم اسقدر نہ کرو
 ابھی سے بھائی شگستہ میری کمر نہ کرو
 یہہ چھہ مہینے کا ہی اسکو بے پردہ نہ کرو
 ہزار ظلم ہوا و نجاتم اپنا سر نہ کرو
 بجز زیارت شہ او کوئی سفر نہ کرو

سلام الش

دریا غم شہ میں چشم تر ہی
 رہو ارر کا جو کر بلا میں
 آتی تھی صدا یہہ حر کو ہر بار
 ہشیار ہو چھوڑا ہ باطل
 گردن پہ روان ہی تیغ بیداد
 زحمون سے ہی چور سر سے پاتک
 دنیا یہہ عجب سراسی ای انس

آنسو ای مجرئی گہر ہی
 شہ نے کہا ختم اب سفر ہی
 نادان کیوں اتنا بے خبر ہی
 جا او سکی طرف کو حق جدھر ہی
 سجد میں خدا کے شہ کا سر ہی
 پوشاک ہو میں تر ہتر ہی
 ہی آج مقام کل سفر ہی

سلام جواد

مجرئی آیا محرم گرم اب نالے ہوئے
 بولی بانو کے پادا کبر کو ہی کیا ہوئے
 تھا فلک جس پر گیس کا بیٹھا زہر کو شاق
 لائے زخم سینہ اکبر سے خون اتنا بہا
 پایا قاسم نے عوض زحمت عولی کے کفن
 پوچھا اکبر کو جو اعفر نے تو بانو نے کہا

فاطمہ زہرا کے اب زخم جگر آئے ہوئے
 میرے اٹھارہ برس کے ناز کے پالے ہوئے
 پار بس سینے سے او سکے فتر کے بھالے ہوئے
 جا بجایا میں ان میں کتنے خون کے نالے ہوئے
 قطع کبریٰ کے لئے مہیات زندہ سارے ہوئے
 ذبح اسی جانی تیرے وہ گیسو والے ہوئے

ساغر کوثرین کے حشرین وہ اسی جواد

نشہ حب محمد سے جو متوالے ہوئے

سلام حسین

جھکا کے سر کو ادب سے ہر دم کرو مجھو سلام بار
ہر شرفِ اول جو پہلے کلمہ کا نصف آخر بھی اسکا یا
علیٰ من و حسین و عابد و باقر و جعفر اور کاظم
ہمیں دور عالم کے سال بار اسوہین برس کے مہینے بار
حجت اولیٰ ہی سب پہ واجب عبد بھی ایک کنو بار
حدیث اثنا عشر سے ظاہر کہین کو اکب یہ نور ایمان
گو محمد کے اور علی کے حساب کر کے جو فاطمہ کے
اسی علی کے کرو مضاعف تو نقش بار کا ہو پورا
حد آئین خدایں یہ ہیں کرو جو ان میں ہر ایک
امام بار امامین کا حسین ہی ہیں سرکشایا
تجھے تو بار برس کے سن حسین رتی ہی سچ گوئی

کہ جیسے کلمہ کے ضرب بار اسوہیے برحق امام بار
یہہ بار بار امین حرفِ لفظی سو معنی خوش کلام بار
رضا تقی و تقی و عسکر امام عبد کا امتام بار
ہر ایک کی سب بار ساعت توبہج بار مقام بار
یہہ کتب واجب کیجو ہرم لیا کرو تم یہہ نام بار
بحکم خالق نبی کے گھر میں ہی مدار المہام بار
یہہ بیون ناموں کے بس ہیں صاحبِ وفا انتظام بار
کہے ہی حق انکو ہر امت شیعہ روز قیام بار
جو اس ضرب سے عذر ہو حال سو وہ دو والا خرم بار
یہہ پڑھتے ہیں کعبین ظہر کی شمار کر خاص عالم بار
وہ بار بار اگر نیگے تیرے ہر ایک مقصد کا م بار

سلام گویا

جو وقت سر شاہ شہیدان نظر آیا
دل ٹکڑے ہوا یاد مجھے آگئے عابد
ہندی کے عوض اکتونین دولہ کے لگے رحم
روئے تھے بھی دیکھ کے لاشہ شہ دین کا
سجاد کا یہہ حال ہوا باب کے غم میں
شہ کہتے تھے یعقوب سے یوسف تو مل تھا
جو زخم تھا سو گل کی روش آہ تھا خندان
نیزون میں گھرا دیکھ کے اکبر کو شہ دین
کرتا ہوں بیان شاہ کا رونا ہونہیں فرت

یہہ روئے حرم مجرئی طوفان نظر آیا
جو وقت کوئی چاک گریبان نظر آیا
اکودہ خون پنجہ مرجان نظر آیا
خیز زخم بدن کوئی نہ خندان نظر آیا
دامن نظر آیا نہ گریبان نظر آیا
لیکن نہ ہمارا مہ تابان نظر آیا
سرور کا تن پاک گلستان نظر آیا
فرمانے زخم شیرستان نظر آیا
گویا میری بخشش کا یہہ سامان نظر آیا

سلام دیر

ای سلامی دل شبیرین ہی گھر میرا
 شہ کو اک رات کی بہت جوں بولا شہ
 چاہو اس شب کو عزیز و نئے گلے مل لو
 شاہ کہتے تھے کہ کیا تیرے دلے مارا
 لب دریا پہ جو تھرا سی تھی عباس کی لاش
 شہ نے لاشوں کو دکھا کر یہ کہا قاصد
 شاہ کہتے تھے نہیں بخت میں آب دریا
 شاہ کہتے تھے کہ بخشش ہو گنہگاروں کی
 میں سنا خون ہوں شہ دین کا قیامت میں دیر

خلد مسکن ہی میرا حصہ ہی کوثر میرا
 تم پہ احسان ہی اسی سبط پیمیر میرا
 کل گلا آپ کا ہی اور یہہ خنجر میرا
 کہ نہ یکبارگی تڑپا علی اصغر میرا
 روکے شہ کہتے تھے چپ ہی یہہ برادر میرا
 بین حسین ابن علی ہوں یہہ ہی شکر میرا
 آج کے روز کہاں ہی لب کوثر میرا
 خون بہا تن سے ہی یارب دم محشر میرا
 منہ بھرا جا یگا کوثر سے مقرر میرا

سلام رضا

بحرئی ظالموں نے ستیا حسین کو
 رونے دیا خدا نے نہ احمد کے سامنے
 کس گرمیوں میں گھر سے نکالا ہزار حریف
 حر نے کہا یہی میرے دل کو ملاں ہی
 عابد نے وقت دفن کے شانے ہلا ہلا
 شہر لعین کی ساری جفائیں بیان کیں
 اوسکو خدا نہ حشر میں بخشے گا اسی رضا

بلوآ کے پانی تک نہ پلا یا حسین کو
 ہرنی کا بچہ دیکے سنا یا حسین کو
 کیا دھوپ میں لعین نے جلا یا حسین کو
 کیوں دشت کر بلا میں میں لایا حسین کو
 اپنا تمام حال سنا یا حسین کو
 رو کر نشان طوق دکھا یا حسین کو
 ہنس ہنس کے جس لعین نے ر لایا حسین کو

سلام نہر ہت

بحرئی شاہ کا جواہل عزا ہوتا ہی
 جسطرح شاہ رہے ظلم و رضا میں صابر
 دیکھ شمشیر بکف شاہ کو اعدائے کہا
 شیر بھرا ہوا جاتا ہی خدا خیر کرے

خلق میں لایق تو صیف و ثنا ہوتا ہی
 کون اس طرحے راضی برضا ہوتا ہی
 سرخ اب خون سے میدان و غارت ہوا ہی
 کر بلا میں ابھی سامان بلا ہوتا ہی

غرق خون جب سے ہوئے سید شہدائے
تشنہ لب نہر پراز خجھر شمرے دین
شہ نے اعدائے کہا ظالموں بچیاؤ گے
کر بلا میں شہ ذیجاہ ہوئے جب سے شہید
جب چلے مشک لے عباس پکارے حضرت
بی سیکہ سے یہہ ہوئے دم رخصت عباس
رو کے حضرت نے کہا تیر حب اصغر کو لگا
ماتم سید شہدائے میان بیل

شفق شام نمایان بہ سہا ہوتا ہی
سجدے میں ذبح امام دو سرا ہوتا ہی
ظلم لے چرمون پہ وا شد ہوتا ہی
چاک ماتم میں گریبان صبا ہوتا ہی
حسرتا بازوئے شیر جدا ہوتا ہی
اود و داع اب خلف شیر خدا ہوتا ہی
ہائے اللہ یہہ کیا جور و جفا ہوتا ہی
نر بہت خستہ جگر مدح سرا ہوتا ہی

مولف

مجرہ ہی اسکو پسے سراپا راہ رننا غنہ دینا
میدائین آیا جدم وہ غازی تھرا یاد ہشت
ساتی کوثر کا دلدار و جانی پایا نہیں تین دن وہ پانی
کہتی تھی بیل آنسو بہا کر کاٹتا ہی اپنی نظریں گل تر
اکبر علی نے تیغ دو دم اکرم میں لاکھوں اعدا کو کاٹا
کاٹتے چسکوئی نے بھیا باز ہر گود میں جسکو سلا یا
خوشید محشر کا کب اوسکو دھڑکا غلجہم سے ڈر کیا

یعنے علی کا وہ نور نظر چشم و چراغ خیر النساء
کہنے لگا ہر شامی کوئی بیشک یہ فرزند شیر ناس
کرتے ستم نچے ظلم کے بانی نیکی جا ہی رو نیکی جا ہے
آئی خزان اب باغ نبی پر گلشن میں ہر ایک شہ و جہا
قوت میں و ثانی مرتضیٰ صو نہیں ہم صورت مصطفیٰ ہے
جبریل نے بسکا جھولا جھولا یا وہ آج تہا زمین پر پر ہے
روز ازل سے آج کا جنت سرا یہہ عاجز و فاقہ ہے

مولف

سلامی بیل گرہ نے ڈبوئی دل کی بستی ہی
ملائے عرش کے تار کو بیدین ناک خونین ہین
کھڑا ہی نہیں تہا خامس آل عبا ہی ہی
لعین خوش ہو کے پانی پیتے ہیں سرب میں سا
قلم باغ حبیبی باغیوں نے کر دیا نا حق
شہ دین کہتے ہیں اصغر سی یا اسکو پانی دو

غم سبط نبی میں آنکھ بادل سی برستی ہی
بلند اقبال کو جور فلک سے آج پستی ہی
دود وستی تیغ اعدا چار جانب سے برستی ہی
غضب سے غمت اطہار پانی کو ترستی ہی
اسی ماتم میں گریبان بیل گلزار ہستی ہی
نہیں دیتی ہی پانی قوم بیدین انیہ ہستی ہی

جو ہی ایمو منو سردار عالم شافع محشر
خدا سے بھی نہ آئی شرم کچھ ان بھیاؤن کو
لعین فرقِ مطہر لگیئے وان سرورِ دین کا
سکینہ سے کہا عباس نے پانی تو لاؤن گا
جور و نا ہو جھٹے روئے غم بے پیر میں

کہ فوج پریدی مارنے پر اونکے کستی ہی
اجاڑی حضرت زبیر کی پیدینوں نے بستی ہی
دہل بختے ہین ہسجا اور شغل می پرستی ہی
اگرچہ لاکھ اعد کی لب جو نبد و بستی ہی
وفا یہہ زندگی مثل جباب بحر ہستی ہی

الغزوة المحروجة

رُو کے کہتی تھی بالی سکینہ
 میں تو نکت دل مٹا دے اہوں
 بے پردہ کو نہ اتنا سناؤ
 یہ بہ ذیت نہ بہر خداؤ
 غم سے پا پا جھپٹیں نہیں حال
 باز اب او جو روجفا سے
 سینہ شاہ پر میں پائی ہوں
 ہائے کیا وقت مجھے پہچانے
 میں یتیم شر کر بلا ہوں
 اگر رو گئی حد امین فریاد
 دی صدا لاشہ شہ نے ناگاہ
 شکر حق کیلے خاموش رہتا
 ظلم گریہ کریں تم عاؤ
 ختم مجروح کر غم کی تقریر

ملّا لومیر گویہ نہ چھینو
 بین جگر گوشہ مرقضی ہو
 خون نہ کانوں میرے بہاؤ
 بے تامل ٹھکانے لگاؤ
 مار ڈالو ابھی بھکونی الحال
 حشر میں کیسے مین مصطفیٰؐ
 شہر بانو کی مین لادلی ہو
 کوئی سر پہ نہ چھوٹا ہوا
 و معصوم ہوں بیخاطر
 دم میں ہو جاؤ دیکھو برباد
 میری محنت نہ برباد کر آہ
 ضبط دل کر کے خاموش رہنا
 نار و زرخے امت بچاؤ
 انہیں دلو یا ہے تحریر

بین مہون بنت امام مہون
 گوہ گوش خیر النساء مہون
 دکنہ دیکے نہ دلو دکھاؤ
 تیغ میرے گلے پر پھرا دو
 کرد و رشتہ بھی گھوڑے پامال
 خشاؤنگی مکوند اسے
 دل جلی دل جلی دل جلی ہو
 طوق پہنے بردور کھڑا ہے
 سیدہ سیدہ سیدہ مہون
 اتنی مجھ پر رحم نہ بیاؤ
 جابرہ ہو کو بیٹہ نہ
 جھکڑ پاتا، تیرا کہنا
 سیتہ ہر بار بی سداؤ
 پھر نہ نہ سے کہی بہت سیر

[illegible]

ناراج ہو، بنیٰ و علیٰ کا چہن ہوا
ر شک پہن و غیرت فردوس رن ہوا

زیب کنارِ خاکِ ہر اک گلبدن ہوا
آخر کورن میں خاتمہ پہنچن ہوا

غل تھان شان نام نہی کو شادیا

شمع مزارِ مقطفوی کو بجھا دیا

مدح جیاعوث الثقلین سراج الاولیاء شیخ الاتقیاء محی الدین سلطان حضرت سید القاضی
محبوب بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مدح یوسف

ای دل اگر چہ کردہ از حد گناہ بد
اما وسیلہ ایت تیرا پیر معتمد

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

پیریکہ دستگیر تمام خلایق است
غوث الورا مدار ہمام خلایق است

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

تجدید خاص بار کہ قدس ایزدی
شمس ادبائع مقطفوی فیض سرمدی

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

از فضیلتا ہے بچدش این بس فضیلتش
تسلیم من و انس ملائک حضرتش

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

بشنو کی کہ بود گنہگار و پرفساد
با منکر و نکیر چو کارش در افتاد

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

اکن خادمی کہ بود بہ نامش خدا بہ جان
چون مرد وقت مسئلت قبر از زبان

افوز و فلاح گر تو ہی خواہی تا ابد

پیر خند سزد دست خطا از توبے عدد
بخشایدت ز حق کہ بس از لطف بسند

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

روشن دل و امام ہمام خلایق است
فیضش علی الدوام بکام خلایق است

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

نوباوہ رسیدہ بتان احمدی
بر دوش او بیا قد مشش از تفریدی

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

کز حق عطا ست رتبہ و شیخی امتش
بہر حصول قرب خدا بس وسیتش

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

اما مرید بود با فراط اعتقاد
بر خواند پیر پیر خدایش نجات داد

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

بے بہرہ از شناخت آیتہ مومنان
می گفت پیر پیر کہ زمین پایت او امان

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

پند و که بود در ره اخلاص بر ثبات
بردند بهر سوختنش از بیس وفات

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

و فتی زنی ز جمع مریدان جان نثار
با فاسقی که دغیبش بود شد دوچار

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

آن رهنبری که در ره ز و آرم مصطفی
ناگاه شد بر و گذر شاه او لیا

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

دزدیکه نیم شب بدید و لاش رسید
بر سر و جهان چو شد احوال او پدید

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

آن را فتنی که در حرم از روی امتحان
فرمود در جواب شود امتحان عیان

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

روزی یکیش گفت چو هر روزه از شما
فرمود تا صد و چهل اشخاص پر خطا

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

آن کاغذی که سلب شد از وی و لایتنش
آمد چو سوی غوث بروی ارادتش

فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد

ابدال بود بر سر کار سی بعده و در
باید خاک در گری غوث الوری بسر

می کرد بهر یازد هم خرج مایات
همیش نه سوخت یافت ز آتش تنش نجات

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

از خانه شد بجانب ناری که داشت کار
بر خواند پیر را که رسیدش بد بخار

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

بد مستعد بغارت مردم بهد جفا
کردش به یک نگاه گرم قطبیت عطا

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

ورشید برای دزدی و نوری چو زور دید
ابدال کرد از نظر رافت مزید

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

درخواست این که ندید حق ذهن نشان
شب خواب دید و صبح شد از رفیق بر کران

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

امروز بهیچ بخش ندیدم کس چرا
آورد در حضور که گشتند او لیا

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

از دست او لیا نه بر آمد شفاعتش
فی الفور یافت رتبه خود بل زیادتش

بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

سزدازان خطا و ازان دور شد بهتر
بخشید جرمش ایندو کردش بزرگتر

افوز و فلاح گر تو بھی خواہی تا ابد

یوسف رہ نلامی او کر دلی بسر
شد زان بہ فضل حق شرف اندوز و بہرہ ور

افوز و فلاح گر تو بھی خواہی تا ابد

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

در عالم از سگان دیش گشت مشہر
در مصر عز و جاہ عزیزست و نامور

بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

محکم علیہ الدشاہ قادری تخلص علیہ

پیر برج کرامت مطاع ماہ منیر
والی ملک ولایت تابدار بنیطیر

دور دریا لے ولایت موزن و ششمنہ
و مبدع کتنا ہی تم سے عاجز و کمر حقیر

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

حق کیا ہی تجھ پرین کا فرش نہت عرش برین
تو سرا لے کنت کترا کا ہی نہت خلوت شین

ما طمان عرش ہین میرے سدا خدمت گرین
و اصلان اکثر ہین لیکن قرب تجھ ثانی نہیں

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

شف تیرا ہی عیان از عرش تا تحت الثری
مرتبہ تیرا ہی بر تر سب صفت سے ماورا

مدح کو تجھ مرتبے کا عالم ہر د و سرا
کنے کی حاجت نہیں کچھ تھے اپنا ماجرا

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

عارفون ہین تو ہی ہی معروف از روز ازل
روز و شب فرما ہین سار کو اک و رحیل

با جتا ہی عرش پر تیری کرامت کا طبل
بو جھتے ہین او بیاسب اس سخن کو بر محل

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

خبر صلاہوت او میدان دین کا شہسوار
گنج مخفی بطون پایا ہی تجھے اشتہار

مخزن راز الہی کا تو برحق راز دار
ہون ہمیشہ تجھ کرم او فضل کا امیدوار

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

ہین ثنا خوانی ہین تیرے رات دن سبکدوش
ہی لقب محبوب رب اور شاہ جیلان شہر

ہین سدا فرمانروا تجھ حکم کے جن و بشر
معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی اک نظر

اگر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

منقصد دارین کی ہی فیض میں تیری جناب
ایک ذرہ بھٹ کر م کا ہی دو جگ کا آفتاب

نکتہ راز نہان بھٹہ درس سے حاصل ثناب
نبدہ کمتر کو اپنے رکھتے تو برا و صواب

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پر

جمع فضل و عطا اور منبع احسان ہی
لطف تیرا جان بخش غالب بھان ہی

عارفوں کا تو سرا سرون اور ایمان ہی
وصف کر نیکی مجھے کیا طاقت و امکان ہی

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پر

رکھ نوازش اور کرم اپنا یا رب کریم
بجھہ سا پستیان ہو جس کا کیا اسے پھر خوفِ بیم

بس کفایت بھٹہ ثقا کا دیکھنا ہی اسی حیم
وہ دم شاہد ہو بھٹہ بخشش یہ کہتا ہی علیم

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پر

خمس مولف

گو ہر بحر سخا قادر محی الدین ہیں
راز دان کبریا قادر محی الدین ہیں

دورِ ریائے عطا قادر محی الدین ہیں
واقفِ رمزِ خدا قادر محی الدین ہیں

پیشوائے اولیا قادر محی الدین ہیں

بوستانِ کنت کنز کے ہی ہیں باغبان
انے سی آباد ہی لاریب گلزارِ جہان

عارفوں کے جان و دل ور رہنمائے سالکان
کیا بشر کیا دیو کیا جن و پری کیا انس و جان

سب کے حامی پیشوا قادر محی الدین ہیں

وہ اثر ہی قطب عالم کی نگاہِ فیض کا
صورتِ خورشید روشن سب پہ پہرہ ماجرا

پڑ گئی سپر ذرا وہ مہ سار و شدل ہوا
ہو گیا ابدال دیکھا چور کو جب آنکھ اٹھا

نور چشم اویا قادر محی الدین ہیں

کیا لکھوں ادھافِ حضرت کے رخ پر نور کے
نیرِ اعظم جو دیکھے بنکے تارا گر پڑے

مطلعِ شمس الضحیٰ تابان ہی جس کے نور سے
دیکھ کر پروا نہ ہو شمع یا بیضیا اسے

نور ذات کبریا قادر محی الدین ہیں

انے پاسی ہی گل باغِ کرامت نے بہار

انے ہی قندیلِ عرش کبریا سی تابدار

کشت دین سرور عالم کے ہیں پیر آثار
انکے ہی فیض قدم سے اولیا ہیں برقرار

مالک ملک و لا قادر محی الدین ہیں

تم سوا کس کو ملا ہی قطب ربانی لقب
کاشن ابد الیت تم سے ہوا ہی سب سب
غوث صہبائی ہوا اور تخت دل شاہ عرب
جاننے ہیں آپ کو سب اولیا عالی نسب

خاص محبوب خدا قادر محی الدین ہیں

کیا کرو نہیں شاہ جہان کی سخاوت کا بیان
معدنہ مستنیر پیر پایا جس کی نوشیروان
مثل حاتم جنگے در پر ہیں ہزاروں پاسبات
انکو کہتے ہیں شجاعت میں شجیعان جہان

بازو سے ستیر خدا قادر محی الدین ہیں

مومنو میں وہ ہوں محو کوئے غوث العالمین
گر خراسان ماخیزن عصیان سے یونین دلخیزن
لکھ لکھا اٹھا کر بھی نہ بھکوں جانب خلد پیران
مرسم بخشش کی امید آپ بن مجھ کو نہیں

دور و عصیان کی و ا قادر محی الدین ہیں

جھگڑے پائے تمنا اس طلب میں شاہ دین
پاس کے نالے نہ کر اب ایدل اند و بگین
پر غبار فرش اس عاجز کے ہاتھ یا نہیں
کوئی محروم اوس جناب پاک سے پھر نہیں

سب کے ہی حاجت روا قادر محی الدین ہیں

یہ دیا ہی رات دن اپنی لی لیل و نہار
ہی بگین دل پہ نقش نام غوث نامدار
افت غوث الوراہین تنے کھلے جان زار
کس طرح مجھ کو جلا و گی بھلا دوزخ کی نار

میرے حامی اک و قادر محی الدین ہیں

مبیس افغان

تم میرے فریاد رس ہو غوث عظیم و شگبر
عقلمیگل کھول دو یا قطب عالم بے نظیر
لتجا کرنا ہوں تم سے یا ولی رہنمہ
ہو کر ہم ہر حال میں یا حضرت پیران پیر

فیض روشن، تمہارا صورت ماہ مینر

ہی محی الدین کی تم کو ندا سبحان سے
ہیں مراتب دین کے روشن تمہاری شان سے
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری شکر
دین احمد کو کہنے زندہ بحجب عنوان سے
واقف اسرار دین ہو کلہم ارکان سے

فیض روشن ایچا ہی صورت ماہ منیر

قدیمی و پناہ کی جب کہ کی تم نے ندا
سب کی اس لئے گردنہ اپنی ہو فدا

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر

قم باذن اللہ کہا عیسیٰ نبی نے بار بار
قم باذنی جبکہ کہتے پیر میرے نامدار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر

یہہ کرشمے سب جہاں پر آپ کے ہیں آشکار
زن عقیمہ کو دل لائے تم نے فرزند سار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر

کیا کرو نہیں وصف ان کے بخشش و انعام کا
ورد ہو مجھ کو شہادت سے مبارک نام کا

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر

ہیں قدم پر جنکے سب جن و بشر و فرشتہ
خاک برداری میں ہو نعلین کی خد متنگدار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

ہی قدم سب اولیا کے دوش پر میرا سدا
ہیں غلامی میں تمہاری کیا سلاطین کیا گدا

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

معجزے دکھلا دے سب میں جہاں پر آشکار
فیر سے مرد جلاٹ حکم سے اپنے پکا

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

ایک خادم کیاے مردے جلائے، بیشمار
ہتی شکستہ حال بڑھیا ناوا کی لائے پار

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

کشف جاری ہو گیا اور اک اور افہام کا
بیونکہ ہی دنیا و عقیلی میں وہ سر کام کا

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

او کی اب منظور تو کرے شاہی خاکسار
کیون نہوا فغان فدا تم بر شہ گزشتہ قار

حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

مختصر فقہیہ

اسلام ای اولیا اللہ کے سلطان و شگیر
اسلام ای مظہر اسرار رحمان و شگیر

اسلام ای ماہ گیلان مہر حیلان و شگیر

آیت رحمت کے پر تو سید عالی ہمم
بادشاہ دوجہان قطب مانیکو شیم

سرگروہ عاشقان محبوب جان و شگیر

اسلام ای مومنو کے دین و ایمان و شگیر
اسلام ای سرور و سالار کیون و شگیر

اسلام ای مہر حیلان و شگیر

معدن جود و سخا فضل و مہا کان کرم
زمرہ عرفا کی صف میں بہتر و صاحب علم

سرگروہ عاشقان محبوب جان و شگیر

ملک ملک ولایت رہبر راہ خدا
بادشاہ دوسرا شمس الضحیٰ غوث الورا
مطلع دیباچہ بلغ العلیٰ کشف الہی
منظر سرد فزار باب دین گنج ولا

فخر کیوان بدر لمعان نور تابان دستگیر

ای رسول اللہ کے نور العین کے نور البصر
فاطمہ کے نور دیدے معدن فضل و ہنر
اور حسن کے نخت دل شاہ سینا کے جگر
شہسوار بل اتی کے باغ کے گل پر ہنر

افزار کان دین کے نیک بران دستگیر

صالح الاوقات منظور جناب مصطفیٰ
خانہ بزم ولایت کے چراغ برضیا
شاہ سباز معرفت اور سبط شاہ لافتی
سیرانی جاعلیٰ فی الارض رمزا مئی

نیر برج سیادت فیض دوران دستگیر

پیکر آیات رحمت سان خرامان درجہ ان
صاحب زہد و ورع فخر ریاضت ظل شان
رہبر و راہ صراط المستقیم و راز دان
حاکم ملک حقیقت بر شریعت کامران

طالب سر حقیقت شمع ایقان دستگیر

مخزن اسرار بی فضل و عطا ئے کردگار
مطبخی ہے آفتاب انکسار اخذ متذکار
آسمان ہوتا ہی جگے فرق پردائم تار
ماہتاب چرخ پھرتا ہی جلوین بندہ وار

خضر اعظم بین تمھارے خان سامان دستگیر

بیتہ المعراج بین عرش برین پر مصطفیٰ
کچھہ قدیم رکھنے کی خاطر سیرتین ہو عطا
جب لگے چہرہ نے کو یوں خلاق عالم سے کہا
تب شہ غوث الورا کی روح کو بھیجا خدا

پانوں پیغمبر کا کاندھے پر لئے وان دستگیر

پہنچ کر سی پر رسول اللہ کے پا کردگار
مہربانی سے او سید بول اٹھا پروردگار
یا الہی کون ہی یہ شخص عالی اقتدار
یہ لو اساتپکا ہی اور حسن کا بادگار

بادشاہ عارفان وحدت کے بستان دستگیر

وہ ان دعا کی بھتی نبی صاحب بالطف و کرم
ویسا پانوں دوش پر لین آپکا عالی ہمم
تم لئے کاندھے پہ جیسا اسجگہ میرا قدم
یعنے سارے اولیا را شہ امت دمہ دم

ہیں عظیم الشان عالی کان احسان و شکر

اور پیدائش کے دن پھر یہ نہ اسب پر ہوا
سننے ہی ساروں کے آق مومن کو کا ندھے پر لیا

سب جہان میں رو نما ہی اولیا کا پیوا
ای فقیر اس کفش پا کو اپنی آنکھوں پر بٹھا

کہتے ہیں جس کو نبیائے حتم ایمان و شکر

میں قادر

تم نور ذات پاک خدا کے قدیر ہو
جننے ولی جہان میں ہیں تم سب کے پیر ہو

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

جد پر بھارے شان کھالت ہوئی ہی حتم
شاہنشاہی ملک شہادت ہوئی ہی ختم

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

گزیابوں اک کر شہ غوث الوراہیان
دریا گئے تھے ہمرہ رفقا شہ زمان

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

آمین و بان سب عورتیں پانی کو سرسہر
چلائی اور رونے لگی منہ کو ڈھانپ کر

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

پوچھا کہ تیرے رویکا کیا ہی بتا سب
دولہ مع برات ہوئے عرق سب کے سب

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

درگاہ میں خدا کی یہ سننے ہی کی دعا
دریا نے جوش مارا سبھی قافلہ ملا

بیشبہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو

مقبول ذوالجلال ہو رو شہ نصیر ہو
مشہور ساری خالق میں تم دستگیر ہو

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

بلکہ اونھیں پہ ساری شجاعت ہوئی ہی حتم
اور تم بہ سب جہان کی ولایت ہوئی ہی حتم

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

ہوں شاد جب کے سننے سے دہلے مومنان
اون سب کی تھا زبانیہ مضمون ہی روان

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

اک پیرزن نے آنکے اوراہ سرد بھر
تھا دلمین عرض حال کرے ہو کے بخطر

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

بولی غضب ہوا یہہ ٹرا مجھ پہ پر تعب
فریاد کو شتاب میری پہنچو پیراب

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

حل ہو گیا ضعیفہ کا فنی الحال مدعا
دیکھا جو پیرزن نے تو فوراً یہی کہا

بخشش کو عاصیوں کی شہ بے نظیر ہو

فادر زبان لال ہی تعریف کیا کرے
 وریا سے نکالے ڈوبے ہو بیس سال کے
 بیشہ ہم خدا کی طرف سے وزیر ہو

طاقت کہاں قلم کو جو او کی شنا لکھے
 مشکل پڑے تو بس یہی ورد زبان کرے
 بخشش کو عاصیوں کی شہ بنیظیر ہو

مولف

چمکا دے ایسے تیغ زبان جو ہر کلام
 کلچین فکر وہ گل مضمون کرا زوہام
 لکھنا ہی وصف مجھ کو شہ دستگیر کا
 بولے گل رہا صن پیڑ ہیں دستگیر
 برج شرف کے مہر منور ہیں دستگیر
 مرد و دین جو رکھتے ہیں بعض اس جناح
 یہ مصطفیٰ کے گلشن دل کے نہال ہیں
 بیشہ و شک یہ برج اس کے ہلال ہیں
 شاہ حسن حسین کے یہ نہ کے چین ہیں
 سرتاج اولیائے جہان میرے پیر ہیں
 مفتاح فضل و مہربان میرے پیر ہیں
 ایسی اگر چہ اونکو کہو نہیں تو کیا ہر
 جود و عطا یہ اوان کی پیر جان و دل فدا
 ادنیٰ سے ایک جو رکوا بدال کر دیا
 مطرب کو گانا سننے ہی سے اٹھایا ہی
 ابر عطا ہو سب مع جود و سخا ہو تم
 دلوں جہان کے قطب ہو غوث الوری ہو تم
 رہے ہیں کوئی آپ سے بڑا ہو انہیں
 برج شریعت نبوی کے یہ ماہ رہیں

اقلیم نظم زینت گین ہو میرے تمام
 خوشبو سے جس کی ہو دے معطر میرا شام
 محبوب حق رسول خدا کے وزیر کا
 بستان احمدی کے صنوبر ہیں دستگیر
 قتل عدو کو تیغ دو پیکر ہیں دستگیر
 نمرود سے ملینگے وہ نار غلاب سے
 زہرا کے آسمان کے یہ ماہ کمال ہیں
 اور اوج مکرمت کے ہمانیک فال ہیں
 یہ بہ ختن کی جان ہیں اور نور عین ہیں
 باغ و لا کے سرور و ان میرے پیر ہیں
 ہر آفت و بلا کی امان میرے پیر ہیں
 یکدم میں جسے سیکڑوں مرد دے ہلا
 پینٹھ برس کی باجھہ کو بچے کئے عطا
 ڈوبا ہوا جہاز ملا بیس سال کا
 دکھلا کے عیسوی کو مسلمان بنایا ہی
 وریا نے معرفت کے درجے بہا ہو تم
 اور جملہ کائنات کے حاجت روا ہو تم
 باغ و لایین تم سا گل تر ہو انہیں
 ریب یہ سریر حقیقت کے شاہ ہیں

روشن ہی سب یہ شہر طرقت کی راہ میں
اس سرسبزائے فیض قدم سے ولی ہوئے

اب راوی فیض زبان کا ہی یہ بیان
میٹھے تھے ایک دن کہیں سلطان اس وجہان
بھرا یا اشک درد سے ختم پر آب میں

زوجہ ہی ایک میری پریراد و مہ لقا
عدت سے مار خدے میں جن کے سب مستلا
نام مبارک آپکا بدن سکے آیا ہوں

شکر یہ بات بولے شہنشاہ یکذات
یہ سارا فتنہ اسکا ہی جو کچھ ہی وارد
پاس اس کے جا کے لچھو تو میرے نام کو

گرا ب کے آئیگا تو گرفتار ہوئیگا
اس زن کے پھر جو در پئے آزار ہوئیگا
وہ شخص سن یہ بات وطن کو چلا گیا

فرمائے اس طرح سے ہیں سالار نس جان
تب پوچھا میں نے اس سے وہ پہلی کی نشان
نکلا یہاں سے میں تو صفادان کو گیا

جب اس سے جا کے میں نے کہا نام آپ کا
چلا یا اور ہو کے سرا سیمہ یہ کہیا
اؤں جو پھر یہاں تو بنی جائیگی قتم

دہشت کے مارے آج تک بھروہ بداساس
کیا نام ہے تمہارے جو وہی اسے ہر ساس
پہلے نام پاک کی رو بوش ہوا

یہ شمع معرفت میں بہ نور آتہ ہیں
اور رتبہ خفی سے بد لکر علی ہوئے

کرتا ہی یوں کر شمع غوث الوریان
ایک شخص اصفہان سے وارد ہوا وہاں
کی عرض و سنے غوث کی عالی جناب میں

پہنچے نہ جس کے حسن کو خورشید کی ضیا
لاکھوں کئے علاج کچھ فائدہ ہوا
فرمائے جناب علاج اسکا کیا ہوں

اک دیوی مقیم سرانداپ خوش صفات
گرا کے ہو جنوں تیری غور کو سن یہ بات
بھرا سطر سے کہیو میراں ہیام کو

شعشے میں بند دیکھ پر یوار ہوئیگا
جسک ہلاک ہوئیگا فی النار ہوئیگا
حضرت نے جو کہا تھا اسی پر عمل کب

جب دس برس کے بعد ملا مجھ کو وہ جوان
یہ دن قصہ گذشتہ کیا اپنا سب بیان
دیکھا جوانی زن کو بلا میں ہی مبتلا

مثل پری وہ دیو ہوا سنتے ہی ہوا
جاتا ہو نہیں برائے خدا کھئے رہا
یوں نام تو گین سلیمان کی ہی قتم

دس سال سے نہ آیا کبھی میری زنگے پاس
آہن تھا موم ہو گیا اور اڑ گئے حواس
شاید کہ وہ قصہ کا ہم غوش ہو گیا

بار و ذرا تو غور کرو غور کی ہے جا
جس نام سے کہ دیو کو بھی خوف آگیا

ملک و لاکھن ایسا سلیمان ہوا نہیں

سنئے یہاں سے اور یہی اک طرفہ ماجرا
رستے میں چلتے چلتے کوئی شہر آگیا

جس خوراک کیلئے بازار میں گئے

قیمت ادا کی اور وہ سب انڈے لے لئے
بچے نکلتے خام یہ ہوتے تو اسہن سے

نیچے نکلے اڑنے لگے انے یکسبیک

شہرت پذیر نہر میں جب یہ خبر ہوئی
نخوت حوا و نکلے کاسہ سر میں سما گئی

اگر سے نکلے آئے شہر اولیا کے پاس

نہ ہو مسافر اور یہ ہے ملک غیر کا
نکر یہ بات اوسکی شہنشاہ اولیا

لیکن مجھے تو موت نے صورت دکھائی ہے

کہنا تھا بہ کہ یک اجل کا ہوا ظہور
کھو یا بھی لباس ولایت ہوا وہ غور

دیکھو تو کیا جلال شہنشاہ دین کا تھا

وروز بان کرے جو کوئی اونسے نام کو
گر چاہتے ہو شر کی آفات سے بچو

اونکے محب یہ آتش دوزخ حرام ہے

بعرض ہے وفا کی یہی غوث عالمین
تم بن کوئی وسیلہ مجھے دوسرا نہیں

غوث الورا کی کیا ہے جلالت کا دہریا
سلطان جن کا داب سے خود زرہ آگیا

دنیا میں کوئی ہمسر غوث الورا نہیں

تھے عازم سفر کہیں سلطان اولیا
سالار لشکر جان نے مقام اپنا وہاں کیا

کی جستجو تو مرغ کے انڈے پکے ملے

اور دہلی میں اپنے عزم کیا غوث پاک نے
کرنا تھا یہ خیال کہ وہ بیضے سب بچے

پہنچائی یہ خبر وہیں لوگوں شہرت تک

رہتے تھے اک ولی وہاں خوشخو و منفی
آیا جو رشک دہلی تو جھنجھلا کے وہ ولی

کہنے لگے کہ آپ کو کچھ بھی نہ آیا پاس

بے پوچھے میرے بسنے یہاں دخل کیوں آیا
بولے تمام ملکوں کا مالک ہے کبریا

معلوم ہوتا ہے کہ شہری شامت آئی ہے

اور دفعتاً ولی کی ہوئی روح تنے دور
پہنچا سزا کو اپنی کیا اوسنے جب غرور

زرہ میں کیسے مہ کو تہ خاک کر دیا

آسان کر نیگے کیسی ہی شکل میں گروہ ہو
ای مومنو ولانے شہر اولیا رکھو

جنت میں اوسکے واسطے عالی مقام ہے

بر لاؤ میری مقصد کو نین شاہ دین
آیا ہوں در پہ آپکے میں ہو کے دلخیزین

س مدح کے عوض بن مجھے یہ ملا

روز نشور نہ بر لیا مجھ کو جا لے

مدح نعتی

ما صبا بعد ادین میری طرف سے عرض کر
گرچہ ہوں یا پیر خدمت سے مقصر سرسبز
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

تم نبی کے لاڈ لے اور مرضی کے تم ہولالی
جان بلب معن کیا کہوں کہنے کی نین مجھ میں جلال
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

قبلہ کو نین ہو اور کعبہ دارین تم
سرو باغ انما جان و دل حسین تم
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

تم ہو یکتائے زمانہ دولوں جہان کے بادشاہ
تک تو میرے حال پر کرنا سبیل شاد گاہ
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

غم کی فینچی ہی کترتی نسخہ دے لکے ورق
عیش کا خورشید و باد یکھ حیرت کی شفق
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

شکر امراض نے صحت کو دی میرے شکست
کر دیا ہی چرخ نے بطرح مجھ کو تندرست
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

غم نے شام لے لیا ہی عیش کا گھر بار لوٹ
ہو رہا ہوں کھا کے اپنے آپ کو جون عنکبوت
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

نبدہ دارم خدا را برین عاجز زنگر
پر بختا رہے نام کا ہی نقش لوح دل اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

حضرت حسین کے تم ہو چمن بین نو نہال
تمسا میرا پیر ہو پھر ہو مصیبت ہی محال
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

مر ترضی کے لاڈ لے زہر کے نور العین تم
یہہ تعجب ہے رکھو مجھ کام کو ما بین تم
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

محرم راز حقیقت واقف سر آد
ایمیرے غمخوار و مولس ای میرے پشت و پناہ
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

طفل دل کو درد کا استاذ دیتا ہی سبق
اسلئے پتیا ہوں بھر بھر خونین غم کے طوق
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

نارہ آپس میں یار و دل کا اپنے بند و بست
ہی زبان عاری کروں ظاہر جوانی سرگزشت
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

دکھ کا دعویٰ ہو گیا ہی دل پہ مسلم اور تہمت
یا بدن سے جان نکلے ہو و یاد لکھو سکوت
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

پہنچے کیا طاقت کوئی رتبے کو تیری گرد کے
تم علاج ہر مرض ہو اور دوا سرد در دے

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

سب سے تم عالی نسب ہو مظہر نور اللہ
مین ہوں عاصی بد عمل اور بے نیت پر گناہ

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

گرچہ گستاخی ہے کرنا تم سے اسحاقیل و قال
کب تلک جیتا رہو گا ہو ویکا آخر وصال

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

تم بنا کس کا ہے یا محبوب سبحانی علم
باشہ عالی نسب یا مظہر نور قدم

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

تن ہی گرچہ موبو بھو بھو گناہوں نہیں غریق
خیر تمھاری ذات کے کوئی نہیں میرا رفیق

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

قطب عالم غوث اعظم رہبر دنیا و دین
ہی تیرے ماتھے کے آگے ذرہ سا ناہمین

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

ورد عاجز کی مدد ہے تیری مدح دلپذیر
کچھ نہیں بیہات رکھتا ہوں نہیں تمنا و شکر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

کر دیا ہے سنگِ غم نے شیشہ و لکڑی شکست
حسین زار اپنا ہے لاغر سپہ مجنوں کی صفت

شکر حق ہم لگ گئے دامن سے ایسے مرد کے
ہم تیرے بیمار ہیں محتاج مارا لوزد کے

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

مرشد کامل ہو تم اور رہبر سرائیل راہ
تم سے یہ مطلب ہے میرا دو جانکے بادشاہ

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

مرچکا یا پیرد کھلاؤ مجھے اپنا جمال
آرزو رکھتا ہوں یہہ ہر دم یہہ میرا سوال

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم سو اکس کا ہے دوش اولیا و پر قدم
ہوں پنٹ عاجز یہی ورد زبان ہی دمدم

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم ہو صاحب لطف رکھتا ہوں یہہ میں شفیق
تم سے اپنا مدعا کہتا ہوں ایمیرے شفیق

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

دستگیر بکیان اور جرم بخش مذہبین
تالیع فرمان ہیں تیرے کراٹا کا تبیین

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم کرو گے مخلصی میری بروز دار و گیر
ہیت یہہ ہی خانہ دلمین ہمارے جاگیر

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

جو رہوں فرقت سے کرنا ہوں نہیں دل کو محنت
ایمیرے والی عجب شکل پڑی ہے مجھ سخت

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

اسی تقی بس کرنے کراہ و زاری اس قدر

اب کرینگے حال پر تیرے وہی صاحب نظر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ پر

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

ہنسی ہی فریاد تیری پیش شاہ بحر و بر

یہ سخن و رد زبان کربات ساری چھو کر

یا محی الدین مجھ بن کون لے میری خبر

مولف

جب عند لب کلک پیرا گلستان ہوا

غواص بین جو قلام طبع روان ہوا

دلہین ہی اک کرشمہ غوث الہی لکھو

راوی نے یوں دکھایا ہی جو ہر کلام کا

مدت سے شہرہ سنتا تھا حضرت کا نام

خوشی ہی یہ مرید و نہیں خلی ہو غوث کے

الفرد وقت صبح وہ نکلا جو شام سے

طی کرتے کرتے کتنے سفر کے مرا حلے

سلطان اولیا کا پتا پوچھنے لگا

کیا دیکھتا ہی اتنے بین وہ مرد متقی

رونے کی ہی بلند صدا اور نالے کی

کوئی رنگ گل کے گریبان چاک تھا

تب اس نے ایک شخص سے رویکا پوچھا حال

دن تین ہو گئے کیا حضرت نے انتقال

بہشت سے یہود وہ غش کھا کے کڑا

لوگوں نے لا کے اتنے میں بیٹھ گلاب کا

ادٹھا تو اس نے پوچھا شہ غوث کا بیت

وہ لوگ او سکور رضہ اقدس پہ لیگے

کاغذ کا صفحہ رشک دہ بوستان ہوا

تب فکر سے یہ گوہر مضمون عیان ہوا

طوبی کی شاخ سے قلم و زبان کروں

تھا اک یہود سا کن اطراف شام کا

مشتاق تھا نہ یارت غوث الانام کا

فیض قدم سے کچھ مجھے حاصل ہو غوث کے

جنس خوراک زاد سفر سارا ساتھ لے

بعد ادباری پہنچا پری خاک چھانکے

یروانہ نیک شمع و لا دھو بند لگا

جم غفیر سامنے سے آتی ہی جلی

بادل نے عمر کے کالی گھٹا ست پہنئی تھی

مثل صبا اڑا تا کوئی سر پہ خاک تھا

اوس نے کہا یہہ حال برا ہی پراخلال

یہہ رست ہو گئی ہی سراسر سہیل بال

تھا دلہین اس کے جان کرے نذر شہدا

نہہ پرچہ اس کے چھڑکا تو کچھ ہوش آگیا

بولے ہمارے ساتھ حلو دین تعین بتا

یہہ پاس بیٹھا اور وہ سار کھڑے

تعلیم کو یہود نے اپنا جھکا یا سر
کئے لگا یہ بات وہ تب ہو کے بخیر

زندہ لحد سے اہل مسلمان کرو مجھے

یہ کہنا تھا کہ شنی ہوسنی قبر فلک جناب

تبہم یہود اور وہ سب لوگ پھر شتاب

دولتون جہا پہن سب سے افریقہ ہو گئے

پھر زینت بخش قبر ہوئے شاہ سردی

سمرہ جو اس یہود کے حجم غفر ہفتی

عازم ہوا یہودی بھی آخر کو تادم کا

بہت سچا و فانی ہے غلام و جسد بر
میں منہ نہ کہ مجھ کہ تھو کہ اسے

انار روز بازار پس همه کی آید و در دست

...

نہا را سخ العقیدہ پرامرد معتبر
سمجھو نہیں محی دین تمہیں جب قطب کمر و پر

۱. تمام رہنما شہ حیدر کر و سبھی

اور ہو گیا طلوع ولایت کا آفتاب

ہو کر مرید شاہ ہوئے سارے کامیاب

فیض جناب غوث سے ممتاز ہو گئے

اور قبر اپنی حالت صلی پہ آگئی ۷۷

سو کر مرید شاہ وطن کو کسی جلی

هو رشید صبح جمیعا کہ اہی سوشام

کھا اعمقا دھیا یہودی کا غوث پر

لغت میں اوستی حاتمہ بالخیر مراد

وہ سب کچھ بخور ہے

مؤلف

دل و جان جناب مفتی محبوب سبحانی

حسن کی راحت دل تم ہو یا محبوب بجا بی

چراغ خانہ خیر

کھارے کو بریج سے ماہ کا چہرہ ہوا روں
ایر شہ حسنہ پاک کو ہوا روں

تختہ داران

کل او با یہ قطبہ بین کا ظل و بین

صدق نام اقدس بر سر اک شیخ و سمن

کر بین آیتنہ صد

نہارا آستان ہے سجدہ کہ ہر ایک کامل کا

ہی ہی مدعا اس بینوا پابستہ شکل کا
کرے سرمہ اسے واں دینے دیدہ دل کا

جو دکھ آئے تمھاری خاک یا محبوب سجانی

گروہ اولیا میں دوسرا کوئی نہ تھا ہی
خدا نے پاک لے وہ رتبہ اعلیٰ تھکو بشتا ہی

تیری درگاہ کا ادنیٰ گدا محبوب سجانی

شہنشاہی ہے اقلیم ولایت کی تجھے زیبا
تو ہی لاریب شہباز ولایت سرور بیکت

نشانہ تیر غم کا ہونہ یا محبوب سجانی

نگاہ لطف میرے عالم غوث الورا کیجے
نہ پستی کے باعث تنگ ہوں میری خبر لیجے

تمھاری ذات ہی بحرِ سخا محبوب سجانی

تمھاری ذات ہی باقطب عالم دافع آفت
تمھیں روشن ہے پیرِ حال شاہ آسمانِ فعت

را کر تا ہوں غم میں مبتلا محبوب سجانی

منعش عیش ہی اور دل ہی محزون تنگ دستی سے
نہیں رکھتا ہی مجھ کو باز گردون تنگ دستی سے

کشايش کیجئے جلدی عطا محبوب سجانی

اگر درگاہ پاک قطب میں التجا لاؤں
بہر وہ دار الشفا ہی اسی میسا اس میں گراؤں

کرین چشم غایت گرد را محبوب سجانی

شہر و جہان ہیں آپ اور عاجز لاہوین
غم و رنج و الم ہیں اب نہایت مبتلا ہوں

برائے حضرت مشکک شایع محبوب سجانی

مثنوی

الا یا شاه گیلی طلی عالی
کنم من حال خود پیش تو حالی
نہیں لایا ہوں یمن کچھ تحفہ عالی

کہ درگاہ تو باشد لا ابالی
کہ مسکنم گدا یم دست خالی
بہت شرمندگی سے ہوں سوا لی

ترجمہ بلطفک بالکالی

تکر منی بجد لاجد بحالی

ترا نزد خدا عالی مقام است
توئی منعم ترا انعام عام است
تیرے سے کوئی کیون جاو خالی

بہر کنش بخش جودت بدام است
توئی مکرم ترا اکرام نام است
کہ رکھتا ہے تو نعمت خوان عالی

انا المسکین فانظری بحالی

فان لم تنظرونی کیف حالی

بسی شرمندہ با عالی خرابم
بلطف خود نگہدار از عتابم
میرے عملوں سے دن رات کالی

جوابے نا یدم بس لا جو اہم
کہ شرمندہ ز فضل ماصواہم
گنہ سے ہوں کبھی اکدم نہ خالی

تکر منی فلا تنظر بحالی

فان تنظر فکاسو بحالی

اکرام تمامی لطف عامت
شفیع باشوے روز قیامت
جوانی گئی ولیکن نین سنبھالی

نگہدار از عذاب حق سلامت
جوانی شد عبت پیری ندامت
تمامی عمر غفلت میں نکالی

فان العجز حربه توالی

خطائی بل الی کاسا اللالی

نہ خواندم یک الفافوس افوس
نہ شد حاصل شرف افوس افوس
بہت تھا عمر پرین شاد حالی

نہ گشتم یکطرف افوس افوس
شدہ عمرم تلف افوس افوس
یرا و سنے بیوفائی بھی دکھالی

فمیری فرمئی کا الغزالی

باجل مرقہ کسل الجبالی

زدہ دستم بد امان تو محکم
ز عمر من شدہ پنجابہ یا کم

ترجمنی ترجمنی ترجمنی
تمامی عمر شد یا پیر در غم

نہ کر سیری مین دور در کا سوا لی

نہ کر سیری بخشش ہی عام اور ذات عالی

فان الجود لكل الخصالی

و فیض کفاض البحر لا ولی

چنان نور تہمہ عالم گرفتست
ز نورش آب و بحر ویم گرفتست
نہین بختہ نور سے کوئی جائے خالی

کہ خورشید و مہ و انجم گرفتست
بگلیہائی چمن شبنم گرفتست
تیرا سب نور سے ہی نور عالی

وقیل بعد شوق نور عالی

علی تخت الجنوب الشمالی

وجود من کہ او یک مشت خاک است
نزار و زار ہجران کوہ و دشتت
یلا و مجھ کو آب جام و صالی

بالتش ناب در حالتش و رشتت است
وصالم دہ کہ ہجران نیک زشتت است
کہ درد ہجر سے ہون پر ملا لی

خزل ہجران اعطا بالوصا

تکرمنا لشرف بالجہالی

بیدارت بہ کوئے توفتاد م
بہ جہلہ رخت خود آخبا ہنادم
تیرے دیدار کا ہون مین سوا لی

برائے دیدن رویت ہنادم
دل و جان پہر تو بہر باد و ادم
نہین جاتا کوئی اس در سے خالی

فاعیبونا تنور بالجہالی

فوصلنا بوصلک بالکمالی

مہدس قادر

یا پیر سالکون کے یقین رہنما ہو تم
در پائے معرفت کے در بے بہا ہو تم

سب اولیا و قطب کے بس پیشوا ہو تم
گلزار دین حق کے گل مدعا ہو تم

رتبہ وہ ہی بلند تمھارے مرید کا

کچھ شک نہیں ہے آپ مین اولاد مرضی

مقبول رب پاک ہو و بسند مصطفیٰ

مطلق نہیں ہی خوف عذاب کا

فدوی جو آپ کا ہے وہ عالیو قاری

روشن توجہ سے آپ کے دین خدا ہوا

پھر کیوں نہ ہم تنائے شہر اولیا کرین

ہم ایسی پاک ذات یہ ہوں کیوں نہ جانے خدا

جن کی فرشتے عرش پر مدح و ثنا کرین

رحمت خدا کی اوسکے اوپر ہستیا رہی

دل کو و لا بیوں کے جلا کر سیہ کرین

ہم آسمان کو روضہ پہ اوسکے فدا کرین

چشم عطا ہو جب یہ شہ قطب دین کی	بے شک کر گیا سیر و ہ خلد برین کی
ظاہر کر امتوں کے جو سامان ہو گئے	کافر ہزاروں کے آگے مسلمان ہو گئے
سن سن کے وصف آپ کا قربان ہو گئے	جن ویری بھی تالیح فرمان ہو گئے
جس پر کہ اک نگاہ کرامات ہو گئی	اس کے لئے جہانیں سرائے بات ہو گئی
کیا مرتبہ ہی دیکھو تو پیران پیر کا	عہد طفولیت کا ہی یہہ اس کے مابرا
رضیان کے چاند ہونیکا غل جو طرف ہوا	انقیسویں کا چاند نہ دیکھا کسی نے تھا
لیکن جناب غوث کو مفہوم ہو گیا	احوال اسکا کشف سے معلوم ہو گیا
آپنی گھر پہ شاہ کے جب صبح اہل دین	کی عرض او کی والدہ صاحبہ بالیقین
حضرت نے آج دودہ سیاہی دیا نہیں	بولیں یہہ او کی والدہ صاحبہ شاہ دین
سایل نہیں ہیں دودہ کے وقت نگاہ	نمک یقین نہیں ہو تو دیکھو نگاہ سے
سب کو یقین تھا کہ جو ہتی چاند رات کل	افسوس اپنے صوم میں ناحق ہوا حل
لیکن طفیل پیر سے مشکل تو ہو گی حل	قادر شتاب روضہ غوث الوریہ حل
جاروب کش ہو حضرت پیران پیر کا	دامن ملے گا حشر میں اس دشگیر کا

مدح شہاب

پہلے قلم نے حمد خدا با صفا لکھا	انعت رسول حضرت خیر الورا لکھا
وصاف چار یاروں کے بے انتہا لکھا	نکھاسوچ میں کہ اب جو لکھا سو بجا لکھا
لکھا اب تو مدح اس شہ عالیجناب کی	قطب کبیر غوث کرامت مآب کی
ایسے وہ پیر قطب دو عالم ہیں بیگمان	مقدور کسا جو کرے او کی صفت بیان
طاقت نہیں قلم میں سو طاقت مجھے کہاں	ہر لحظہ او کی مدح میں قاصر ہے یہ زبان
فریادیں تمام جہان کے وہ پیر ہیں	بے شبہ سارے مومنوں کے دشگیر ہیں
وہ صاحب کمال ہیں قطب زمان یقین	نور بصر ہیں شاہ حسن کے وہ شاہ دین
ایسی جناب سے جو ہر مومن کو تو بالیقین	ہرگز مراد اپنی نہ پاویگا وہ کہین
ایسی جناب پاک کا جو کوئی مرید ہو	ہرگز نہ اوسکو خوف خدا بے بد ہو

ہندو تھا ایک تھا وہ نہایت ہی مالدار
کرتا تھا خرچ غرس کے دن شہ کے ہیشمار

ہندو تھا وہ لے تھا عجب اعتقاد سے

جسم مواتو خوشون نے اویکے او سے اوتھا
وہ آگ جو طرف سے انھون نے دسی لگا

ہرگز نہ اویکے تنکو وہ آتش کلا سکی

اپنی زبان پاک سے ایسا کہے ہین پیر
یو یگانا مہیرا وہ بیچارہ اور حقیر

کیا خوف اسکو ہوو یگا روز شمار کا

عورت تھی ایک شہ کے مرید وہین خوشحال
اک شخص اویکے پی ہین لگا تھا شکستہ حال

عورت سے اوسکو ملنے کا بس شرط تھا

اک دن وہ زن گئی تھی بیچاری بسو غار
وہ شخص بدسلوک ہوا اس سے دامن دوچار

انحرہ کنی ہی ثوث کے لے نام پاک کو

کیا جاہ اور جلال ہی حضرت کا مومنو
اپنے رکھے وہ صاف اگر اعتقاد کو

انکار جو کہ رکھے اسعالجباب سے

تھا ایک شخص مذہب و ملت سے بنے خبر
مرنے کے بعد دفن کیا اوسکو دقیر سیر

کہتا تھا پیر پیر وہ اپنی زبان سے

تو بھی شہاب غرق گستاہ کبیر ہی
لیکن وسیلہ حقہ کو شہ و شگیر ہی

حضرت کے خادموں ہین تھا از جان و دل شہ
تھا صدق اعتقاد سے اسکا بھی قرار

حضرت کو بھولنا ہی نہ تھا اپنی یاد سے

لیگے جلا نیکو کہ جہان اویکی تھی وہ حبا
لیکن مرید تھا وہ شہ قطب دین کا

ایک بال بھی نہ اویکے بڑکا جلا سکی

یسی بھی کوئی سخت مصیبت ہین ہو پیر
اسوقت اوسکا ہین ہون مدگار و شگیر

فدوی ہو جو کہ شاہ ذوالاقتدار کا

کرتی تھی شاہ دین پہ فدا اپنا جان و مال
عورت کیواسطے تو بچائی تھی اسے جال

دل اوسکا اس بہت بہت بقرار تھا

تھا اوسکو اسجگہ پہ نہایت ضرور کار
جاہا کرے کہ حرکت بد اس سے بد شمار

پہنچی مدد ہی غار ہین اس دردناک کو

کیا بھی پرفساد جو اوسکا مرید ہو
کیونکر نہ اوسکو رنج و بلا سے نجات ہو

گویا پھر سے وہ شاہ رسالتا ب سے

لیکن فدا تھا جان سے وہ شاہ دین پر
شکر نکیر پوچھے کہ رب کون ای بشر

اسواسطے رہا وہ لی ہین امان سے

دنیا کے سارے حصے وہو امین اسیر ہی
بس لا تحف کی بختہ کو سنہ بنیظیر ہی

بڑھ کر کا بروٹ محبت سے ملو کو

اما اس سے روزِ شریف تیری نجات ہو

میں جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظِ مرقوم خالص یونس

باد صبا نے مجھ کو جگا یا ہی صبحِ م

اب دو دو کر تو دل سے سب اپنا غم و الم

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

سلطانِ جہادِ سب لانی با کمال

مقبول مار کا وہ خداوند لا یزال

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

دارتِ بین انبیا کے شہرِ پیر دستگیر

ادی بین انبیاء کے شہرِ پیر دستگیر

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

بدیرِ غیر اوجِ ولایت کے درِ جہان

بین فیضِ بابِ نوح سے جنکے سب نشِ جان

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

بین پینو ا جہان میں معجز و کبر کے

شافعِ بین روزِ شریف میں شاہ و فقیر کے

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

کاندھے پہ انکے ہر قدم ختمِ مرسلین

یعنی تھے بروی بہ محمد کے لمبی دین

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

کشف و کرامتِ انوکھی بہان میں ہی سب ظہور

سب شہرک و کفر و نیک سبب ہو ہی دور

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

بس ہی وسیلہ مجھ کو نہ دستگیر کا

کہنے لگی کہ کس نے کھا تا ہی اتنا غم

خونِ لوری کے جلدی سے اٹھ جا پکڑ قدم

دامنِ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

محبوبِ خاصِ خالقِ یکتا لے ڈوا بجمال

پانی ہی جن سے دین نے سب دلتی و کمال

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

مرثِ بین اولیا کے شہرِ پیر دستگیر

رہبرِ بین اصفیا کے شہرِ پیر دستگیر

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

خورِ سید آسمانِ ہدایت کے بیگمان

وصافِ اوکلی ذات کے کہیں سے ہوں بیان

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

عامی بین اور معین بین گداؤ امیر کے

ریاڈیسی او کو جو بین مرید ایسے پیر کے

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

اور اولیا کے دوش پہ اذکا قدمِ یقین

تب اولیا خوشی سے ہوئے اونکے تابعین

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

روئے زمین پہ فیض کا اونکے پچھا ہی نور

تھارا تانِ خدا ہی کا اون کے تین حضور

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

دامنِ نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

سب اولیا سارے ہیں اور بہہ ہیں ماستاب
انکے کمال ظاہر و باطن ہیں بے حساب

بس ہی وسیلہ کچھ کوشہ دستگیر کا

بغداد میں تو جا کہ وہاں ان کا ہی مزار
پیشخ عبد قادر فریاد رس پکار

بس ہی وسیلہ کچھ کوشہ دستگیر کا

ہی قادری مرید تو لاشکر حق بجا
سب اولیا میں کوئی نہیں اون کا رہنما

بس ہی وسیلہ کچھ کوشہ دستگیر کا

انکار جکے دل میں ہوا ایسی جناب سے
یونس نہ جانو کہ وہ چھوٹے غناب سے

بس ہی وسیلہ کچھ کوشہ دستگیر کا

قطبوں میں سارے بلکہ بہہ ہیں مثل آفتاب
سو اسطے ہی انکا طریقہ بہت صواب

دامن چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

اور لفظ جان کو اپنے نوکر صدق سے نثار
تا اونٹے تیرے دل کو مدد ہو وے بار بار

دامن نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

جنے تجھے نصیب کئے ایسے پیشوا
ہو محاصی گراونے تو لیو لگا افتدا

دامن نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

کیونکر ہوا من او سکون خدا کے غناب سے
محروم بلکہ ہو گا وہ اجر و ثواب سے

دامن نہ چھوڑا تھ سے پیران پیر کا

قصیدہ نیار

بدہ دست یقین ایدل بدست شاہ حیا فی
امیر دستگیر غوث اعظم قطب ربانی
نشان شان بیچوئی بیان لستہ مکنونی
سرا پا جلوہ حسنی تمامی ہر تابی
ز پامی پاک او خیریت دوش پاکبازانرا
شب بخت سیر را ذرہ ہر ش کند صبح
بہ کشتند از رہ فیاضی ادنی بیوائی را
ملا یک طہر قوا گو یان روند اندر کاب او
نیاز اندر جناب پاک او از قدسیان باید

کہ دست او بود اندر حقیقت دست یردانی
جہیب سید عالم نہ ہے محبوب سبحانی
سیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی
کند یعقوبیش گر باشد انجام ماہ کنعانی
جیاتی تازہ گرفت از وہ دین مسلمانی
فروزہ لعلہ لطفن رخ شام غریبانی
گدایان دیش دیہیم شای تحت سلطانی
جلو داری کنی اورا خواص انسی و جانی
کہ آید حیرت از ہر کار و بار و ربانی

قصیدہ محسن

روشن کیا جهان کو چرخان دستگیر
 شبها ز اوج قدرت و عقائے قافی قوس
 او کو نصیب جام سعادت ازل سے ہی
 کلدستہ مراد لگا بیشک او کے ہاتھ
 سب اولیائے کامل و ابدال و غوث و قصب
 ہیں آرزو میں جن و بشر اس جناب کی
 حسن میں کائنات کے از لطف خاص ہی
 ہیں ہی ز بان کو طاقت تو صیف آنجناب
 جو خاندان مخبر صادق کا ہی عدو
 محسن نے آستان ارادت پہ سر کور کھ

پر نور سب جهان ہی ز لعل ان دستگیر
 ہی لامکان نشین حوران دستگیر
 سرخوش ہی وہ ہمیشہ ز عرفان دستگیر
 جو دل ہوا ہی صدق سے قربان دستگیر
 صف بانہ ہر کھڑے میں با بوان دستگیر
 قدوسیان میں تالیع فرمان دستگیر
 سرسبز ہی مدام خیا بان دستگیر
 کتا بنین قلم جو کتھے شان دستگیر
 کاری ہی او کے سیے میں پیکان دستگیر
 پکڑا ہی دیکھے ہاتھ سے دامن دستگیر

قصیدہ حسن در زبان فارسی

سراج یرین یرین سلطان عبدالقادر است
 ہم یرین ہم یرین ہم در دل خیرین
 چون خاطر دلگیر گرد کند تدبیرین
 ہم سرور و سالار دین ہم ہمیراہ یقین
 ہم سرور اہل صفا ہم منظر نور حسد
 صاحب کریمان و کرم مرشد مکمل محترم
 شاہ ولایت شاہ ماثاہ شفاعت خواہ ما
 مقبول در گاہ خدا منظور در ہر دو سرا
 ستر ابدالان جهان زیر قدم قطب زمان
 روشن تر از شمس و قمر و زکریا و شکوہ
 گوہر در درج مصطفیٰ سرور باغ لافتی
 چشم و چراغ مرتضیٰ خرمند حسن العجبی

ماہ منور یرین سلطان عبدالقادر است
 ہم ہر زبان تقریرین سلطان عبدالقادر است
 صدر رحمت ہر یرین سلطان عبدالقادر است
 ہم صاحب تاج و تکیں سلطان عبدالقادر است
 ہم نور چشم مرتضیٰ سلطان عبدالقادر است
 ہم در عرب ہم در عجم سلطان عبدالقادر است
 شمع شبستان راہ ما سلطان عبدالقادر است
 مشہور در ارض و سما سلطان عبدالقادر است
 تائبانہ عالی مکان سلطان عبدالقادر است
 صاحب ولایت سرسبز سلطان عبدالقادر است
 سر دفتر کل اولیا سلطان عبدالقادر است
 نسل شہید کربلا سلطان عبدالقادر است

ایر عطا بحر سخا کان چیا مشکک
نیکم تو در هر دو جهان قطب زمان کشف مان

سمن الضحی بدر الدجی سلطان عبد القادر
ناصر معین بیکان سلطان عبد القادر

قصیدہ یوسف

رموز آگاہ نیر دانی محی الدین حبیبانی
دماغ افروز انسانی عیار نقی دانی
یقین محبوب سبحانی مقرر قطب ربانی
رسول احد کے فرزند علی کے لاڈلے دلہند
ذریعہ حسن سرور حسینی کان کے گوہر
شہ والامناقب ہیں کمالا تو کے صاحب ہیں
امام الاولیا امجد امیر کشور سرمد
چراغ خانہ ایقان فروغ گوہر حسن
میر برج عنایت ہیں خو چرخ ہدایت ہیں
سر سردار مقبولان شہ افراد مجذوبان
امین بارگاہ حق سراج الاصفیا مطلق
کل گلزار وحدت ہیں بہار باغ صفوت ہیں
حبیب اللہ عالیشان عظیم القدر والبرکات
ولیتوں کے تین سلطان مسلمانوں کے پشتیبان
بخت فیاض دوران ہیں کریم بخش مہمان ہیں
مریدی لا تحف سکر ہوئے ہم شادمان بکسر
تھے یوسف ہی اب کیا نعم لفضل حق ہوا خورم

مدار فیض جنتانی محی الدین حبیبانی
کراماتوں میں لاثانی محی الدین حبیبانی
بلا شک غوث صمدانی محی الدین حبیبانی
ہیں زہرا کے چاہیوں محی الدین حبیبانی
دوبگ کے صاحب افسر محی الدین حبیبانی
نبی صاحب کے نائبین محی الدین حبیبانی
ہیں شیخ امت احمد محی الدین حبیبانی
نیم گلشن ایمان محی الدین حبیبانی
شہ ملک لایت ہیں محی الدین حبیبانی
ہیں شمع جمع محبوبان محی الدین حبیبانی
غیاث الخلق ہیں برحق محی الدین حبیبانی
ہمارے حق ہیں رحمت ہیں محی الدین حبیبانی
عمیم الفیض والاحسان محی الدین حبیبانی
ملاؤ صفوت آبنماں محی الدین حبیبانی
عطا پاش مہمان ہیں محی الدین حبیبانی
بس البے پر ہیں سر پر محی الدین حبیبانی
مدد کجہ کو تو ہیں ہر دم محی الدین حبیبانی

خمسات و مسدسات آمد والوداع ماہ رمضان شریف

میں منظور

مرحبا ای شہر رمضان مرحبا

مرحبا ای شہر غفران مرحبا

مرحبا ای نور ایمان مرحبا

مرحبا ای ماہ ایمان مرحبا

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

کہوے ہی خوش ہو کے ہر وقت ہمیں

ہو گئیں رشک ارم سب سجدہ بن

کل سنا ہم نے یہ جا کر باغ بین

شوق سے کہتی تھیں ساری بلبلیں

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

پہنچ رہی ہیں دھوپ باغچے میں کب

کیت کی ہل اور چمپلی موتیا

خندہ زن ہیں ہوں کے شادان جا بجا

بیت یہ پڑھتے ہیں غنچے مسکرا

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

رنگ لایا ہی خوشی کا سب چمن

سرخ ہی لالہ کے برین پیرہن

سزا اور شاداب میں سب نیک بن

باغبان کہتا ہی خوش ہو پہ سخن

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اوسکی ہی اعظیم کو اب سب کے سب

سرو اک پانوں کھڑے ہیں باادب

سنگون انشا و شبو ہی عجب

یہ صد ا کرتی ہی قمری جب نہ تب

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اوسکے آنے سے ہر اک سرور ہی

جلوہ گر سب سجدہ و نین نور ہی

نور سے خالق کے دل محمود رہی

سب کو پیارا و تہہ پہہ مذکور ہی

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اب میں اس آمد کو کر کر احتتام

پہہ و عامانگوں ہوں حق سے صبح و شام

خوش رہوں از برکت ماہ صیام

بیت یہ منظور لکھ بس واسلام

مرحبا شہر مدی خوش آمدی

مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

میں غرض

مرحبا ای شاہ شامان مرحبا

مرحبا ای تاج سلطان مرحبا

مرحبا ای میر سامان مرحبا

مرحبا ای ماہ سبحان مرحبا

مرحبا ای ہر تابان مرحبا

مرحبا کہتے ہیں ختم المرسلین

مرحبا سارے ملک اور حور عین

مرحبا درختان مرحبا

تیرے آنے سے ہوا گلزار دین

ای مہ برج شرف سالار دین

مرحبا اسرار یزدان مرحبا

در دھپان کا تو ہی درمان ہی

عانیوں کے واسطے غفران ہی

مرحبا عیسیٰ دوران مرحبا

ہی یہی عرض غضنفر کردگار

از طفیل پنہن اور چار پار

مرحبا ای نور ایمان مرحبا

مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

مرحبا فرماتے ہیں اصحاب دین

مرحبا کہتے ہیں مجتہد کو مومنین

مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

تیرے آگے ہوا اظہار دین

تیرے آنے سے ہوا انوار دین

مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

روزہ دار و نکالتو ہی ایمان ہی

جان ہمارے تیرے پر قربان ہی

مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

کر نہ مجھ کو شرین تو شرمسار

بہر رمضان کچھو پل پر سے پار

مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

مد میں منظور

مومنو رتبہ ماہ رمضان دیکھو تم

روز نور و زہی شب عید عیان دیکھو تم

روز روزہین گزارین دم افطار عید

اہل ایمان کو یہ نعمت مہ رمضان سے ملی

زندگانی کو حلاوت مہ رمضان سے ملی

آج شہر جس کی گلابان زمان ہستی میں

نکتہ دلکش فردوس ہے ہر جہاں

اس میں قندیوں کے جھومر کی پھینک یوں ہی ایمان

دلے تار کی چھیاں کا جو غم دور ہوا

آیہ انزل فیہ القرآن دیکھو تم

مسجدین ہو گئیں گلزار حسان دیکھو تم

کیا فرمایا ہے عینا کہ کئی ماہ ہی عید

سب مسلمانوں کو فرحت مہ رمضان سے ملی

صوم و صلوٰۃ کی لذت مہ رمضان سے ملی

بہر سر آنے ہیں غلامان جنان ہستی میں

خیم محراب ہے ابرو لے جینان جہان

جون مہ نو کے ہونزد یک شریا لمعان

سب پہ روشن ہے جہان نور علی نور ہوا

ہم خوش بین بنے نہ تھا نام کو بالکل افسوس
ہو گا اب درہم و درہم بہ نخل افسوس

نوحہ گردن منوں مرغیاں جمن و ادب

سرخ اور سبز جو قدیلوں کی یاد آئی بہار
ہم کو دنیا نظر آئے ہیں اب نخل چنار

بہ خیر رہا رمضان سفری ہی صد حیف

حیف افسوس کیا گو کہ زبانی ہم نے
سئلۃ القدر کی کچھ قدر نہ جانی ہم نے

دن گذارا نہ اطاعت نہ شہادتی کی

یار بابا میں بطفیل رمضان شاد رہوں
رستہ فکر کی پابندی سے آزاد رہوں

جہنم میدیہ رکھتا ہی خدا سے منظور

کہ وداع مہ رمضان کا اٹھا غل افسوس
ہوش پران میں میرے صورت پیل افسوس

عجیبہ شخص ہی تو نکلی صد او در پرخ

دکے داغوں نے ہرے داغ دکھائے اکبار
دل میں ہر ایک کے اس سو رنگے شعلین ہزار

مہ لمعان چراغ سحری ہی صد حیف

مہ رمضان کی ولے ان نہ مانی ہم نے
داغ عصیان پہ نہ کی آب فشانی ہم نے

خواب تعبیری اس غفلت بیداری کی

اپنے بچھونکے غنچے میں من آباد رہوں
لیجئے سرسبز صدا صورت شمشاد رہوں

ہو بدل میری خطا عین عطا سے منظور

مدرس غصنف

امد کے بند و نہ غایت کے دن آئے
بہ کاشف اسرار حقیقت کے دن آئے

بہ معنی احکام شریعت کے دن آئے

رمضان میں نازل ہوا قرآن ہی یار و
ایمان بھی اللہ پہ قربان ہی یار و

ارمان بھرے کیا ہی حجت کے دن آئے

ای صافی و نیدار عبادت میں ہو مشغول
مقبول ہی حوراء خدا میں ہو مقبول

معمول نہو کیونکہ شفاعت کے دن آئے

خورشید نبیا مظہر انوار خدا ہی

ہوتے ہیں گنہ دور قرابت کے دن آئے
رمضان مبارک میں سعادت کے دن آئے

ایمومنو اللہ عبادت کے دن آئے

قرآن سے اور صوم سے ایمان ہی یار و
قربان محمد کے ہوں ارمان ہی یار و

ایمومنو اللہ عبادت کے دن آئے

مشغول عبادت سے تو عابد ہوا مقبول
مقبول وہ ہی صوم سے اپنا رکھے معمول

ایمومنو اللہ عبادت کے دن آئے

واللہ کہ اس ماہ سے ایمان کی ضیا ہی

سب مومن و دیندار کا یہ عقدہ کشا ہے
 بر نور ہوئی چشم بھارت کے دن آئے
 آئی جو شب قدر بڑی قدر ہوئی ہے
 اور بدر سے بر نور سوا صدر ہوئی ہے
 اگر نفس جہاد ابونہاد کے دن آئے
 کچھ غم نہیں ہے تجھ کو تاخوانِ پیمبر
 رمضان مبارک ہیں تیغ تیرے مقرر
 کیا فصل بہاری میں طراوت کے دن آئے

نام اسکا مبارک مہ رمضان بڑا ہے
 ایمونو و اللہ عبادت کے دن آئے
 کیا قدر ہے مومن کی جبین بدر ہوئی ہے
 مشرک و منافق ہیں بڑی غدر ہوئی ہے
 ایمونو و اللہ عبادت کے دن آئے
 بخش گناہوں کو تیرے خالق اکبر
 بھرے گل مقصود کو دامن میں غضنفر
 ایمونو و اللہ عبادت کے دن آئے

مدرس منظور

مہ رمضان کے آنے کا ہوا غل پیدا
 باغ دین کا ہوا اس باغ میں پھر گل پیدا
 صایم و مژدہ ہو پھر ماہ صیام آئی
 آج فالوس و قادیل کی تیاری ہے
 شمع کو خوف الہی سے پس زاری ہے
 خواب غفلت میں اب ان لوگوں کو جو سوچا
 شمع و قذیلین جو روشن ہو میں یکساں بھی
 می فرحت سے مسلمان ہوئے سرشار بھی
 اپنے اس ماہ مبارک میں بہت شاد میں ہم
 جا بجا نور نے از بس ہے بجلی پائی
 خوب فرحت ہیں مولائے عطا فرمائی
 لحنِ اودک سے قرآن جو پڑھ جاتے ہیں
 وہوم ہر سو ہے یہی حضرت رمضان آیا
 کہتا مسجد میں یہ ہر صاحبِ ایمان آیا

سجد و نہیں ہوا یکبار تجل پیدا
 یہ صدا شوق سے کرنے لگی بلبل پیدا
 یار کے شربت دیدار کا جام آپہنچا
 سرخ قندیل کوئی اور کوئی زنگاری ہے
 ذکر مولا میں تنگ بھی بیدار سی ہے
 وہ قیامت میں نہ امت بہت روو گیا
 اتش رشک سے چلنے لگے کفار بھی
 پر عبادت ہیں ہیں معبود کے مشاں بھی
 فکر دنیا کی اسیری سے پس آزاد ہیں ہم
 لبیلہ القدر جو ماہ رمضان میں آئی
 سب مہینوں میں اسی ماہ کو ہی سراہی
 آسمان سے ملک سے کو سب آتے ہیں
 ظلمت کفر جمل ہے مہ لمعان آیا
 ہی پیمبر یہ اسی ماہ میں قرآن آیا

رتبہ اسکا نہو کیون مثل فلک صلی علی	جسکی توصیف میں کہتے ہیں ملک صلی علی
مہ رمضان کی کیا بات ہے سبحان اللہ	جلوہ گر نور ہر اک رات ہے سبحان اللہ
روز و شب ذکر عبادات ہے سبحان اللہ	شب کو بیدار و نینہ صلوٰت ہے سبحان اللہ
دینداروں کے ہوئے کیسے بلند آج نصیب	یعنے ہر اک مسلمان کو ہی عراج نصیب
حق کا رستہ مہ رمضان نے چھایا بیشک	ہی اچالین اندھیر لیے بہہ لایا بے شک
ان ہدایت کا دیا اسنے دکھایا بیشک	اب بہہ ہی مقصد منظور حیدر یا بیشک
ظلمت قبر کے اٹھونے جب آگیا و نہین	روشنی اس مہ روشن کی وہاں با و نہین

مد غصنف

ہر رات شب برات ہی بردن ہی روز عید	کیا مسجد و نہین نور ہی رمضان میں پدید
نادی قریب ہو گئی غم ہو گیا بعید	ملنے سے شب قدر کے ہی پار و خدا کی دید
صدقہ قیسے اب رسول کے بیشک یقین ہوا	رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا
حاجت رسول خلق ہی مشکلات کے دین	مقبول کر دگا رثغات مسلمین
ہی مثل خضر و نوح صادق الیقین	رمضان کا مہ ہی حیرتقا بہر مومنین
صدقہ قیسے اب رسول کے بیشک یقین ہوا	رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا
غیرہ نور قدرت حق کا اثر ہی آج	قذیل ہر ایک شمع صفت جلوہ گر ہی آج
ہر خانہ خدا کا بلند ہی یہ در ہی آج	عرش خدا ئے پاک پہ بھی کرو فریب آج
صدقہ قیسے اب رسول کے بیشک یقین ہوا	رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا
رونق فرا لے باغ خان سید الشہر	ابر عطا و بحر کرم صادق الخیر
آنکھوں کا نور تازگی نخل بارور	رمضان شریف رہبر الیاس اور خضر
صدقہ قیسے اب رسول کے بیشک یقین ہوا	رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا
مقبول کر دعا بہ غصنف کی ایچدا	رکھہ باز شرک سے مجھے از بہر مصطفیٰ
صدقہ تیرے رسول کا ایمان سے اٹھا	رمضان کے طیفیل سے باغ ارم میں جا
صدقہ قیسے اب رسول کے بیشک یقین ہوا	رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا

مدرس منظور

مژدہ ہو ای شایق ماہ صیام
عید چاند اب ہموں ہر صبح و شام

ماہ رمضان سے ہر اک دل شاد ہی

خرمی کا ہی فزون جاہ و حلال
حلقہ قبلہ نما عین الکمال

آنکھ میں عکس نام اس آن ہی

آیہ نور آج سارا شہر جی
اصل اتنی کا ذکر اب سب دھری

ذکر باریاب یہ ہی شاداب ہیں

پڑھتے ہیں قرآن سارے مومنین
آیت الکرسی ہی یہاں کرسی نشین

حلقہ قذیل جائے غور ہی

ہر شب رمضان کو تو شب قدر جان
ہر محلے کو تو جائے صد رحمان

گر ہو شمع طور تو موی بنے

جلوہ گر نظر و بین پیار سے ہیں آج
ہفت قاری ہفت پیار سے ہیں آج

ناظران خوان ہوں ہی حافظہ میرا

ماہ رمضان اب طرب افزہ ہی
دل سارا خرمی اندوز ہی

بیتھی نظر و نگاہیں مدام

اس مہر رمضان شاہ دو جہان

ماہ نو جھک جھکے کرتا ہی سلام
خرمی سے رخ بنے ماہ تمام

شہرین ہر سو مبارکباد ہی

جی ہر اک محراب مسجد اب ہلال
ہی عیان نور الہی کا جمال

مفتی کی صف اصفیٰ ترکان

قاری و الشمس رشک بہر ہی
سورۃ کوثر کی ہم کو لہر ہی

پیاس کیا روز بہین پیاسیاب ہیں

سورۃ اسری ہی اب معراج بین
سورۃ اخلاص ہی دل بین گمین

سورۃ النجم کا بہر دور ہی

انا انزلنا پرہہ اور کچھ قدر جان
سوز خوف حق کو داغ بد جان

شکوہ خورندہ کرے عیسیٰ بنے

سات پردے آنکھ کے تار ہیں آج
جزو سقے ناظران سارے ہیں آج

یہ حق طہ و پس اب میرا

روز روز یہ ہیں نور و زہی
شغل شربت خور یونکا روز ہی

شربت بادام ہی آنکھوں کا جام

راستی پر لا کے جون سرور دان

بخشے سرسبزی ہر اک کو بہر زمان

شاخ گل سارے عبادتین چھکائیں

پنجہ منزگان اب آنکھوں سے اوٹھا

بہر قرآن بہر حاتم لائیں

غریب فرحت بخش غم کو دور کر

طوق تقویٰ پہننے سر قمری بیان

اسکا نثرہ ہلکے گلچے اڑائیں

گر رہا ہوں عین قبلہ میں دعا

اس مہ رمضان کے عہد سے اب جدا

اتجا اتنی میری منظور کر

میں غصے سے

گو ہر عکس عبادت ہیں یہ رمضان شریف

بعد ن جود و سخاوت ہیں یہ رمضان شریف

روزہ داروں کی شفاعت ہیں یہ رمضان شریف

لا کیا ہیں یہ فضیلت کا ہی اللہ اللہ

حور و غلمان کرن جکی ناشام و بجاہ

باغ فردوس حقیقت ہیں یہ رمضان شریف

مرحبا سید مرسل سے فرماتے تھے

وہی اس ماہ میں جبریل امین لاتے تھے

ایک اکل باغ ریاضت ہیں یہ رمضان شریف

در د عصبیان کی بہت خوب دوا ہوتی ہی

لہ الحمد تراویح ادا ہوتی ہی

بالک ملک شیرعت ہیں یہ رمضان شریف

اس مہینے میں یہ ہی حکم سحر کو اٹھنا

وقت مغرب ہو تو افطار پڑھ لکو دھرنا

ابن احمد کی حفاظت ہیں یہ رمضان شریف

اس مہینے کی فضیلت کے بیان ہیں یارو

روزہ داروں کو یہ فرحت کے نشان ہیں یارو

رہبر راہ ہدایت ہیں یہ رمضان شریف

گلبن باغ ریاضت ہیں یہ رمضان شریف

اور نمازوں کی شہادت ہیں یہ رمضان شریف

اس مہینے کی برکت سے گزے بخشے الہ

بارگاہ اسکی شاخوں میں ملا یک ذیجاہ

دین و ایمان کی حفاظت ہیں یہ رمضان شریف

اور اصحاب نبی سارے سے جانتے تھے

اور فرقان حمید اسمیں سنا جاتے تھے

اور کلمہ کی صداقت ہیں یہ رمضان شریف

بس تہجد کے ہی پڑھنے سے ثناء ہوتی ہی

اس مہینے کی کہان ہم سے ثناء ہوتی ہی

صاحب گنج ولایت ہیں یہ رمضان شریف

نیت صوم بھی ہوا ورنماز میں پڑھنا

اور تراویح کو ہمراہ جماعت پڑھنا

مومنو در پئے طاعت ہیں یہ رمضان شریف

مسجد و منین سے سبھی نورعیاں ہیں یارو

لیلۃ البدر سے روشن بچان ہیں یارو

سب افضل بشارت ہیں یہ رمضان شریف

عرض کرتا ہی غنم غنم بھیل رمضان

بہر اصحاب نبی مجھ کو ملے باغِ جنان

بنی اباب اجابت ہیں یہ رمضان شریف

یہ سہ راہ طریقت ہیں یہ رمضان شریف

یا الہی تو میرے بخش دے سارے عصیان

اور صد قیسے محمد کے دے حور و علماں

حق تعالیٰ کی عنایت ہیں یہ رمضان شریف

مدن منظور

آج کل دھوم ہی ہر سو ہی رمضان آیا

میزبان جس کے مسلمان ہیں وہ جہان آیا

اس کے جلوے جو صفحہ سی منور اپنا

مسی و نہیں جو مصلو کی صف آرائی ہی

کوئی گلگون ہی مصلیٰ کوئی چنپا سٹی ہی

مصحف کل کی تلاوت میں ہیں مرغانِ چین

دامِ حرمان سے ہر اک شخص کو ہی آزادی

سب کو پہنچا سٹی صبا نے یہ نوید شادی

قمریان سرو کو بیا سمجھ جا بیٹھیں

شاخِ گل صورتِ محراب نمایاں ہی آج

باغِ باغ اس سے ہر اک صاحبِ ایمان ہی آج

یہی مدنِ منظور مجھے گریہ ہوں غمی یارب

مسجد میں ہو گئیں روشن مہ لمعان آیا

غفو عصیان نہیں کیوں وہ غفران آیا

خامہ خم جون مہ نو کیوں کرے سرانیا

باغ ہستی میں نئے سرے بہار آئی ہی

غنیہ دل ہی کھلا مژدہ صبا لائی ہی

سچہ خوان شوق سے ہیں زمزمہ سجان چین

آئی ہی عالم بالاسے مبارکبادی

باغ تو باغ ہیں ویرانے میں ہی آبادی

بہر صلوٰۃ ہر اک شاخ یہ ہیں آبیٹھیں

سچہ خوان ہر لب برگ گل وریحان ہی آج

صحن مسجد کو جو دکھو تو گلستان ہی آج

ساری امیدیں براؤں میں سرور کی یارب

مولف

مومنو پھر سب رحمتِ سبحان آیا

غم مواد و رقرین پیش کا سامان آیا

الحمد مبارک میرے رمضان آیا

آج ہی گلشنِ ہستی میں مسرت کا و نور

مسجد و منبر و محراب ہیں سارے پر نور

ور د عصیان کے لئے غفو کا دریاں آیا

وجد میں سننے کے یہ ہر مرد مسلمان آیا

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

چمن چہرہ مومن ہی گلستان سرور

ہر مصلیٰ یہی کرتا ہی خوشی سے مذکور

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

مژدہ ایمو منو برائی متناسے دی
بعد اقبال کے اس ماد کی مدوشہ، کجی

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

یکسک صبح کو بین جانب گلشن جو کب
سیر روشن خوب ساحر پھر کے تماشا دکھا

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

تہنیت میں تیری مرغان چمن خوش ہو کے
لونا لان چمن میں بھی یہی تھے چرچے

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

تیری آمد سے خوشی ایسی ہی درباغ بنان
حورین بھی گل کی روش ہو کے خوشی سے خندان

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

ختم کریں ان سے وفا آگے نہ سے طول کلام
بھیج اب احمد مختار یہ صلوٰۃ و سلام

اللہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

الوداع ماہ رمضان المبارک

الوداع اسی ماہ رمضان الوداع

الوداع اسی ماہ احسان الوداع

الوداع اسی ماہ یردان الوداع

ملشن آباد جہان بر باد ہی

بہر قمری طوق اب شمشاد ہی

الفرق ایماہ یردان الفرق

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

خواب غفلت سے اٹھو پھر سوئی بھانگی
سجدہ شکر کروا بنے بجناب احدی

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

گل خورشید کا اور نستر و نسرین کا
گوش زد ہوئی تھی ہر گل کے دہن پہ صدا

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

شادمانی کے اڑاتے تھے بھی کچھڑے
دہن بلبل گلشن سے بہہ گل جھڑتے تھے

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

جامہ تن میں نہیں چھو لے سہائے علماں
مثل بلبل ہی کہتی ہیں وہ ہو کر شادان

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

تجہ میں کیا تاب جو لکھتے صفت ماہ صیام
عفو عصیان کی دعا کیوں نہ کریں حقے ام

شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

الوداع اسی ماہ غفران الوداع

الوداع اسی ماہ ایمان الوداع

الوداع اسی مولس جان الوداع

بارِ غم سے غم ہر اک ناشاد ہی

جائے کو کولب یہ یہ فریاد ہی

الفرق اسی مولس جان الفرق

کیون نہ دل اب باغکا ہو خار خار
ہی دل لالہ ہزارہ داندار

الفراق ایماہ یزدان الفراق
سینہ کلبن پہ گل ہین مثل داغ
غدا لیبو کا پریشان ہی داغ

الفراق ایماہ یزدان الفراق
ہر مصیٰ مرگ پر آمادہ ہی
رشتہ جان موئے آتش دادہ ہی

الفراق ایماہ یزدان الفراق
ہی برسی حالت ہمار سی وادریغ
اشک ہین آنکھوں سے جاری وادریغ

الفراق ایماہ یزدان الفراق
ماہ رمضان کے عجائب روز تھے
دور ہین ہم شب کو شب افروز تھے

الفراق ایماہ یزدان الفراق
نور کا بیتار پر جو تھا ظہور
یہ سمجھا تھا سنبھلی کا و فور

الفراق ایماہ یزدان الفراق
ہی یہ منظور اب مجھے پارالہ
پاؤن ملک آخرت کو عید گاہ

الفراق ایماہ یزدان الفراق

کاوش غم سے ہی ہر غنچہ نگار
صرصر غم سے ہین مالان نخل و بار

الفراق ای موئس جان الفراق
کل نظر آتا ہی لالہ کا چراغ
نوحہ گر ہین مرغ خوش الحان باغ

الفراق ای موئس جان الفراق
جو مصیٰ خاک پر افتادہ ہی
جادو ملک فنا سجادہ ہی

الفراق ای موئس جان الفراق
رات دن ہی بیقراری وادریغ
آب و دانہ سے ہین عاری وادریغ

الفراق ای موئس جان الفراق
بلکہ تیس اقیس یہ نور روز تھے
روز روز یہ شرف اندوز تھے

الفراق ای موئس جان الفراق
کتے تھے روشندل اس کو نخل طور
دیکھ لو سر و چراغان ہی حضور

الفراق ای موئس جان الفراق
خوش رہون دنیا میں ہین شام و گاہ
زندگی ہین لب پہ ہو یہم آہ آہ

الفراق ای موئس جان الفراق

مدرس ادراک

بنائی دین راہ ترز کیوان ساختی رفتی

فروغِ ذرہ را ہر درخشان ساختی رفتی

گدا نے فقر را رشک سلیمان ساختی رفتی

افضائی صحن عالم را گلستان ساختی رفتی

تیرے شریف بیجا نے سے ایماہ بلند اختر
کیا تجھ کو خدا نے نور کے دریا کا ہی گوہر

افضائی صحن عالم را گلستان ساختی رفتی

برنگ حال ہوں ماہ ذوالاکرام کے صدقے
تیرے آغاز کے قربان تیرے انجام کے صدقے

افضائی صحن عالم را گلستان ساختی رفتی

تیری دل سے شنا کی ہے خدا کے دوستداروں کے
فضیلت دل سے ثانی انبیاء کے دوستداروں کے

افضائی صحن عالم را گلستان ساختی رفتی

لکھوں مضمون رنگین شاخ گل کا کر قلم ہو و
سیاہی بین تجلی سنگ سود سے نہ کم ہو و

افضائی صحن عالم را گلستان ساختی رفتی

عرض در بوستان بن چہ عنوان ساختی رفتی

مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

مثال آئینہ حیرت بین بین شمس و قمر کبیر
ہر اک بلبل بھی گلشن میں یہ کہتی ہے ہر چشم تر

مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

ٹھری اور ساعتیں گن گئے اس یام کے صدقے
یہ سب کچھ ایک طرف ہوں دل سے تیرے نام کے صدقے

مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

کیا ہے پیار تجھ کو مٹانے کے دوستداروں کے
تیری نیکویم کی ہے ادب کے دوستداروں کے

مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

عوض کا غنہ کے گرد قرز مایکا بہم ہو و
تیری تعریف بھر آراء سے شک تم ہو و

مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

میدیں میان سمجھو

خون جگر کے پنیے کا غنچے نے اب کام لیا
طوق الم دے قمری کو بلبل سے آرام لیا

جبکہ و داغ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

آج جو پہننے مومن کو دیکھا سو بس طعنا نہیں ہی
صحن چین میں دیدہ زگر شبنم سا جریا نہیں ہی

جبکہ و داغ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

آج نہ حلقہ ڈالے ہو پہرہ زمین پر گرد و ن ہی
آج سو غم سے لرزان دشت میں بید مجنون ہی

چھوڑ خوشی کا لالہ نے ہاتھ میں خون کا جام لیا
ڈنڈے ستائیکا ہی بس تو نے فلک اب کام لیا

ہوش چین کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

دیدہ کے رفیق سے ہر کشتی دل طوفان میں ہی
آہ کی صورت سرو بنائے آج ہر اک بتا نہیں ہی

ہوش چین کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

کر کے بگو لیکیا یہ بہ بہا نا خاک اڑانا مومن ہی
کچھ نہ ہی غم یہ دشت میں ہے ہر بل چین بھی محزون ہی

جبکہ وداعِ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

تارِ سرشک سرخ ٹوٹے اپنا خبردار سی آنکھو
ٹپتے ہی رکھو مجھے مجھے گو سرِ شہوار سی آنکھو

جبکہ وداعِ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

اب کی شبِ مسجد میں ختم ہو بس ختم قرآن
حوض کی چھائی بون، بھری جوں یڈ تر ہو جاؤں

جبکہ وداعِ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

آج گہری ہی شمعِ رب کے دستِ مرکان میں
سیرِ سحرِ جہان آج یہہ جان سوزان میں

جبکہ وداعِ رمضان کا باد صبا نے نام لیا

ہوشِ چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھا مریا

ہاں یہہ جو کچھ لعل کا ہیکھا ٹوٹے نہ نہا رہے آنکھو
اکشِ غم سے کہے تھا بیلِ بیل بیا سی آنکھو

ہوشِ چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھا مریا

سوزِ الم سے لبا کہہ سوا، فنِ بلون کو آج قرآن
بستِ دوتا محرابِ غم سے جھکے ہیں چمن میں مایان

ہوشِ چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھا مریا

زورِ بہارِ بختِ بگری بسکی چشمِ گریان میں
ہم سے سنا ہے آج اسی سمجھو یوں جا کر رستبان میں

ہوشِ چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھا مریا

مختصرِ فرحتِ برغزل حافظِ شرح

عجب یہہ شورِ گلستا میں ہی کہ ہائے فراق
بس ہر سحرِ یہہ ہی بیل کی یہہ لوائے فراق

کہ عمر میں ہمہ گذشت در بلائے فراق

کہیں چمن میں صدا ہے کہ ہائے آئی خزان
کہیں یہہ کہتی ہے بیل یہہ گل سے بو خندان

کشی محنتِ اندوہ و درد ہائے فراق

خزان اب لگی گلشن پہ وائے ستم
یہہ غدا لبِ چمن رو رہو کہتی ہے ہر دم

کہ دادِ من بستاند دیدِ سترائے فراق

فغانِ شورِ چمن میں میں دیکھ کر اورم
جوابِ وہ یہہ ہوا مجھ کو دیکھ کر سرِ غم

چنانکہ خونِ چکا نم زویدہ ہائے فراق

ہر ایک گل سے یہہ آواز ہے کہ وائے فراق
مباد کس جہنمِ مستہ مبتلائے فراق

کہیں یہہ شوہر ہے بس ہی بہا گل مہمان

غریب و عاشق و مسکین فقیر و سرگردان

بہا رگل کی لگی ہونے دن بدن اب کم

کجا روم چکنم حال دل کر اگویم

لکھائیں پوچھنے ای باغبان یہہ کیا ہی ستم

فراقِ را بہ فراق تو مبتلا سازم

فغانِ شورِ چمن میں میں دیکھ کر اورم

ستم یہ ماہ کے جانیکا کیا ہوا ہی بیا
لب جو سرو پہ قمری کی بس پی ہی صا
ہر ایک مرغ چمن ترپے نیم بسمل سا
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا

مگر بڑا دھرا مادر از برائے فراق

بیان فرقت رمضان کا کیا کروغین رقم
کہاں تلک ہو بیان فرقت میں اعظم
روان کرستے، سیہ خون جگر سے اپنے قلم
اگر جنگ من افتد فراق را بکشم

ز آب دیدہ دہم باز خونہائے فراق

فراق اب مہ رمضان کا ہی بیان شب و روز
تیری یہ سنکے اسی فرقت بیان شب و روز
رقم کر گیا کہاں تک تو یہ بیان شب و روز
ازین بسبب من و حافظہ جو سیلان و روز

جو بلبل سحری میزیم نواسے فراق

مدن غضنفر

چمن دہر سے یہ مثل صبا جاتے ہیں
طاثر رنگ صفت اوج سما جاتے ہیں

الوداع آہ یہ رمضان بیا جاتے ہیں

غرق ہی بھر گئے میں یہ دل زار و خفیف
گلشن فیض خلیلی ہی تیری ہوسے لطیف

الوداع آہ یہ رمضان بیا جاتے ہیں

مشک و کافرو بیدین کو غمی رہتی ہی
صف اسلام عبادت میں جمی رہتی ہی

الوداع آہ یہ رمضان بیا جاتے ہیں

شاد کافر ہوئے مغموں مسلمان ہوئے
خوف عقبی کے سبب جان بچان ہوئے

الوداع آہ یہ رمضان بیا جاتے ہیں

ساکھ ایمان کے دہائے اٹھائے مجھ کو

غلغلہ کون و مکا میں یہ سوچا جاتے ہیں
کمیت گلشن دین لیکے یہ کیا جاتے ہیں

اپنے مولا کی طرف کرتے ثنا جاتے ہیں

نامانی نوح تیری ذات تھی ایماہ شریف
تو سلیمان ہی ہمارا تو ہیں ہم مورِ ضعیف

سو میچائے زمان دارِ شفا جاتے ہیں

اہل دین کو تیرے آئیے خوشی رہتی ہی
تیرے ہوئیے شیاطین کی کمی رہتی ہی

آج وہ مظہر الوارِ خدا جاتے ہیں

تیرے جاتے سے سبھی آہ پریشان ہوئے
مرغ بسمل کی طرح ہجر میں غلطان ہوئے

ویندار و نکے شہ عقہ کشا جاتے ہیں

بدعت و شرک سے اللہ بچائے مجھ کو

مثل قذیل سحری کوئی دم کا جہان

وانغ دل سینہ میں روشن ہیں مسلمانوں کے یون
تمتھے رنگ کے خون یون دل مومن ہی خون

مثل قذیل سحری کوئی دم کا جہان

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

مسجد و تہن ہون قنادیل شب حتم کو خون
کیون نہ سمجھو کی بہن چشم سے اشک گلگون

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

میں فرحت

فکر سیاہ اپنی پریشان آج ہی
بیل سے ختم سیر گلستان آج ہی

ای طائر فہم تو سبق پڑھلے آج کا

رحمت طلب جہان سے رمضان آج ہی
جو اسکا ہی رفیق وہ گریان آج ہی

راہی جہان سے درد گنہ کا حکیم ہی

الفت بہت ہر اک کو ہی اس ماہ صوم کی
دوبہن اگر ملے کوئی جا چاہ صوم کی

فرحت تو سانس کی بھی نہیں آہ کیا کریں

گرد و نیہ گم پیہ نیر اعظم ہی کس لئے
شور و فغان پیہ عا کی پر غم ہی کس لئے

باران نہیں ہی اشک پیہ گلگون چرخ ہے

ہر اک چین میں باد خزان سے خزان ہوئی
نالوں سے غنایک کے بیجاں ہی جان ہوئی

بھالے سرو نے کھینچے ہیں قمری کے جان پر

بے فکر ہم تھے اندون پس خورد و خواب
مہمان ہو کر منہ کو چھپائے نقاب سے

اسوقت چین آئیکا پھر اپنے حال کو

طی پیہ اپنے طبع کی حیران آج ہی
بس باب ہستی کی سبق خوان آج ہی

برکشتہ حال ہی اندون اپنے مزاج کا

اک عالم اسکے جانے پہ نالان آج ہی
مانند شکل آئینہ حیران آج ہی

صدیف بر شر کا بس اب دل دو نیم ہی

فرقت نہیں گوارا ہی واللہ صوم کی
ملتی نہیں ہی ہو گئی گمراہ صوم کی

کیا بے بسی ہی ای میرے اللہ کیا کریں

چھایا ہوا پیہ ابر سیہ نم ہی کس لئے
بے چین برق ابر میں ہر دم ہی کس لئے

رنگ شفق نہیں ہی جگر خون چرخ ہے

خندیدگی گلون کی خزان سے نہان ہوئی
حال چین میں کیا کہوں قاصر بان ہوئی

ہنگامہ حشر کا ہی بیا گلستان پر

کیا تھا ہمارا رتبہ بلند آفتاب سے
جاتے ہیں ہکو چھوڑ کے رمضان شتا سے

جسوقت پیہ کھائیگا روشن جہاں کو

کوئی ہنسن بن آتی ہی تدبیر کیا کروں
فرحتِ جنوشتِ غم یہ ہی دل گیر کیا کروں
صد حیف ماہِ صوم گویا خواب ہو گیا

اسی طبع مجھ سے آگے میں تقریر کیا کروں
حالِ فراقِ صوم کو کھتیر کیا کروں
دل پر لشکر کا ماہی سا بیتاب ہو گیا

مبیس منظور

سحر کی طرح جو مسجد کا رنگ تھا ہی آج
کہ زلزلہ میں زمین کا ہر اک طبق ہی آج
کہ ہر طبق کو زمین کے ہوا تباہ تے ہیں
اوتھے ہی کیلئے ہر سو سے آج شور و فغان
ہی آج روزِ مگرِ رخصتِ مہِ رمضان
پرسے ہیں خاک پہ مانتے فرشتے ہو مال

ہمارے دل پہ عجب طرح کا قلق ہی آج
فقط نہ صحن کا اس غم سے سینہ شقی ہی آج
سب آج سو کے ہم اتنی خاک اڑاتے ہیں
ہن گرد و خاک میں کیوں آج اہلِ یں غلطان
بشرِ زمین پہ فرشتے فلک پہ ہن گریان
غمِ فراق کے ہاتھوں سے سب سے پیامالی

بنا ہی تیرا لم سقف کا ہر اک شہید
ہوا ہی ہر خمِ محرابِ مہی۔ اب شمشیر
کہ شکلِ حیر کو اب شکلِ شر بنا یا ہی

کیسے ہی ذبحِ شبِ عید کی ہمیں تکبیر
ہماری نظر و بین بن تیرے ائمہِ تنویر
پرسے فراق نے یہ کیا رنگ لایا ہی

کیا جو رشتہ داخلِ صحن توڑے تو ہم سے
بکھل دانہ تیسرے چشم پر غم سے
تڑپتا قبلہ کی محراب میں ہی ہو کے نڈل

دلِ امام چھوڑے کیوں نہ ناوک غم سے
نہ اشک جاری کریں مقتدی لیٹ تھم سے
ہی مرغِ قبلہ نما سا ہر اک امام کا حال

ہر ایک حافظِ قرآن کا دل ہی سپیار
سرا یا جل کے نہ کیوں اپنا تن ہوا نگارا
ہی خود دل تو ہر اک استخوانِ جگر ہی

فلک نے آج یہ کیا سنگِ تفرقہ مارا
بکھل آہِ نمایان ہی شکلِ مینارا
کہ سوزِ فرقتِ رمضان نے چشمِ مجھ ہی

مصلیٰ مسجد یکا کر کہ بہانہ بھوڑے ہیں ہر
ہر اک شہیدِ الم کہوئے ہی یہ روزِ وکر
زمین صحنِ نبی دشتِ کربلا ہی آج

ہی آج سینہ دہی یہ کوہِ غمِ ظہر
سجھ نکو قتل کیا تیغِ ہجر نے یکسر
ہماری آنکھوں نے انا لہو بہا ہی آج

پھر اگلے شکل دکھاوے مہِ صیام ہمیں

یہ ہی آرزو منظور صبح و شام ہمیں

کہیں مین رور کے مومن یہہ خاص عام ہین

لگی رہے تک و تو بار کی مدام ہین

خلش رہے وہاں تک دلمین اسکے جانے کی

کہ سنے خوشخبری پاوین اسکے آئینگی

مسدس غشی رضی اللہ عنہ صاحب

آج کیا خلق مین یہہ شور اٹھا رہی افسوس

گریہ و نالہ و افسوس بکا رہی افسوس

غمزدہ نالہ کنان ارض و سما رہی افسوس

د مہدم چرخے آتی یہہ صدا رہی افسوس

الوداع ماہ مبارک رمضان ہوتا رہی

قالب ہر سے رخصت گو یا جان ہوتا رہی

کھٹی تیرے آنے سے کیا دل پہ ہزک کے شادی

قید درد و الم و فکر سے بھٹی آزاد دی

جس طرف دیکھنے اس سمت کو بھٹی آبادی

اب خبر سن تیرے جانے کی محب و ہادی

غنیہ سان چاک جگر لب پہ ہی آہ و نالہ

داغ دل سے ہی جھل داغ سیاہ لالہ

تیرے آئیے مساجد بھین بنین باغ ارم

تیرے آئیے ہر اک دھن تھا کوثر سے نہ کم

تیرے آئیے ہر اک چاہ تھا چاہ زمزم

صحن بھی تھا بنار شاہ و محفل جہم

اب جو تو جانا رہی اگر مریخ فر جان جہان

برق و سیما کے مانند ہر اک دل ہی طہان

ہی ہی در دے خورشید سدا کھراتا

ہکشان سانپ کے مانند ہی بس بل کھاتا

چاند داغ دل غمگین ہی اب دکھلاتا

ہر ہر اخڑ اسی اندوہ سے ہی کھراتا

برق بیاباں ٹپٹی ہی اسی غم سے مدام

ابر کور و نلے سوا اور نہ کچھ سوچھے ہی کام

ہی ہی مرض سے حال گل خورشید تباہ

زر دہی رنگ گل اشرفی اس در دے آہ

ہی اسی آگ سے سوسن کا بنا رنگ سیاہ

کوئی گل خالی نہیں جسکو نہ ہو فرقت ماہ

قربان ہین صفت ابرہ اگر یہ کنان

غم مہ مین دل بیل ہوا شوق مثل کہان

آج سب روشنی بے نور نظر آتی ہی

شمع کی طرح سے فانوس گلی جاتی ہی

شمع اس سوز مین گل تن بہ سدا کھاتی ہی

اور اس در دے قندیل بھٹی جاتی ہی

سر شپ جانکو دیتا ہی کوئی پروانہ

ہجر رمضان نے غرض سب کو کیا دیوانہ

یا الہی بہ طفیل میر رمضان عکسے

بخشدے میرے بھی جہم و قصور و خطا

مجھے پہ خوشیونہ میرے رحم کراہ و فضل سدا

رضی اللہ عنہ کی مقبول زبسن کر تو دعا

مدرس یکتا

ساتھ ایمان کے دینا سے اٹھائے یا رب

تیرا فردوس میں دیدار دکھا دیا رب

شور ہر سمت ہی ماتم کا الم کی ہی افغان
خون کا آنکھوں نے مسلمانوں کے دریا ہی روان

اوجھلی باندھے مگر حضرت رمضان ہی آج

آہ وہ دن تھے بھلے خوشی وہ راتیں بھٹین
امر معروف کی ہر آن حکا یا تین بھٹین

دن وہ ہی بات جو اٹھو نے چلے جا رہیں

مسجد و مین وہ کہاں راتوں کو اہل ایمان
یہہ تہل کہاں افطار کا بالذت جان

کل دل صایمان چون شمع چراغان ہونگے

صبر اک سخت میرے جی سے اٹھا جاتا ہی
جائے اشک آنکھوں نے خون اپنی بہا جاتا ہی

اتنی دوری کی جدا سی نہ سہی جاتی ہی

سب مساجد میں خزان یافتہ گلشن ویران
آج کل سنتے ہیں ہی کوچ پہ ماہ رمضان

روزہ داروں کی غم و درد کی آواز میں آج

مہ رمضان اسودہ کھارویسے بدن
کل رہا تھا دل پر مردہ یہہ غنچہ کی نم

افکر و اندیشہ دل سچ و محن درد و بلا

دیدار و نگو جدا سی نہیں نیری منظور
اہل اسلام میں فرقے سے تیری دل رنجور

مر گئے اگر تو خدا خاتمہ پا بخیر کرے

کو بکونالہ کنان پھرتے ہیں سب پیر و جوان
دیداروں کے یہی دل سے صدا ہی ہر آن

الوداع سے یہہ ن تیس کا ہمان آج

دیداروں کی مساجد میں ملاقاتیں بھٹین
دور کل ارض و سماوات کی آفاتیں بھٹین

اہل دین آتش فرقت سے جلے جا رہیں

پھر یہہ صلوٰۃ و تراویح کے اشغال کہاں
ایک دور روز کا ہمان ہی ماہ رمضان

سوختہ غم سے مسلمان بدل و جان ہونگے

رنگ و صورت طاؤس اڑا جاتا ہی
وعدہ سال جو وہ ہکو بتا جاتا ہی

تاب و طاقت تن عاشق چھٹی جاتی ہی

کہاں تیج کا حلقہ کہاں خیم قرآن
ہم گداؤں سے جدا ہوتا ہی دین کا سلطان

اگر یہہ شور بکا ماتی آغاز میں آج

رخ انور تھا مسلمانوں کا خورسار روشن
بہلہ ہائے ہوئے رہتا تھا سدا دل کا چمن

دور رہتے تھے مسلمانوں کے روز میں سدا

کون کبخت کو ہی بانیسے ہاں تیرے سرور
سال بھر جیتے رہینگے تو ملاویگا غفور

باغ فردوس کی یکتا یہہ سدا پیر کرے

مولف

وداع رمضان کا شورایا جہا نہیں کچھ آج سو رہا
بزرگ گل کر کے چاک دامن غم نہ شکافی سے جو کڑا

کہ ہر مسلمان سفینہ ہوش بھر غم میں ڈبو رہا ہے
مثال زکریا فوریہ سے نور آنکھوں کا کھور رہا ہے

ہر ایک مومن غم فراق میں مگر مین رو رہا ہے

کوئی ہی نندا بر گریان کوئی ہی نندہ عدنان
کیسے چشموں کے اشک سے ہے نعت کا ہو گیا ہی طوفان

کوئی فراق مگر مین برق کی طرح ہی پشیمان
کوئی تو مانند موج دریا ٹپکتا ہی سر کو ہو ہر سان

وداع رمضان کا شورایا جہا میں کچھ آج سو رہا ہے

ہر طرف مسجد و مین جاتے ہیں رمضان کے آہ و مانہ
ہیں کلشن آباد سا روین الم سے بل ہی چشم پریم

بھی مصلیٰ جس کے مانند نالے کرتے ہیں سو پریم
موقع دستہ خوشی کی کچھ رسی صورت ہوئی ہی بریم

کہ ہر مسلمان سفینہ ہوش بھر غم میں ڈبو رہا ہے

مثال ماہی تڑپتے ہیں روزہ دار سا غم و الم سے
بکھر و پاس کہتے ہیں سب کی رحمت جدا ہے ہی

کہا کی طرح بہن رہیں دل و جگر و نکلے مار غم سے
بحال مضطر ہر ایک حافظ و دواعی رمضان محترم سے

بزرگ گل کر کے چاک دامن غم نہ شکافی سے دھور رہا ہے

ہی ماہ کامل کا ایسا عالم نہا ہی گھسٹال سا
سی باغ بنواں کی حور و غما میں اک قیامت کا شور مچا

جگر و اپنے فراق میں چاک اسنے مثل کتان بنایا
ہر اک ملک کا فلک ہی غم سے حال پر اختلال پایا

مثال زکریا فوریہ سے نور آنکھوں کا کھور رہا ہے

جانب خلاق دو جہا میں ہی اب اپنی خوشگامی
بس اب وقایع ہو گئے تگریاں یہہ استان الم کی

کہ ہو و برکت سے ماہ رمضان کی میرا جان کو رو شنائی
تباہ حالت ہے سامعین کی زیادہ حد ہے اضطرابی

ہر ایک مومن غم فراق میں مگر مین رو رہا ہے

روایت عبرت افزا از طبع زاہد جمال الدین صاحب تخلص سا فر

اولاً فرض حمد خالق ہی جو کہ رزاق کل خلایق ہی
کل کو نور بخشی ہو کر پر نور بعد حق کیا تمام ظہور

بچہ خفی میں تھا کئی مدت کن سے اپنی کھائی پھر قدر
یہہ ہر شرع رسول ہی اظہار تیر موتی ہی بی تیغ کی دہار

ہو جو شرع رسول پر قائم	وہی مومن ہی امتی سالم	ایسے وایت نو جہو تمام	ہو کہ حاضرین جمع خاص عام
مارنے میں جہانین جہر	حشرین میں مواخذہ ہر	بعد اتی کے جناب غم	بیشے بسند خلافت پر
عمر عادل کا عدل ہستی ہوا	یار و دل یکے تم سنو یہ	ایک بیٹا تھا او کا مالیت کا	ابو شحمہ تھا اس لی کا نام
جب فرات سے پڑھتے تھے	سننے اصحاب بیٹھ چاروں طرف	خوبصورت تھے او خوش گفتار	ایک فعال نوجوان گلزار
پڑھتے ہی میں وہ پڑھتے	پڑھتے تھے جون رسول خان	سکے قرآن سب بھرتے تھے	او پیٹھ کو یاد کرتے تھے
انگہان ہو گئے تھے وہ یہاں	اونکے مانا پو کے زار و نزار	اپنے بیٹے کی دیکھ صورت	حق سے نیت کہ دے
روئے اک ماہ کے پھٹے تھے	کئے دولون اپنے سے کلام	ابو شحمہ کو حق نے بخشی ثناء	روئے رکھ کر گئے وہ دھو دھوا
نعل صحت کے وہ عالیجناب	دیکھ اصحاب کو کئے ہیں دھوا	مجھ سے قرآن تمام سجاو	روضہ مسطیفے میں کل آو
صمد م روین پیٹھ کے	اصحابی تمام حاضر تھے	ابو شحمہ قرآن پڑھنے لگے	اشک آنکھوں سے جھرنے لگے
باقرات پڑھے قرآن تمام	کئے برخواست وائے نیکے امام	ابو شحمہ نہ ناتوانی سے	گھر کو آہستہ جلتے جاتے تھے
اک بیوی طیب رہ میں لا	حق عزت سے اصرار ہوا	کہا سن جوان نصیحت ہے	کچھ بد نہیں تیرا رت ہے
او مرد ضعیف ہوا پیدا	وہ بھی اس تذکر کو بنتا تھا	رنگ چہر کا عطرانی ہے	نوجوانی پہ ناتوانی ہی
حل ہر گھر کو اپنے لئے ستا	قدح بھر کر ملاؤں تاکہ شرب	دفع ہوگی تمہاری بیماری	شاد ہوگا مزاج یکبارگی
جب ہودی کہا چلو اللہ	سکے فرمائے وہ معاذ اللہ	ہوں خلیفہ رسول حق کا ہر	نہیں پیئے کا میں تو آب شرب
بھروہ بولا چو پیو یک عام	نہیں ہوتی دو کی ضرر حرام	اس دوامین تمہارا فائدہ ہے	حکماؤ کا ایسا قاعدہ ہے
اسیوں شیطان ہوا بد فرما	لے بیڑی جو آنکھوں میں گھسا	ڈاکٹر نسخہ بھر دیا پیالہ	کرد با او کو مست و متوالہ
بیکے جب شرب کا سا غر	او کو دور واریے کیا باہر	بیکے اک شخص خاص کی تصویر	رہ میں ملکہ تباہی پہ پہر
بول اس نشہ میں گئے ہو کہ ہر	ہیں خلیفہ پدر تمہارے عم	نکو پہوش جب پاؤنگے	دڑے مارینگے اور رلانگے
کہا شیطان چلے بکرات	خلصی کی تمہاری ایسہ بات	لے گیا او کو شہر کے باہر	بنی نجار کے چین اندر
رہتی حنی وہ ان لیکلہ اک عورت	وہ حینہ جمیلہ با عصمت	یعنی انصار کی کل شفتہ	بارہ تھی وہ دڑنا سفتہ
دلمین شیطان و سورہ ڈالا	نشہ میں سوچا عالم بالا	باغ میں نشہ سے ہو سرشار	رو برو دیکھ صورت دلدار
کی ہی عورت چاہے زبردستی	رہی خرو ورو اور ہستی	ہو القہ اس سے ہم ہر	ٹھہراو کے شکم میں لقمہ ہر
ہوین آئی جبکہ پا فرست	کہے رسوا کر تو اسی عورت	رہے نہو نیکا مجھے کام ہوا	مفت میں زانیوں میں نام ہوا

نملاتے تھے بطرح دلدار	اؤ کو دیکھتے نہیں عمر زہار	اسی در و ملک وہ پہنچے	نب عمر پہ لال کو دیکھے
ہو گئے تھے وہ جان بختیم	ابو شجہ یاد رب کریم	پاشہاد سد اک جنت میں	حور و غلمان ہیں سا جنت میں
آبدیدہ ہو جیسے فاروق	یاد رکھئے اب سب خلق	یون عمر پہ بیٹے کو مارا	کرنا، بے شرع کو آوارا
نعل دیکر کفن پنا ممتاز	اور جبار کی اونکے پڑھکے نہ	جنت البقیعہ کے ہیں فن	قبر سوا کے پھر تو شاہ زمین
مار ہیں در میں کر کے فن	باپ کے خواہیں وہ نور ہیں	شکو یون آنکر کے اظہار	بابا جھپڑ کے شفقت و پیار
چھوٹا دیکھتے ہیں چوں جنت میں	اور رسول خدا کی صحبت میں	بابا مان میرا سلام کہو	خوش ہی یہہ پکا غلام کہو
خواب صیابو کو سنائے عمر	رو دیا یسوع نے ہوشدر	فاتحہ پڑھکے اسی مسافر س	توسن ملک کی تو باگین کس
میں کیا ہوں بہت گنہ گیل	بخش یار بے بختن کے طفیل	میر گریہ ہیں جواب و جد	سب یہ کر رحمت انجند گھدا

حکایت کفن چور کی

حمدا و رعت کی ہیں کر تفریر	اک وایت کرون عجب تحریر	سنے والو کو جس سے عمر نہ ہو	اسکا سنا گو با عبادت ہو
نام تھا ایک شخص کا ناش	ہی بیان حدیث غلی تراش	وہ کفن چور تھا بھید رسول	اوسکا دشرت تھا یہی معمول
ہو جو کوئی مردہ قبر میں دفن	شکو اوسکا چور ایجانے کفن	کر رہے تھے وہ مردہ کو چھوڑے	جلکے بیچے کفن کو یا اور
کر کے مردہ کو قبر میں عریان	اوسکا لیکر کفن پھر وہ جوان	یار واک کی تم سو پہرہ خبر	موتی انصاری کی تھی اک دختر
تھی وہ مجھو چار دہ سالہ	چاند ہو جسکو دیکھ متوالہ	دخت انصاری کو رکھے درگور	آیا سن شور جب کفن کا چور
خبر سے اسکی کینچا ایک کڑی	حور کی شکل اک نظر چوڑی	سر سے پاتکے تار اوسکا کفن	ڑکی آئی نظر لپکھل دہن
ستر چور پکا کچھ نہ رکھا خجل	ہوا عاشق وہ دیکھ کاجال	پس ڑکی سے نہ داری کیا	دلین ڈر کر نہ آہ و زاری کیا
ہوا مرد کے ساتھ ہم صحبت	رہے زندہ کیا دکھا قدرت	اٹھکے ڑکی نے چنچ مار سی سخت	لگی کہنے کہ مدعی کب سخت
تو نے مرد کی اری صحبت	کیا بچھے زندہ ہیں ملی عورت	تو مقرری بندہ شیطان	بچھے کو لازم تہا رونا دان
جا کر حق کو حاضر و ناظر	تھے یہاں گنہ ہوا صادر	بھکو مشرک کہا نا پاک	ہو گا نفا نیست تو بھی پاک
جان اور بوجھ کر کیا یہ خطا	کبھی مردین جماع روا	بچھے کو بھی اس جہانے مرنا ہی	کوچہ قبر سے گذرنا ہی
کچھ یہ بات سوری رومی	چھاتی لڑکی ہی سے ہی دھڑکی	جرم و عیبانے وہ دیوانہ ہوا	روٹا اوس قبر سے روانہ ہوا
انکے ڑکی سے وہ ہوا شیدا	خوف حق اسکے تین ہوا پیدا	تو بہ کرتا ہوا وہ روکے چلا	اسکے پیغمبر خدا سے ملا
بھکے خدمت میں جنت کی لیم	اور لگا کہنے یا رسول کریم	ہو کے شرمندہ حق سے آیا ہوں	سر پہ بار گنہ اٹھایا ہوں

مصلحت ہوئے کیون تو دریا	رحمت حق کا گہرا دریا ہے	حق کر گیا تیری خطا پامال	بجز رحمت میں ایک قطرہ مثال
پوچھے احمد سچ بتا ایمر د	کیا کبیرہ گنہ کیا تو فرد	سجھکا کر کیا ادنیٰ شجاع	زن مردہ میں نے کی ہی جماع
دیکھے عاصی کو یا رسول نہا	مجھے دیکھو عظیم گناہ	ہوئے حضرت دیکھو عاصی	اسکو دروازے کا لوث تاب
سن کفن چور کمال تباہ	چلا روتا ہوا بنا لہو آہ	یوں کہا دلمین اپنے خالق	تیرے محبوب کا نکال اب
جو تیرا ورثہ جیب کا در	دوانوں دروازہ ہر امن پر	جا کے اک غار میں بجا کبہ	آہ وزاری کیا بعد اندوہ
تین دن تک جھکتا تھا سجد میں	سر کور و مار کھاتا تھا سجد میں	تیس دن دعا ہوئی قبول	اُسے جبریل حق سوئے سول
یوں جنابا جناب باری	میری خلقت ہے یا تمہاری	وہ جو عاصی غار میں روتا	کیا حق اسکو دلتی جا
شافع المذنبین ہو مطلق	رحمتہ العالمین ہو برحق	شکے جبریل سے یہ حال مول	گئے صحرا طرف جناب رسول
اسکو جب ڈھونڈتے چلے حضرت	دہن کو پہن پادہ صورت	دیکھے جو اسکو سید والا	اُسکے آنسو سے بہتا ہی لا
اسکو فرمائے احمد ذیشان	عفو تیری خطا ہوئی ایچا	شکے سجد سے سرائی دیکھا	لائے تشریف خود رسول خدا
خوش ہو دے کیا ہی عظیم	قادرا مالکار و فہیم	مجھے محرم یہ مہربان ہوا	تیرے محبوب سے تسلی دیا
نب کہا لا الہ الا اللہ	اسکے شاید ہو یا رسول اللہ	اُسکے نہتے جو کلی پہ آوا	رجعت طرف ہوئی پرواز
غسل دیکر نماز میت کی	دفن کر فاتحہ سے رحمت کی	لائے تشریف پھر تو پیغمبر	لے صحابہ کو سار اپنے گھر
یا الہی بحق آل عبدا	مسافر کے بخش جرم خطا	ظلمت قبر سے رہائی دے	میرا یا نکور و شنائی دے
تمام	تاکہ وہ نون جہانیں شاد رہن	غم ہوں مٹ رہا مر اور ہوں	شد

خاتمہ الطبع

حد تک کون و مکان کے فضل و کرم سے اور تائید جناب رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کتاب لا جواب مملو بہ اسرار سرمد المسی بگلزار احمد اسمین جناب سرور کائنات کی مدحیات و ولادت اور وفات کی اور جناب پنجتن کے مناقب اور چند مرثیے و سوز و نوحہ و سلام امام ذوالاحترام کے اور حضرت غوث الانام کی مدحین اور ماہ رمضان کی آمد والوداعین مرقوم ہیں جناب قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد صاحب مغفور و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مجذوبہ کے اہتمام سے مطبع نامی و گرامی منشی الکریم واقع بمبئی میں لا تا ریخ ۱۵ ذیقعدہ الحرام ۱۳۰۰ ہجری نبوی کو پانچویں بار اس گلزار بخیران ہمیشہ ہمارے

آبیاری طبع سے شاداب و سرسبز ہو کر مشتاقان نعت رسول کبار اور شایقان مدح حبیب
 غفار کا غنچہ دل صورت گل شکفتہ بنایا جس صاحب کو یہ کتاب مطلوب ہو وہ جناب قاضی صاحب
 موصوف کی دوکان جو کولہ محلہ بھٹی کے ناکہ پر واقع ہے اطلاع کرے دستیاب ہوگی بدیت
 الہی بیامرز این ہر شے را

مولف نو پسندہ خوانندہ را
 تاریخ طبع از مولف

ہوئی چھپکے تیار جب یہ کتاب
 پٹے سال تھی فکر میں میری طبع
 بہر روشن ہوا جہد سے دفعتاً
 چراغ وفا سے ہی تاریخ طبع

اشتہار واجب الاظہار

ایہ بیان گلزار پر ہمارے نعت احمدی و شفیکان مضمون گہرا برکت محمدی کو مژدہ ہو کہ اندون
 کتاب ورنمایاں مجموعہ حیات و منہیات و مسدسات برکلام استادان سلف مثل قصیدہ
 سانی و غزل قدسی و خسرو دہلوی مسمی بہ گلزار احمدی مولفہ شاعر نازک خیال اعجاز ناستیخ
 عبدالقادر صاحب و فانیچم بارستہ میں چھپکر تیار ہے جسکا مولف صاحب موصوف نے حق
 تالیف ہی ہم مالکان طبع نسخہ الکریم کو سب کر دیا ہے مثل تالیفات سابقہ کے جیسے۔ سودا آخرت
 معہ توشہ عاقبت و معجزہ شق القمر و وہ مخزن منظوم مینی واقعات شہادت و صداقت الکرامات
 مینی محل سترہوین و گلستان نعت معہ بوستان نعت عرض مایان کل تالیفات سابقہ و حال
 کے حق تالیف و تصنیف کے مالک و مختار ہیں اسلئے خدمت میں تاجران و شعور و اہل مطابع نزدیک و دور
 کے عرض سپاز میں کوئی جوابا بلا اجازت بہتیمان کتاب ہذا قصد طبع نفرمایں عوض نفع قلیل نقصان کثیر کی رحمت
 نہ اور ہائیں حق تلفی سے باز رہیں علاوہ اسکے یہ سب کتابیں معہ گلزار احمدی بموجب قانون بستم ششم
 و دوم ایکٹ نمبر سبست و پنجم ششم کے داخل ہیں ریشتری گورنٹ ہو چکی ہیں اطلاعاً گذارش ہے جن صاحبوں کو
 ان کتابوں کی خواہش ہو قریب یا تو وہ ہونی بنا کہ کولہ محلہ مکان نمبر ۱۹ میں دوکان کتب قائم ہے یا رسالہ قیمت طلب فرمائیں
 و ما علینا الا البلاغ قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد صاحب موصوف قاضی عیت اندرون فقیر محمد بن قاضی فتم محمد صاحب موصوف مالکان شیعہ فتم محمد

فهرست کتب اردو موجوده بدوکان قاضی ابراهیم محترم نفعه هذا

قرآن شریف مترجم اردو	ترتیب الصلوة	مجموعه رساله گوشه و غيره	مجله ستره بين غوث الا
قرآن شریف مترجم تحت اللفظ	مصباح الصلوة	مجموعه شش ساله مع ساله صدقه	زین المجالس یعنی گیاره مجلد
قرآن مترجم مولانا عبدالقادر	مجموعه خطب مترجم ہندی	فطر و شب قدر و غیره	سراپا جناب امیر در توصیفه
دعای مترجم ہندی	سراج الحیات	تحفہ احمدیہ در مسائل نکاح	سخاوت نامہ حضرت علی و خاندان
کتب التفسیر اردو	راہ نجات	کشف الخلاصہ خوشخط	گلزار احمدی
تفسیر عزیز سیپارہ عم	مصباح الحیات	تحفہ ابراہیم خانہ در بیان نکاح	سواہی آخرت مع توشہ
تفسیر فتح العزیز سیپارہ تبارک	مفتاح الجنۃ	و ترتیب صیغہای نکاح	دیوان اشرف الاشعر
تفسیر سورہ یوسف منظوم	مالا بد اردو	روح الایمان والاسلام	باقیات الصالحات یعنی در بیان
تفسیر مراد سیپارہ عم	مسائل اربعین ہندی	حیدرۃ الفقہ اردو	مصباح المجالس یعنی بارہ
تفسیر احکام الآیات	منیۃ المصلی اردو یعنی صلوة الرحمن	علم الفرائض	عروس المجالس یعنی بارہ
تفسیر منظوم جزو ہفتم	وقع البہستان	فہم الفرائض قادی	مجموعہ مولود دالی حلیمہ و
تفسیر فاتحہ الحکیم یعنی سورہ فاتحہ	حضرات خمسہ خلاصہ پنج مسائل	کتب الفقہ مذهب شافعی	مجموعہ بست و یک سالہ یعنی
کتب وارد مع ترجمہ ہندی	حجت الاسلام فی مذہب فقہرا	تحفہ الاخوان ہندی	شق القمر ہرنی وغیرہ
لائل الخیرات مترجم ہندی	کشف الخلاصہ	ترتیب وضو نماز ہندی	نسیم جنت مع خیابان فرہ
رو دستغاث مترجم ہندی	سناک حج	مالا بد فارسی	گلکش فردوس یعنی مجموعہ چہ
نفاذ العلیل ترجمہ قول الجلیل	فرائض اعظمیہ در میراث فارسی	کفایت الاسلام فارسی	مولود غلام امام شہ
مفہر جلیل شرح حصن حصین	معہن الجواهر	ابوشجاع عربی	توصیف النبی صلی اللہ علیہ
للاج اعظم در خواص نود و نہ نام	تحفہ الطرفین و ہدیہ فریقین	کتب اردو در لغت و قصائد	نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
نوراد حسانی	کمر سی نامہ آنحضرت مع سالہ احمد شیرازی	خمسہ قدسی در لغت	گشتی نامہ آنحضرت با ابو جہد
کتب الفقہ اردو و مذہب حنفی	زاد السبیل الی دار الخلیل مع	دیوان لطف در لغت	مولود طباطبائی
سال تجیز و تکفین	نقشبہای زیارت متفرقہ	مجموعہ مدحیات	مجموعہ نور نامہ و فائز نامہ و
شرع محمدی	مجموعہ ضرور المسلمین حقیقہ الصلوۃ	قصائد نغیہ مع عشق مصطفی	جامع المعجزات یعنی کلام مر
تہ احمدی	وغیرہ مع رسالہ	اعجاز غوثیہ در بیان غوث الاعظم	شادی نامہ حضرت عبد المجید
برحق مع ترجمہ منظوم ہندی	صراط الاسلام و صراط النجات	تذکرۃ العارضین فی احوال سید الکونین	شادی نامہ خاتون جسد